

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اشتری سن المؤمنین انفسہم بان لہم الجنة والرضوان والسموة علی من ولنا علی
 تجارة تجتہنا من العذاب والخسران وعلی الذین بالیوہ بالصدق وایوہہ بالاحسان انا بعد فیما آتیا
 الاخوان ایاکم من الحرم وشتبات الامور وعلیکم باصلاح الاعمال وظہیر الاموال وما یوہہ الدنیا
 الامتاع الغرور خادم السکین فتح محمد منائب کعرض کرتا ہے کہ وہ حقوق جنکا موافقہ آدمی
 سے ہوگا دو قسم کے ہیں حق اللہ حق العباد مگر اللہ تعالیٰ غنی و کریم ہے نہ است اور توبہ سے
 معاف کرنا ہے اور بندگی کے حق بے ادائیگی معاف نہیں ہوتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتی ہیں بلکہ ذہن پس حق العباد کی رعایت زیادہ
 تر لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہیں خواہ مالی بدنی حقوق محفوظ رہو اور احکام انکے معلوم و
 محرم ہیں مگر حقوق مالی کثیر الشیوع اور مختلف الوقوع ہیں احکام انکے زمانہ اور حال کے
 اعتبار سے بدل کر تے ہیں اور مال باعث قوت و قیام جسم ہے ہر صالح و فاسق اسکا محتاج
 ہر غریب و امیر اسکا خواستگار و واجب ہے کہ مالی مسائل نہایت تفصیل سے بیان کیے جائیں
 تاکہ عام مسلمان بھی حلال و حرام سے مطلع ہو کر اپنی تدبیر سحاش میں حکم خدا اور رسول کے
 پابند رہیں اور دنیا میں آفات و ہلاک سے بچیں اور آخرت میں اجر عظیم پائیں خصوصاً
 اس زمانہ میں اسقدر رستے لئے تھے کہ بہت پیش آتی ہیں اور طرح طرح کے معاملات بہت

ہوں اندھا شرف نفس لم یبارک فیہ مکان ^{باطل} ^{مذہب شیخ رجاری} اور فرمایا اکل
 طعام آخر من ان یا کل من عمل بیدہ (نخاری) اور ارشاد ہوا اعلی اللہ بیع اللہ سے خرید
 و فروخت حلال کی اور فرمایا التاجر الصدوق الامین مع البینین و الصدیقین و الشہداء و المومنین
 القیامۃ (ترمذی) تاجر سچا امانت و اقیامت میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کو
 ساتھ ہوگا پس ایسی عمدہ تجارت کی لئے جسکے فضائل مذکور ہوئے چند امور کا لحاظ ضرور ہے
 اسرار تجارت مال حلال سے ہوئے ایسی چیز کی تجارت نہ کرے جسکی زیادہ خریدار فاسق یا
 کفار یا امراء متکبر یا حکام ظالم ہوں کیونکہ انکی صحبت زہر ہے اور انکا مال بھی اکثر حرام کا
 ہوتا ہے ایسی چیزیں بھی نہ ہوں جو بالذات ممنوع اور تبعا یا ضرورۃ حکم جواز میں ہیں
 جیسے افیون اور سمیات یا وہ تقویریں جو کسے کپڑے یا ظرف یا کتاب میں بٹھا ہوں وہ رشہیں
 اور زرتار کپڑے چاندی سوسے کی چیزیں جو غالباً مردوں کے استعمال میں آتی ہیں وہ کتب
 جہنمیں نہ اہب باطلہ کے احکام یا تقویٰ نہ ہو یا لچر بوج فاسقانہ قصی ہوں یا شریعت کے
 مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانتہ باطل اور معافی کے شبہ سے خالی نہیں اور ارشاد
 ہوا است والا تعاونوا علی الاثم والعدوان باجم گناہ کی مدد نہ کروئے ایسی تجارت اور پیشہ بھی
 نہ ہوں جن میں سخت مشغولی اور کمال محویت کی ضرورت ہو اور تحصیل حنات و حضور می حاجت
 و وعظ و سعادت سن و مستحبات سی محرومی رہے (شعر) مکن عمر منائع بہ تحصیل مال بلکہ ہم
 نزع گوہر نباشد سفال بنا اور اسیطرت حق سبحانہ تعالیٰ نے ترغیب دلائی ہے پیغمبر و جلال التعلیم
 تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کیل میں ڈالے انکو تجارت
 اور بیع اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا اوس وقت تک
 ہے کہ آدمی زیادہ بکثیر و غنیمت نہ پڑے ایسا مال بھی نہ جو غالباً ناقص اور خراب ہے ہوا کہ ہوا
 اور بہ و ن فریب اور عیب پوشی کے بکنا مشکل ہے کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و خوف
 نقصان ضرور ایسی صورتیں نیت بدل دیتا ہے لا بوقت خرید و فروخت ایسی لفظ نکم
 کہ جس سے فریب کی برائے جیسے یہ شی فلان موسم یا شہر یا قوم میں زیادہ تر مطلوب اور عزیز
 ہے یا اس میں ایسا دھوکہ ہے یا اسکی حسد یا خریدار میں یا ضرور نگواں میں نفع ہوگا غرض کہ اسکی

تین صورتیں ہیں اور وہ محض یہ حرام ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 الیمین الفاجرة منفقۃ للسلۃ و محقة للکسب یعنی جو بھٹی قسم بغرض ترغیب و اعتبار خریدار
 یا بائع کے ایسی بے برکتی پیدا کرتی ہے (جسے) خالص کر دیتی ہے مال کو اور مٹا دیتی ہے کسی
 اور فرمایا المنفق ساعۃ بالکاذب یعنی سچنے والا اپنے مال کا جو بھی قسم سے انہیں
 سے ہے چہر خدا نہ رحمت کر لگانہ نظر منحصر است اسکا کہ یہ منافقہ نہیں ہے کسی قدر
 مبالغہ اگر دوزخ کے قریب ہے تو مکروہ تحریمی اور اگر سچ کے قریب ہو تو ترک اولی ہے
 کتاب اور تول میں نہایت دیانت داری کرے بلکہ کسی قدر زیادہ دی کم نہو جیسا کہ
 منقول ہے کہ آنحضرت نے جابر بن عبد اللہ سی اونٹ خرید کیا اور بلال سے فرمایا
 کہ ایک وقیعہ قیمت پر ایک قیراط زیادہ تولو اور کم تولنا ناپنا تو معاوانہ سخت گناہ اور
 موجب بلا سے آسمانی ہے چنانچہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر انہیں فحاشی عذاب
 آیا قال اللہ تعالیٰ اقیمو الوزن بالقط ولا تخسرو المیزان وقال ابوہ الکلیل والیزان اسی پر
 شمار وغیرہ کو قیاس کر لو جب خریدے یا بھیجی تو وہی قیمت کے جو منتظر ہو پھر اگر
 جانب مقابل کے اصرار یا تبدیل نرخ بازار سے بیشی و کمی ہو جائے تو منافقہ نہیں اولاً
 نیت مغالطی اور دوزخی کی نہو جیسا کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ خرید اپنے اونٹ
 جابر سے اور قیمت برابر زیادہ کرے حتیٰ یہاں تک کہ جابر سے قبول کیا گیا تب کیا جانب
 مقابل بوقوف یا منغیر الشئ یا محض ناواقف ہو یا ایسا دوست ہو جو اوجہ کمال اعتماد
 یا مروت کے کچھ نہیں کہہ سکتا یا محول کر دے یا یہ سمجھا جائے کہ نرخ بازار یا شمن شمار
 دیا جاتا ہے پھر ہرگز تفاوت نہ کرے کیونکہ اسلام اور دیانت داری اور خدا ترسی اور
 مروت سے یہ امر نہایت بعید ہے مثلاً وعدہ خلافی نہ کرے اور خوب سمجھ کر وعدہ کرے
 بہت خیال رہے کہ کسی کو بنیاد و تقاضی یا آمد و رفت وغیرہ کی وجہ سے تکلیف نہو
 اور جب ایسا ہو کہ کسی اپنے فعل اختیار می یا انتظار می سے دوسرے شخص کو کچھ
 نقصان یا تکلیف پہنچی تو اسکا معاوضہ تفاوت اور جو انہری سے کہ دوسری جیسا کہ مردی
 سے ہمارے اور تمام عالم کے مزار سے کہ آپ قرض خواہ کو کچھ زیادہ عطا کرتے تھے

اور فرمایا بہتر وہ آدمی ہے کہ جو اداسی میں احسن ہے یعنی بلا تقاضا دیدی یا کچھ زیادہ دی
اور آنحضرت سے اداسی قرض میں زیادہ دنیا ثابت ہوا ہے بلکہ معاملات میں خوب تفصیل
کر لیا کرے تاکہ انجام کار نزع اور اختلاف کا احتمال نہ رہے خصوصاً قرض کے معاملات میں
تحریر ضرور ہے اذنا انیتم بدین الی اجل سمنی فالتبوء جب معاملہ کرو تم ساتھ قرض کے
ایک مدت کی لئے پس کہہ دو اسکو ملاحظہ حسابات ہمیشہ مرتب رکھا کرے کیونکہ فرمایا آنحضرت نے
ما حق امر مسلم فی عیالہ لئلا یعثر وھیتہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ او سترین
راتیں گھریں اور اسکی پاس وصیت لکھی ہوئی نہ نہ شامع اور اجارے میں نمونے اور وکفہ
کے خلاف نکری بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہیں اور بکشاوہ پیشانی معاملہ
کو ختم کرے بلکہ اگر جانب مقابل مجبور ہوا اسکا نقصان ہوتا ہو تو اقالہ کرے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلماً اقال اللہ عشرتہ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا
اللہ اسکا بوجہ ہلا کر دیتا ہے اھاجرت معا داد کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجھت عرقہ (ابن ماجہ) معاملات میں نرمی اور عفو اور سخاوت

اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سحر البیع و سحر الشر او سحر القضاۃ
دوست رکھتا ہے نرمی کو بیع اور شر اور حکم کرنے میں منظر معسر اور وضع لہ اظلم اللہ
یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ینال الا ظلمہ صبی دولت دی تنگدست کو یا کچھ کم کر دیا اپنا
حق اس کے ذمی سے سایہ دیا اسی اللہ قیامت کی دن اپنے عرش کے نیچے ایسی دینیں
کہ ہمیں سایہ او سدن مگر سایہ عرش کا اور خبر میں وارد ہے کہ ایک مرد نبی اسرائیل سے بے بیعت
کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نہ ملی مگر یہ کہ وہ امیر تھا اور آدمیوں سے معاملات میں اپنی خاویز
حکم کرنا تھا کہ تنگدست سے درگزر کریں پس فرمایا اللہ جل شانہ نے ہم سختی ترین اس
عفو اور تجاوز میں اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدستوں سے رحم اور نرمی کی جو
ہم اوپر اس سے زیادہ رحم کر نیکی پس داخل کیا اسکو جنت میں اور فرمایا ہے مطلق العنی
ظلم و اذا انتج احدکم علی سلع فامنع یعنی امیر کیسے حق ادا کر نہیں اگر قابل کرے تو یہ ظلم ہے
اور جب چھپا کرے کوئی تم میں کا صاحب مال پر پس چاہے کہ چھپا کر ہی یعنی مفلس اگر

حیا جو الہ کرے تو مجبور رہی اور جب کسی امیر پر تمنا راجح ہو تو اوپر تفتاح اور ستمی کریم
 کچھ ہرج نہیں کیونکہ وہ ظالم اور شریر ہے ان مفلس و مجبور پر نظر رحمت جیسا ہے
 بیشک نیست خیر کے اور سبکی خیر خواہی کریں اور یہ قسم نہ کہجی کو نفع ہو اور دوسری کو نقصان ہو
 اسامات میں دولت و خوار می و خوار نہ کریں کیونکہ رزاق التہو اور اشرف نفس نہایت بڑی چیز
 اور شرف اسلام اور لعل اولیقین بالہ کی منافی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یا معشر التجار
 ان الشیطان والاشم یحضران البیع فنبوہ بالصدق یعنی شیطان اور گناہ بیع میں موجود ہوتی ہیں یعنی
 کچھ کچھ تیار و جو باتا ہی کہیں جاسی کہ کچھ بات کہ یا کرتا کہ اور کفار و جو جاسی سبب سے زیادہ تر ہے کہ
 کہ جس قسم کا کام کرتا ہو اسکی تعلقی مسائل خوب یاد کریں تاکہ مخالفت شرع سی بچی فرمایا حضرت عمرؓ فی البیع
 فی سوقنا الا من یفایق فی الدین یعنی ہمارے بازار میں اگر کوئی شخص کہ احکام دین سمجھتا اور دینا سزا
 جیسے شرط و قیود فقہی کا چکا ذکر بالتفصیل آن جاسی لکھا کہ کسی اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے
 ان الطیب الکسب کسب التجار الذین اذا احدثوا کم کذبوا واذا ایتیموا لم یخونوا واذا اوعدوا لم یخلفوا واذا اشتروا لم
 یزیدوا واذا باعوا لم یریدوا اذ کان علم لم یملوا واذا کان لهم العسر فرغ من غیب التریب یعنی سبب سے زیادہ
 پاک کمائی اون سو دگر کی ہی کہ جب بولتی ہیں جھوٹے نہیں بولتی اور جب اونکی پاس امانت رکھی جاسی
 خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مول لین تو اسکی مال کو برنگین نہ کرنا کہ
 بالحق قیمت کم کر دی یہی ایک قسم کا مغلطہ ہے اور جب بیچیں تو اپنی مال کی تعریف ہی نہ کریں اگر کہ
 خریدار ہو کی میں آخر یہی بولی اور جب اونکی ذمی قرض ہو تو دنگا و سستی نہ کریں اور جب اوکو کسی سر
 لیا ہو تو اوپر ستمی نہ کریں اور اسکی طاقت سے زیادہ حکمت تمام معاملات حضرت سبحانہ تعالیٰ کی تین
 طرح چھوڑ دے جو نہ مالک ہو سکتی ہیں نہ ملک ہو جسی فشتی سہوہ جنین مالک بنی کی صلاحیت عکاس
 میں انسان متا و بکاو ملکیت کی استعداد و دیگی جسی اور تمام اشیاء اگر کہ ملک اشیا سی بعض کو اپنی ملک
 میں خاص کر کی تمنا اپنی بندہ نہ بڑج فرمایا جسی دریا جنگل شکار وغیرہ اور بعض کو بند و کی ملک خاص میں
 کہ مالکین انسان ایسی طبیعت پر نہیں پیدا ہوا ہی کہ کسی وقت اون چیز و کی ملک ہو جائیگا خیال جوابدہ
 قبضی میں نہیں چور و می یا پر ذمی قسم کی حاجت اوسے پیش نہ آئی اسلئے قسم قسم کی معاوضات
 اور یکساں کی طریقہ اسی تعلیم فرمایا اور طرح طرح کی حقوق باہمی معین کریں تاکہ اونکی ذلیلیں سے اپنی حاجت

پایا اور انکو یہ معاوضہ دین کہ یہ غلہ وہی ہے جو کبرنی بطور بیع فاسد خرید لیا تھا تو ان پالی والوں پر حلال ہی ہے
 اور انکی ملک میں بھی آجائیکا (شامی) اور زید کو انسی کچھ واسطہ نہ رہیگا (ہدایہ) اور یہ مال اگر نقدین سی ہو
 تو جو شئی انکی عوض لینا چاہی اوسکی تین صورتیں ہیں سلا یہ کہ یہی نقد حرام عوض ہی قرار پائی اور یہی
 دیا جاسی جیسی یہ صندوق عوض ان پانچویں کی (جو بیع یا اجارہ فاسد میں ہو) خرید اپہر ہو کر
 دیدی اب صندوق سی نفع اوٹھا نا حرام ہے سلا یہ روپی عوض قرار پائیں مگر دوسری روپی دیدی
 سلا مطلق عقد کری مثلاً یہ صندوق پانچویں کو خرید اور تین ان روپیوں سی او کیا جاسی ان دونوں
 صورتوں میں صندوق سی انتفاع حلال ہی مگر اس روپی دینی کا اسپر گناہ ہوگا اور اگر غیر نقدین
 ہو تو معاوضی سے بھی حرمت مرتفع نہ ہوگی (ہدایہ) ایسی مالوں کی ظاہر کرنیکی یہ صورت ہے کہ اگر ممکن
 ہو تو واپس کر دی ورنہ اگر نقدین سی ہی تو جس چیز یا جس عمل کا عوض ہی اوسکی اصلی قیمت کو
 بقدر زیادہ ہو وہ تصدق کر دی اور اگر غیر نقدین سی تو بچہ الی اور اگر کچھ نفع ہو تو اوسی تصدق
 کر دے یہ مال پاک ہو جائیگا باقی رہا ایسی غیر مشروع عقد کا مواخذہ اوسکا علاج تو بے اور انفعال ہے
 اور اگر مال نہ ملو کہ نہ مال پس اگر ممکن ہو تو مالک یا فکی وارثوں کی حوالے کری اوہ فعل سے تائب
 ہو ورنہ بالکل تصدق کر دی جائیں نہ ان مالوں میں زکوٰۃ نہ سطر ح ملک میں آسکتی ہیں اور نہ پاک
 ہو سکتی ہیں البتہ اگر کوئی چیز خریدے اور ان مالوں کو اوسکی عوض میں دیا تو بائع سکے دین سے پاک
 اور اوس معاوضی کا مالک اور اصلی مالک کا وندیدار ہو جائیگا اور گناہ باقی او معاوضات میں حرمت
 قائم رہی نہ ایسی مالوں میں زکوٰۃ ہی نہ وارثوں اور محتو نگو جان بوجہ کر اسکا لینا جائز سی مسئلہ ورنہ مالک
 جب معاوضہ ہو کہ اکثر مال مشروع ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ حلال کون ہے اور حرام کون تو بطور
 ترک تقویٰ لینا اوسکا جائزہ مسئلہ شراب یا خمر نہ کی قیمت سی مسلمانوں کو اپنا حق لینا جائز نہیں
 مگر جبکہ غی والا ذمی ہو پس شراب فروش سے کسی چیز کی عوض میں وہ پیس جو اوسی قیمت شراب میں
 لی ہیں لینا جائز ہی اسلیں کہ یہ چیزیں انکی حق میں مال ہیں بخلاف زربوا اور شہوت وغیرہ کی کہ یہ مسلمان
 یا کافر کی ملک میں نہیں آسکتی مسئلہ اس پر آشوب و فتنہ دعوت یا معاوضہ عمل یا بیع یا تنخواہ وغیرہ
 میں دوا کر کا لحاظ ضرور کری سلا یہ کہ اسکی پاس کوئی مال حلال ہی ہو یا بالکل نہیں سلا جو بھی دیا جائیگا
 وہ بے حرام اور بالیقین مال حرام سی ہر پانہ آسید ہی کہ اسقدر احتیاط پر ہی حق تعالیٰ غفور مہربان ہے

۱۲
 یہی قیمت خرید یا عوض ۱۲
 حرام مال سے دوا کر کا حکم
 حرام مال سے دوا کر کا حکم
 حرام مال سے دوا کر کا حکم

حکم بقا اور حکم جرات ہو و یا تا وہ حکم جو واقع ہو بقا اور دیا تا وہ جو ثابت ہی ہو اور واقع ہو
 باطل و کج جو نہ واقع ہو نہ ثابت عرف اسکی پانچ صورتیں ہیں ۱۔ مستقر یعنی سلب و منقول ہی
 لفظی نیست و اقرار نبوی علیہ السلام ہی ۲۔ مستقر یعنی تمام دنیا میں متعارف ہی ۳۔ لفظی
 یعنی ایک قوم یا ایک شہر کا عرف و دوسری مخالفت اور سبطل ہو یہ متعارض اور ساقط ہی ۴۔ عرف خاص یعنی
 خاص قوم یا شہر کا عرف یہ مختلف فہم ہی صاحب در مختار فی اسکا اعتبار کر تین و قول بیان کی اور شامی
 میں شیان علیہ و بخوارزم اور علی بنی سب جو ازرقی نوی پر اور یہ شیعہ یعنی اسکی جواز سی انکار کیا اور کہا اگر
 بیع غیر فخر پر عرف ہو تو کیا جائز ہو سکتا ہی اگر یہ اعتراض تو عرف مستقر و مستتر ہی جسکی مستندہ ہونی
 پر اتفاق ہی وار ہو گا حق یہ کہ جاری زما نی کا عرف سے مخالفت لغوی و اصول فقہی منہوی ہے اور
 میر حاجت عام ہو تو اسکی جواز میں کلام زیر دستی ہی ابواب یمن اور واقعات اور بیع و اجازت پر غرہ
 میں یہ جریات حقہ کو ترجیح سے اعتبار عرف ثوابت ہو ان عرف فی الشریعہ لا اعتبار لہ علیہ لہا قیادہ شامی تصریح
 کرتے ہیں بیع اسکر و مانندہ و س و دو مفید الوہین بغیر من ثبات ملک عبادہ کر نکلیو بیع کہتے ہیں بیع کر تیر و اقسیم میں
 بیع کر اعتبار سے بیع محض جب نقدین کی عوض اسباب بیجا یا ہی سے بیع سلم جب ثمن نقد ہو اور بیع مشور
 متوجہ سے مقابلہ جب دونوں طرف اسباب ہو سہ صرف جب دونوں طرف ثمن ہو اور چاروں طرف
 اعتبار سی مساویہ جب نقدین ثمن میں بالک و مشتری مختار ہوں یعنی جو چاہیں قیمت قرار دیں
 مرا کہ یعنی نفع معین کے وضع نقدمان معین سے تولیہ اصلی لاگت اور تین حکم کے اعتبار سے ۱۔ ناقض
 فوراً لازم ہو و ۲۔ جب العمل ہو جای نہ موقوف جو کسی امر پر موقوف ہو ۳۔ مکروہ حسین کوئی بات

[illegible]

تشریح

خلافت شرع ہو کر شرع طبع کامل ہوں یہ سب بیوں صحیح ہیں اگرچہ مکروہ میں گناہ اور موقوف میں
 لتوا ہی اور دفع و اعتباری سے فاسد جسمیں بعض شرع طبع کی مخالفت یا کچھ زیادہ بشرط و کارزم
 ہر سے باطل جو شرعاً بیع نہ سمجھے جائے واضح رہی کہ یہ صورتیں باجماع ہی ہو اگر نہ ہیں مثلاً قائل
 موقوف سلیم فاسد و مکرر باطل - اور عاقدین سات قسم کی ہیں - اصل جو اپنا ہی مال بیچی
 اپنی ہی لٹی خریدی - وکیل جو شرعی اجازت سے مختار نہ معاملہ کر سکی - سلفیہ نہ مستحق ہو نہ
 مستحق سے جلی جو ناجائز طور سے مالکانہ معاملہ کرے جیسی غاصب - چور اسکی معاذات ناجائز ہیں
 اور اگر مستحق کو معلوم نہ ہو تو معذور ہی اور بیع پر تصرف جائز مگر جب مالک دعویٰ کرے تو بیع اولیٰ
 حوالی کیا جائی فقط بائع پر دعویٰ رہی گاہل سکی یا نہ ہے فضولی جو مالک کی بی اجازت خرید
 فروخت کرے بیع اذن مالک پر موقوف اور قبضہ از استحقاق جائز ہی (بدایہ) سے مجبوری یا اگر
 معاملہ کرنا پڑی اس میں جب مجبور کو اختیار حاصل ہو جائز رکھنی نہ رکھنی کا مختیار ہی ہے مالک علم
 یعنی سلطان - یا قاضی - یا ولی جو بغرض تمیز حکام شرعی تصرف مالکانہ کرے پس جو شخص
 شرعاً قاضی یا ولی نہ ہو سکی یا بلا دلیل شرعی کہ تصرف کرے لو سکی بیع جائز نہ ہوگی صحت بیع کو
 اگر شرع میں بدلے کی اجاب بیع پہلی درخواست جیسی خریدی و قوم قبول یعنی منظور
 ایجاب قبول کسی تقاضی کے ذریعے سی ہی ہو جاتا ہے (بدایہ) یعنی قیمت دیدی اور مال اور مال
 اور مال کے نیچے ہر حالت میں اور محال کا مجلس ہی یعنی ایک مجلس میں ایجاب و قبول تمام ہو جائے
 پس جب زید نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 کا قول ایجاب ابتدائی سمجھا جائیگا اور اگر مجلس نہ بدلتی یا زید انکار نہ کرتا اور عمر قبول کر لیتا تو معاملہ
 ختم اور بیع لازم ہو جاتی کیونکہ مجال انکار اور موقع انحراف نہ رہتا مگر ایسی صورتیں احتیاط سے ہر کہ
 بعد قبول کے مکرر کہدیا جائی کہ بیع تمام ہو گئی تاکہ مجمع وجہ اتباع حدیث ہو جائی اور وہم مخالفت

۱۱
 (۱) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۲) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۳) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۴) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۵) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۶) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۷) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۸) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۹) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 (۱۰) اگر قاضی یا ولی نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلے کی عمر سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا

میں نہیں ہوئی تو اختیار مشتری کا تھا ہر ہی اور اگر سب امور طے ہو گئی تب ہی اسکی اختیار دیا جاتا
 کہ کسی بوجھ بیشی کی مشن نظر ثانی یا تبدیل مقدار وغیرہ کی ضرورت ہو تو پس اگر ہم مساوت سے بیع لازم کر دوں
 تو شکل اول میں بیع باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضای مشتری نہ متحقق ہوگی مگر با بیع
 کو ایسے امور کی ضرورت نہیں ہے کہ ان جبکہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا پس اگر با بیع و
 مشتری میں اختلاف ہو یا بیع فی کما کہ بیع تمام ہوگی اور مشتری کہتا ہے کہ میں یہ قبول بطور مساوت
 نہ تھا تو شکل اول میں عقد فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قریہ او تعامل معین قول مشتری ہو تو
 قضا بیع لازم ہوگی و اللہ اعلم سو ہم مال یعنی وہ شے جسے محفوظ و مقبوض کر سکیں پس منافع
 اور حقوق مال میں اور اس میں پانچ چیزیں شرط ہیں۔ ۱۔ منہی ہو پس بیکار اور سڑی چیزیں اور وہ چیزیں
 جو ہاؤٹا پھینک دی جاتی ہیں جیسی اکثر میوے کی چمکی لکڑی کی راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی شخص کے
 لیے فراہم کی جائے تو پاک سکتی ہیں ۲۔ متقوم ہو یعنی شرح میں اسکی قیمت قرار دینا منع نہ ہو اور بحیثیت
 بیع منصف و مفتر سبھی جامی پس خرخر مال متقوم نہیں ۳۔ ملکیت کی صلاحیت ہو پس آزاد آدمی
 نہ کسی کا ملک ہو سکتا ہی نہ اسکا بیچا جائز اور غیر کمال اگرچہ چارسی ملک میں نہ مگر ملکیت کی قابل ہے
 ۴۔ جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمر پر اور سب حرام
 اور نجس چیزیں نہیں یک سکتیں اسلیئے کہ نہ انسی نفع جائز ہی نہ استعمال حلال البتہ مال مباح یعنی کسی ملک
 میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اوس سے نفع اٹھانا نکاح رکنا ہی جیسی شکار جھٹل کی لباس دریا کا پانی یہ
 یہ چیزیں بعد قبضی کے ملک اور بیع ہو جاتی ہیں ۵۔ جائز البیع ہو پس حشر اللہ اور قتل کا
 بیچنا منع ہی مان جبکہ اونس کی کو کخاص نفع جائز ہے چہاں وہ صحت و مقدار و مشن یعنی اتنی اور
 اوس قسم کو روپی یا پیسے پس اگر تعدا و بیان کو تو بیع فاسد ہی اور اگر وصف بیان نکلیا اور کو طرح کو سکے
 ایک نوع کی رائج ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیع فاسد ہے اور یک سکے

۱۔ منہی ہو پس بیکار اور سڑی چیزیں اور وہ چیزیں جو ہاؤٹا پھینک دی جاتی ہیں جیسی اکثر میوے کی چمکی لکڑی کی راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی شخص کے لیے فراہم کی جائے تو پاک سکتی ہیں ۲۔ متقوم ہو یعنی شرح میں اسکی قیمت قرار دینا منع نہ ہو اور بحیثیت بیع منصف و مفتر سبھی جامی پس خرخر مال متقوم نہیں ۳۔ ملکیت کی صلاحیت ہو پس آزاد آدمی نہ کسی کا ملک ہو سکتا ہی نہ اسکا بیچا جائز اور غیر کمال اگرچہ چارسی ملک میں نہ مگر ملکیت کی قابل ہے ۴۔ جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمر پر اور سب حرام اور نجس چیزیں نہیں یک سکتیں اسلیئے کہ نہ انسی نفع جائز ہی نہ استعمال حلال البتہ مال مباح یعنی کسی ملک میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اوس سے نفع اٹھانا نکاح رکنا ہی جیسی شکار جھٹل کی لباس دریا کا پانی یہ یہ چیزیں بعد قبضی کے ملک اور بیع ہو جاتی ہیں ۵۔ جائز البیع ہو پس حشر اللہ اور قتل کا بیچنا منع ہی مان جبکہ اونس کی کو کخاص نفع جائز ہے چہاں وہ صحت و مقدار و مشن یعنی اتنی اور اوس قسم کو روپی یا پیسے پس اگر تعدا و بیان کو تو بیع فاسد ہی اور اگر وصف بیان نکلیا اور کو طرح کو سکے ایک نوع کی رائج ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیع فاسد ہے اور یک سکے

کہ بیع کسی شخص اور یا یا با کسی خود بیع ہو جو دہنیں صورت اول میں بیع منقول اور دوم میں بیع ناجائز ہے
 البتہ اگر یہ غرض ہے کہ بیع میں صنعت وغیرہ یا قی ہی یا کہین ہی منگوانا ہی یا کسی کارندی یا وکیل کے
 پاس ہی تو وعدہ بیع ہو مگر جو وقت مشتری کسی اسی اختیار ہی اور اگر یہ شرط لازمی قرار دیجای
 اور مشتری در میان ملک قبض و استغناء سے رد کا جائی تو بیع فاسد ہی نہ بیع قدرت علی التسلیم
 یعنی عاقدین معاوضی کی سپرد کرنی پر قدرت رکھتی ہوں پس وہ چیزیں جو معدوم ہیں جیسی پہل قبل از
 طوع یا اوڑتی ہوں یا نو یا دریا کی چھلیاں یا فہ چیز جو اپنی بعضی میں نہ ہوں بک سکتے ہیں البتہ مشن
 کافی الحال موجود ہونا شرط نہیں لیکن جب ایسی چیز مشن قرطوب کا کی جو دنیا میں ممکن نہیں یا بیع
 کی مستلزمات سی ہو بیع صحیح نہیں مثلاً ایک بکری خریدی اور مشن اوسکی بچے قرار دی یا تلوار خریدی
 اور اوسکا قبضہ یا سپان مشن قرار دیا اسلی کہ ان صورتوں میں مشن جرد بیع ہی اور در صورت ہلاک
 بیع اور غیر ممکن احکام بیع اول نافذ یہ فوراً لازم ہو جاتی ہی اور شرطین اسکی سپا
 ہو گئیں و و ہم موقوف جو فوراً لازم نہ ہو بلکہ کسی شرط کی پائی جانے کی بعد نافذ ہو اسکی چار قسمیں ہیں
 ۱۔ اختیار شرط ۲۔ بیع بشرط الوفا ۳۔ بیع مجبور ۴۔ بیع فصولی پس خیار امام صاحب کے نزدیک تین
 دنی زیادہ دہنیں اور صاحبین کی نزدیک جب قدرت مقرر کی جائے ہی مشتری جو وقت اور جگہ
 چاہے بیع تمام کر سکتا ہو مگر فتح کر نیکی ہی ضروری ہے کہ بائع کو خبر ہو جائی مسئلہ مشتری نے واپسی کا قصد
 کیا اور بائع مکان یا دوکان پر اپنی معمولی وقتوں میں نکالایا اوسکا کوئی مکان میں معلوم نہ تھا تو
 مدت خیار کی گزرنی خیار باطل ہو گا و مشتری بک خریدار ہیں اور ایک فی منظور کر لیا بیع تمام ہوئی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مشتري کی فوت اور منظور می اور مال کا تصرف اور ایسی حیب حادثہ سی جو دفع منو کے تیار بالمل
ہو جاتا ہے تو منہج لازم اگر بائع کو خیاری ہو تو ال اسکی ملک سے نہیں نکلتا اور ہاک مال سی
منہج نسخ ہو تو اور مشتري کی خیاری میں منہج ملک بائع سے کل چاہتا ہی مگر امام صاحب کی نزدیک
مشتري بھی مالک نہیں ہوتا بخلاف صاحبین کی کہیں کسی نذر کی کہ اگر میں فلان چیز کا مالک ہوں
تو میرے ذمی حج ہی اور وہی چیز بطور خیاری خریدی امام کے نزدیک نہ مالک ہو نہ ذمہ دار حج
صاحبین کی نزدیک ملک وجہ دو نو ثابت ہیں (۱) اگر منہج مشتري کے پاس ہاک ہو اختیار
بائع سی قیمت اور خیاری مشتري سی منہج باتفاق مانگ ہو گا اور بائع کے پاس ہاک ہو تو دو ذمہ ہوتا ہے
منہج نسخ ہو گی خیاری شرط میں میراث نہیں یعنی زیدنی ایک مندر وق جا کر خریدیا اور مرگیا تو ورثہ کو بھرنے
کا اختیار نہ ہوا (۲) مگر جبکہ زیدنی کسی بھت خاص کی شرط پر خریدیا تھا تو ورثہ کو اختیار ہی اور اس سے
خیار و منہج ہوتا ہے (۳) مجاہد خیاری میں صلی چہ چیز دسی بعض کے کہ کر نیک اختیار اسکی دو صورتیں ہیں
۱۔ سب چیزیں ایک جنس اور ایک قیمت کی ہوں اس میں تین چیز دسی زیادہ کا جواز نہیں اور یہی صورت
کتب میں مذکور ہے ۲۔ مختلف قیمت اور مختلف الجنس جیسے تمر بزرگ و کمر تھان یا آئینہ زیب و کمر
فرنگی وغیرہ تھان ان میں چند ہوں اور اسلی کہ خیاری میں بخرن پس دو منسوب ہی اور یہ سوم شرا کے
صورت ہوا پہلی صورت میں چیز خواہ ادنی بودگی خواہ اوسط خواہ اعلیٰ نہ چوتھا درجہ ہی نہ اسکی ضرورت
مگر دوسری صورت میں بی شمار درجہ ہیں اور ادنی ضرورت بھی ہر خیاری میں مدت مقرر کرنا ضروری
مگر امام صاحب کی نزدیک تین دسی زیادہ نہ و اور صاحبین کی نزدیک اختیار ہر قسمی مدت چاہی قرار
دی یہ اگر جب خیاری میں کر و خیاری شرط بھی ضرور کر لی (یعنی چاہی تو کل چیزیں پیرسی) جامع کہ
میں مذکور ہے اور جامع صغیر میں شرط ہی اور یہی مناسب شرعی اسلی کہ بوجہ عدم منہج منہج

اختیار

۱۲۱۰
میں قیمت زیدنی منہج شکل چاہد خیاری بالمل چاہا اگر وہ قیمت دفع ہو سکے تو اختیار ہوتا ہے

۱۔ اگر منہج نسخ ہو تو اور مشتري کی خیاری میں منہج ملک بائع سے کل چاہتا ہی مگر امام صاحب کی نزدیک
مشتري بھی مالک نہیں ہوتا بخلاف صاحبین کی کہیں کسی نذر کی کہ اگر میں فلان چیز کا مالک ہوں
تو میرے ذمی حج ہی اور وہی چیز بطور خیاری خریدی امام کے نزدیک نہ مالک ہو نہ ذمہ دار حج
صاحبین کی نزدیک ملک وجہ دو نو ثابت ہیں (۱) اگر منہج مشتري کے پاس ہاک ہو اختیار
بائع سی قیمت اور خیاری مشتري سی منہج باتفاق مانگ ہو گا اور بائع کے پاس ہاک ہو تو دو ذمہ ہوتا ہے
منہج نسخ ہو گی خیاری شرط میں میراث نہیں یعنی زیدنی ایک مندر وق جا کر خریدیا اور مرگیا تو ورثہ کو بھرنے
کا اختیار نہ ہوا (۲) مگر جبکہ زیدنی کسی بھت خاص کی شرط پر خریدیا تھا تو ورثہ کو اختیار ہی اور اس سے
خیار و منہج ہوتا ہے (۳) مجاہد خیاری میں صلی چہ چیز دسی بعض کے کہ کر نیک اختیار اسکی دو صورتیں ہیں
۱۔ سب چیزیں ایک جنس اور ایک قیمت کی ہوں اس میں تین چیز دسی زیادہ کا جواز نہیں اور یہی صورت
کتب میں مذکور ہے ۲۔ مختلف قیمت اور مختلف الجنس جیسے تمر بزرگ و کمر تھان یا آئینہ زیب و کمر
فرنگی وغیرہ تھان ان میں چند ہوں اور اسلی کہ خیاری میں بخرن پس دو منسوب ہی اور یہ سوم شرا کے
صورت ہوا پہلی صورت میں چیز خواہ ادنی بودگی خواہ اوسط خواہ اعلیٰ نہ چوتھا درجہ ہی نہ اسکی ضرورت
مگر دوسری صورت میں بی شمار درجہ ہیں اور ادنی ضرورت بھی ہر خیاری میں مدت مقرر کرنا ضروری
مگر امام صاحب کی نزدیک تین دسی زیادہ نہ و اور صاحبین کی نزدیک اختیار ہر قسمی مدت چاہی قرار
دی یہ اگر جب خیاری میں کر و خیاری شرط بھی ضرور کر لی (یعنی چاہی تو کل چیزیں پیرسی) جامع کہ
میں مذکور ہے اور جامع صغیر میں شرط ہی اور یہی مناسب شرعی اسلی کہ بوجہ عدم منہج منہج

لی رضا مشتری می معلوم او یعنی بنین پس اگر خیار شرط نه اولو کسی بدون رضا کار یا چار ایک چرخ لندیا
بودی و اور یہ غرض است بجمع بقدر تعیین مستحق و مضمون بر باقی امانت یعنی لک یا دو و بقدر لندیا کا اقرار تھا اوس سے
زیادہ یا کم نہ مشتری کو حق نہیں اور اگر بیع عیب یا ہلاک ہو تو اوسى مقدار کی نسبت متن دنیا ہو گا اگر عیب
و ہلاک اولو اوس چیز کی قیمت منسوب ہو گا جو بیع کر دے قرار دیا گیا تفصیل اس کی یہ ہے کہ مثلاً تین چربین تین ہی دہل
کی بیع ہو لندیا کا اقرار ہے اس سے ایک پند آئیں تو بی بی شمس و لک یا بیچ دینے پر چھو لک یا بیچ کا ایک ناقص یا ہلاک ہو کر تو
صرف ایک ہی ہو سکتا ہو اور اگر دو ہلاک یا ناقص ہوں تو اب خیار نہ رہا مشتری خیر امانت ہو واپس کرے اس لیے کہ
عیب یا ضائع شدہ قابل واپس نہیں جس حکم کے بیچ مقصود ہونگی سے اس طرح ہونے تو ایک چیز یعنی نشت اما
ہو اس کا معاوضہ کہ بنین نشت کا شش ہو اور اگر عیب ہو تین تو دو عیب کر دے ایک پھر دے پہلی ایک بین
عیب یا ہر دو بین پر تین بین ایک پھر ایک امانت ہو اس لیے کہ وہ دو تو ہر بقدر عیب عیب ہونے اور اگر ناقص
آیا کہ ایک بین نقصان زیادہ ہو تو بیع میں کم ہو وہ امانت ہو اس طرح ایک یا تین کے خیار کا ہر حساب کر لندیا چار
اگر مشتری ہر چار ہو تو اس وجہ سے کہ بیع کا مال مخلوط ہو اوسکی وارثوں کو تعیین کر لندیا اختیار ہو کر دے اور خیار شرط نہ ہو
را خود زائد یا یہ مقصود علی وجہ الشرافی دیکھ خیار میں ہر بیع بنین ہوئی بلکہ اس عرض ہو وہ خیر لندیا
کہ بعد بیع بیع و شرکے گفتگو ہوگی آئیں ضرور ہو کہ متن ایضاً قیاداً لاند معلوم ہو بیع و شرک ہلاک متن و بقدر اشتراک
قیمت دنیا پیکر اور اگر متن میان نکلیا تو محض امانت ہو اسکو مقصود علو وجہ التفکر کہ تین بین بیع ہر چار ہو اگر
مستوی ہو تو ہر تنیک خیر نہ کر لی اور ان دو نو صو نو بین بیع ہوتی ہو بین بلکہ بیع کو نقد اور اور ایک طور پر بیع
کا معائنہ منطوق ہوتا ہر مال جو امانت ہو (حق و الدریہ) اکثر تاجر اس شرط پر مال جا کر دیتی ہیں کہ بقدر ہر چار کو
قیمت قرار دے اور باقی مال بوقت طلب پس دنیا و قیمت معینہ ہو جو پیشی و کمی ہو وہ نفع و نقصان ہو ہلاک اسکو
اوس کے چو اسطہ بنین یہ معاہدہ تاجر بیع جاری میں ابن عباس منقول ہو کر فرمایا اباس بان نقول بیع ہر
الشرک ہر چار دے لی کہ اولو افرام لک اس صورت میں اگر مال ضائع ہو تو ہلاک نقصان اسکا تاجر بیع بشرط و ااس

اگر بیع عیب یا ہلاک ہو تو اوسى مقدار کی نسبت متن دنیا ہو گا اگر عیب و ہلاک اولو اوس چیز کی قیمت منسوب ہو گا جو بیع کر دے قرار دیا گیا تفصیل اس کی یہ ہے کہ مثلاً تین چربین تین ہی دہل کی بیع ہو لندیا کا اقرار ہے اس سے ایک پند آئیں تو بی بی شمس و لک یا بیچ دینے پر چھو لک یا بیچ کا ایک ناقص یا ہلاک ہو کر تو صرف ایک ہی ہو سکتا ہو اور اگر دو ہلاک یا ناقص ہوں تو اب خیار نہ رہا مشتری خیر امانت ہو واپس کرے اس لیے کہ عیب یا ضائع شدہ قابل واپس نہیں جس حکم کے بیچ مقصود ہونگی سے اس طرح ہونے تو ایک چیز یعنی نشت اما ہو اس کا معاوضہ کہ بنین نشت کا شش ہو اور اگر عیب ہو تین تو دو عیب کر دے ایک پھر دے پہلی ایک بین عیب یا ہر دو بین پر تین بین ایک پھر ایک امانت ہو اس لیے کہ وہ دو تو ہر بقدر عیب عیب ہونے اور اگر ناقص آیا کہ ایک بین نقصان زیادہ ہو تو بیع میں کم ہو وہ امانت ہو اس طرح ایک یا تین کے خیار کا ہر حساب کر لندیا چار اگر مشتری ہر چار ہو تو اس وجہ سے کہ بیع کا مال مخلوط ہو اوسکی وارثوں کو تعیین کر لندیا اختیار ہو کر دے اور خیار شرط نہ ہو را خود زائد یا یہ مقصود علی وجہ الشرافی دیکھ خیار میں ہر بیع بنین ہوئی بلکہ اس عرض ہو وہ خیر لندیا کہ بعد بیع بیع و شرکے گفتگو ہوگی آئیں ضرور ہو کہ متن ایضاً قیاداً لاند معلوم ہو بیع و شرک ہلاک متن و بقدر اشتراک قیمت دنیا پیکر اور اگر متن میان نکلیا تو محض امانت ہو اسکو مقصود علو وجہ التفکر کہ تین بین بیع ہر چار ہو اگر مستوی ہو تو ہر تنیک خیر نہ کر لی اور ان دو نو صو نو بین بیع ہوتی ہو بین بلکہ بیع کو نقد اور اور ایک طور پر بیع کا معائنہ منطوق ہوتا ہر مال جو امانت ہو (حق و الدریہ) اکثر تاجر اس شرط پر مال جا کر دیتی ہیں کہ بقدر ہر چار کو قیمت قرار دے اور باقی مال بوقت طلب پس دنیا و قیمت معینہ ہو جو پیشی و کمی ہو وہ نفع و نقصان ہو ہلاک اسکو اوس کے چو اسطہ بنین یہ معاہدہ تاجر بیع جاری میں ابن عباس منقول ہو کر فرمایا اباس بان نقول بیع ہر الشرب ہر چار دے لی کہ اولو افرام لک اس صورت میں اگر مال ضائع ہو تو ہلاک نقصان اسکا تاجر بیع بشرط و ااس

بیع عیب یا ہلاک ہو تو اوسى مقدار کی نسبت متن دنیا ہو گا اگر عیب و ہلاک اولو اوس چیز کی قیمت منسوب ہو گا جو بیع کر دے قرار دیا گیا تفصیل اس کی یہ ہے کہ مثلاً تین چربین تین ہی دہل کی بیع ہو لندیا کا اقرار ہے اس سے ایک پند آئیں تو بی بی شمس و لک یا بیچ دینے پر چھو لک یا بیچ کا ایک ناقص یا ہلاک ہو کر تو صرف ایک ہی ہو سکتا ہو اور اگر دو ہلاک یا ناقص ہوں تو اب خیار نہ رہا مشتری خیر امانت ہو واپس کرے اس لیے کہ عیب یا ضائع شدہ قابل واپس نہیں جس حکم کے بیچ مقصود ہونگی سے اس طرح ہونے تو ایک چیز یعنی نشت اما ہو اس کا معاوضہ کہ بنین نشت کا شش ہو اور اگر عیب ہو تین تو دو عیب کر دے ایک پھر دے پہلی ایک بین عیب یا ہر دو بین پر تین بین ایک پھر ایک امانت ہو اس لیے کہ وہ دو تو ہر بقدر عیب عیب ہونے اور اگر ناقص آیا کہ ایک بین نقصان زیادہ ہو تو بیع میں کم ہو وہ امانت ہو اس طرح ایک یا تین کے خیار کا ہر حساب کر لندیا چار اگر مشتری ہر چار ہو تو اس وجہ سے کہ بیع کا مال مخلوط ہو اوسکی وارثوں کو تعیین کر لندیا اختیار ہو کر دے اور خیار شرط نہ ہو را خود زائد یا یہ مقصود علی وجہ الشرافی دیکھ خیار میں ہر بیع بنین ہوئی بلکہ اس عرض ہو وہ خیر لندیا کہ بعد بیع بیع و شرکے گفتگو ہوگی آئیں ضرور ہو کہ متن ایضاً قیاداً لاند معلوم ہو بیع و شرک ہلاک متن و بقدر اشتراک قیمت دنیا پیکر اور اگر متن میان نکلیا تو محض امانت ہو اسکو مقصود علو وجہ التفکر کہ تین بین بیع ہر چار ہو اگر مستوی ہو تو ہر تنیک خیر نہ کر لی اور ان دو نو صو نو بین بیع ہوتی ہو بین بلکہ بیع کو نقد اور اور ایک طور پر بیع کا معائنہ منطوق ہوتا ہر مال جو امانت ہو (حق و الدریہ) اکثر تاجر اس شرط پر مال جا کر دیتی ہیں کہ بقدر ہر چار کو قیمت قرار دے اور باقی مال بوقت طلب پس دنیا و قیمت معینہ ہو جو پیشی و کمی ہو وہ نفع و نقصان ہو ہلاک اسکو اوس کے چو اسطہ بنین یہ معاہدہ تاجر بیع جاری میں ابن عباس منقول ہو کر فرمایا اباس بان نقول بیع ہر الشرب ہر چار دے لی کہ اولو افرام لک اس صورت میں اگر مال ضائع ہو تو ہلاک نقصان اسکا تاجر بیع بشرط و ااس

شرط پر معاملہ کرنا کہ اگر اتنی دین تو نہیں قیمت ادا کی تو تین سہائی اس صورت میں قبل از ادائیگی تین سہائی
 میں تصرف کرنا چاہیے اور اسکی مدت خیار کی طرح مختلف ہی ہو سکتی ہے ابو یوسف اس قول میں امام
 صاحب کی ساتھ ہیں۔ خود ابانہ دیون بخار اور اوسنی تصرف خود کی ہوتی ہے کوئی چیز بمقتا با دیون ہی یا بیاد
 نہ تھا اور کوئی شے تہی اور قرار پایا کہ جب من پسند یا کسی بیع ہی واپس ہو یہ معاملہ صحیح احکامہ میں ہے
 رہا یہ عالمی بی بی شامی اور اگر یہ شرط عطا و تہج کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط کفایت
 وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط داخل عقد ہو تو بیع فاسد ہوگی میری نزدیک ہی قبول اصح ہی پس اگر
 زید بی بی عمر سی ایک مکان بطور بیع با وفا خرید کر عمر کو بکرایہ دیا تو اگر یہ عمر کی ذمی ہوگا اور چارسی نہ تہج
 تو عقد معاملہ بیع بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض رہو این ادد سو ذخیرہ کی جملی اور بعض معاملہ
 دیون ہی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اسقدر نفع دیگر مال پر لگائیے یہ سود ہی بیع فضولی یعنی
 غیر کا مال ہے اجازت بیع یا غیر کے لکھی خریدنا اکام متناضی اسی نادرست فرمائی ہیں مگر ہم ثابت کر
 ہیں سہ بجریہ سروہ الی بعد جبکہ حضرت فی ایک دنیا بکری خریدی کو دیا تھا اور انھوں نے دیکھا کہ
 خرید کر ایک بکری ایک دنیا کو بی بکری بعد دنیا لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے
 اور آپ نے انکی نصیحتیں بکت کی دعا فرمائی کہ بکری ضرورت و حاجت جیسی مشتری یا رہن یا مالک
 مستفود الخیر ہوئے اور بیع یا مرہون یا مال متعلق ہوتا ہی یا مرہون یا بیع کو زور ہی کی ضرورت ہے
 ایسی حالتوں میں یہ قابض بطور فضولی بیچنے کی مجاز نہ ہوگی تو براجہ ہوگا کہ بیع فضولی کو ضرور
 ہی کہ بطور ناجائزہ انہیں نہ تھا کہ سرقہ و غصب سی فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر غائب
 تو گنہگار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف ہی مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہو فضولی
 بائع ہو یا مشتری مختار ہی کہ قبل از اجازت مالک بیع فسخ کر دے (عالمگیری) مالک بائع و
 و مشتری دونوں ہی دعوی کر سکتا ہی پس اگر فضولی کی پاس مال انت تہا تو جب تک اصل مالک کی خواہش
 کیا جاسی حضرت اجازت کافی ہوگی اور امانت نہ تو اجازت کافی ہی اور من فضولی کی پاس مال
 ہو اجازت مل چکی ہو یا نہ اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر
 احد المتعاقباتین یا ایسا بیع جو قسم عوض سی ہو موجود نہ تو مالک کا اجازت دنیا مفید نہ ہوگا
 اگر بائع یعنی فضولی رہیں جو تو کسی ذریعہ سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری رہیں تو کسی ذریعہ سے

اگر اتنی دین تو نہیں قیمت ادا کی تو تین سہائی اس صورت میں قبل از ادائیگی تین سہائی
 میں تصرف کرنا چاہیے اور اسکی مدت خیار کی طرح مختلف ہی ہو سکتی ہے ابو یوسف اس قول میں امام
 صاحب کی ساتھ ہیں۔ خود ابانہ دیون بخار اور اوسنی تصرف خود کی ہوتی ہے کوئی چیز بمقتا با دیون ہی یا بیاد
 نہ تھا اور کوئی شے تہی اور قرار پایا کہ جب من پسند یا کسی بیع ہی واپس ہو یہ معاملہ صحیح احکامہ میں ہے
 رہا یہ عالمی بی بی شامی اور اگر یہ شرط عطا و تہج کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط کفایت
 وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط داخل عقد ہو تو بیع فاسد ہوگی میری نزدیک ہی قبول اصح ہی پس اگر
 زید بی بی عمر سی ایک مکان بطور بیع با وفا خرید کر عمر کو بکرایہ دیا تو اگر یہ عمر کی ذمی ہوگا اور چارسی نہ تہج
 تو عقد معاملہ بیع بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض رہو این ادد سو ذخیرہ کی جملی اور بعض معاملہ
 دیون ہی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اسقدر نفع دیگر مال پر لگائیے یہ سود ہی بیع فضولی یعنی
 غیر کا مال ہے اجازت بیع یا غیر کے لکھی خریدنا اکام متناضی اسی نادرست فرمائی ہیں مگر ہم ثابت کر
 ہیں سہ بجریہ سروہ الی بعد جبکہ حضرت فی ایک دنیا بکری خریدی کو دیا تھا اور انھوں نے دیکھا کہ
 خرید کر ایک بکری ایک دنیا کو بی بکری بعد دنیا لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے
 اور آپ نے انکی نصیحتیں بکت کی دعا فرمائی کہ بکری ضرورت و حاجت جیسی مشتری یا رہن یا مالک
 مستفود الخیر ہوئے اور بیع یا مرہون یا مال متعلق ہوتا ہی یا مرہون یا بیع کو زور ہی کی ضرورت ہے
 ایسی حالتوں میں یہ قابض بطور فضولی بیچنے کی مجاز نہ ہوگی تو براجہ ہوگا کہ بیع فضولی کو ضرور
 ہی کہ بطور ناجائزہ انہیں نہ تھا کہ سرقہ و غصب سی فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر غائب
 تو گنہگار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف ہی مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہو فضولی
 بائع ہو یا مشتری مختار ہی کہ قبل از اجازت مالک بیع فسخ کر دے (عالمگیری) مالک بائع و
 و مشتری دونوں ہی دعوی کر سکتا ہی پس اگر فضولی کی پاس مال انت تہا تو جب تک اصل مالک کی خواہش
 کیا جاسی حضرت اجازت کافی ہوگی اور امانت نہ تو اجازت کافی ہی اور من فضولی کی پاس مال
 ہو اجازت مل چکی ہو یا نہ اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر
 احد المتعاقباتین یا ایسا بیع جو قسم عوض سی ہو موجود نہ تو مالک کا اجازت دنیا مفید نہ ہوگا
 اگر بائع یعنی فضولی رہیں جو تو کسی ذریعہ سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری رہیں تو کسی ذریعہ سے

منہ پر ہوگی اور مسیح نہ تو کسرا جازت ہوگی اور مالک مہجای تو وارث مستحق ہے مگر قبض
 اجازت اولیٰ شہر نہیں اور اس میں یا مہترن اور اجیر اور ساجرا مال میں یا مال کا تہ فروخت کر کے قبضہ کر دین کو پس
 مسیح موقوف ہیں کیونکہ اس میں جب تک زر رہن نہ ادا کر لی اور رہن میں جب تک گروی کو خرید نہ لی ایسی تو
 ارانی کی چیزیں جب تک کہ ایدہ داری حق سے فارغ نہ ہو جائیں اور سوقت تک مالک متصرف نہیں ہو سکتا
 ایسا ہی منہ مہو ہوتا ہے عالمگیری کے باب میں موقوف سے ایسی معاملہ کی مانند کرنی پہلی راہ میں اور
 مالک مال کو اختیار ہے کہ بیع اول فسخ کے مرتب یا کر ایدہ داری کا تہ بیچ الیٰ مثال زید کا مکان عمر کے
 پاس رہن ہی پھر زیدنی اوسی بکر کے ہاتھ بیچا اور بوجہ استحقاق مہو ہون یہ بیع فسخ کر کے عمر کو مانتہ
 بیچا لایا عمرنی وہ مکان بکر کو مانتہ بیچا پھر زیدنی کہ مالک مکان ہی اوس بیع کو فسخ کر کے اپنی طرف
 سے عمر کی مانتہ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک کا تہ عمر کو ایدہ داری ہوتا ہے جبکہ وہ شخص ہے
 جسی خوف دلایا جاوی کہ اگر ایسا نہ کر گیا تو قتل یا قید ہوگا مگر مجبور اپنی ظن غالب سے جانتا ہے کہ جابر
 اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کلمہ کفر بھی باطنیان قلب بظاہر کہہ دینا
 جائز ہے اور عقوبت بالکل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف مار کا دم تو فقط اعتقاد و فاسد ہونگے پس
 شکل آدم میں جب زیدنی عمر کو کسی چیز یعنی یا خریدنی پر مجبور کیا تو یہ امداد و سوتہ ہنسک نہ افسد نہ ہوگا
 جب تک عمر کو اس حاصل نہ ہو اور اپنی رضا مندی ظاہر نہ کرے ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور جابر
 فاسد داری اور مسیح پر قبضہ بطور بیع فاسد مالک آجاتے ہیں اگر بیع شہری ہو تو مجبور
 ہون تو قیمت جابر کو دینی ہی ہے نہ تو آخر کار راضی ہوگی تو بیع جائز ہوگی پس صرف با بیع مجبور جابر
 جابر شہری دو نو سی قیمت لی سکتا ہے (شرح وقایہ) کہ صرف شہری مجبور ہی تو جس قدر دیا جتے
 جابر سے لے سکتا ہے اور ان صورتوں میں مال اگر خود منال ہو تو قیمت جابر کی دینی نہ ہوگی مجبور سے
 کچھ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اعتبار سے مختلف ہوگا کہ بہت امور ازال کی حق میں جبر

مگر اگر کسی نے مالک کو مال کا تہ فروخت کر کے قبضہ کر دین کو پس مسیح موقوف ہیں کیونکہ اس میں جب تک زر رہن نہ ادا کر لی اور رہن میں جب تک گروی کو خرید نہ لی ایسی تو ارانی کی چیزیں جب تک کہ ایدہ داری حق سے فارغ نہ ہو جائیں اور سوقت تک مالک متصرف نہیں ہو سکتا ایسا ہی منہ مہو ہوتا ہے عالمگیری کے باب میں موقوف سے ایسی معاملہ کی مانند کرنی پہلی راہ میں اور مالک مال کو اختیار ہے کہ بیع اول فسخ کے مرتب یا کر ایدہ داری کا تہ بیچ الیٰ مثال زید کا مکان عمر کے پاس رہن ہی پھر زیدنی اوسی بکر کے ہاتھ بیچا اور بوجہ استحقاق مہو ہون یہ بیع فسخ کر کے عمر کو مانتہ بیچا لایا عمرنی وہ مکان بکر کو مانتہ بیچا پھر زیدنی کہ مالک مکان ہی اوس بیع کو فسخ کر کے اپنی طرف سے عمر کی مانتہ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک کا تہ عمر کو ایدہ داری ہوتا ہے جبکہ وہ شخص ہے جسی خوف دلایا جاوی کہ اگر ایسا نہ کر گیا تو قتل یا قید ہوگا مگر مجبور اپنی ظن غالب سے جانتا ہے کہ جابر اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کلمہ کفر بھی باطنیان قلب بظاہر کہہ دینا جائز ہے اور عقوبت بالکل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف مار کا دم تو فقط اعتقاد و فاسد ہونگے پس شکل آدم میں جب زیدنی عمر کو کسی چیز یعنی یا خریدنی پر مجبور کیا تو یہ امداد و سوتہ ہنسک نہ افسد نہ ہوگا جب تک عمر کو اس حاصل نہ ہو اور اپنی رضا مندی ظاہر نہ کرے ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور جابر فاسد داری اور مسیح پر قبضہ بطور بیع فاسد مالک آجاتے ہیں اگر بیع شہری ہو تو مجبور ہون تو قیمت جابر کو دینی ہی ہے نہ تو آخر کار راضی ہوگی تو بیع جائز ہوگی پس صرف با بیع مجبور جابر جابر شہری دو نو سی قیمت لی سکتا ہے (شرح وقایہ) کہ صرف شہری مجبور ہی تو جس قدر دیا جتے جابر سے لے سکتا ہے اور ان صورتوں میں مال اگر خود منال ہو تو قیمت جابر کی دینی نہ ہوگی مجبور سے کچھ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اعتبار سے مختلف ہوگا کہ بہت امور ازال کی حق میں جبر

منین شرفاکی نسبت جبروت - باج فی ثمن یا مشتری فی مال مجبوری لیا اور اسکی پاس خود منال
ہو اور گزرنہ دارنیں اس جبری معالی اگرچہ کئی وجہی تک ہو جائیں مگر اگر کا کم مال و بتا ہر مشا
بکے عرصہ سے کتاب جبر خرید کر یہ کے ساتھ اور دینے فقہ کے ہاتھ پہنچے یہ جملہ بیوع موقوف اور
ناجاہرین بیتک حر خوشی اجازت ہے (در مختار) سووم بیوع مسلم اس میں دس چیزوں کا قبضہ
خز و غیرہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس بیع میں کیوں یا جو بیع نوع میں غلام قسم کے
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار بیع کے مقدار ثمن سے مدت بعض کو زکریا
کم سے کم نصف یوم سی زیادہ اور بعض کو نکی نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر
اور سو پر قنوی ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو ترا حکام سام مرتب تنون کی ہے ایسی مجلس
میں ثمن تمام و مال نقد و یا عباسی اگر کسی دیا بند کرانی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نوکی اور
اگر یہ نقد کیا اور کچھ قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سی وقت ادا تک موجود ہو
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم کرنا جو پیدا ہوگی اور فی الحال کیں بازار میں نہیں
سیوہ بات وغیرہ بھائی سے پہلی تا بہر منین بیع کی ہو تو کیل سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے
خریدنا جائز منین مگر جبکہ قدر مختلف ہو (شامی) اس المال اگرستی نکلی اور صاحب حق ازاد
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا جزا مسلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلم خولہ انتظار کرے خواہ
اصلی رو پیہ جو دنیا پر ہے پیرے کچھ کیش و کم تبدیل اختیار جائز منین کیونکہ اس المال میں تبدل

مبادیہ
بکے عرصہ سے کتاب جبر خرید کر یہ کے ساتھ اور دینے فقہ کے ہاتھ پہنچے یہ جملہ بیوع موقوف اور
ناجاہرین بیتک حر خوشی اجازت ہے (در مختار) سووم بیوع مسلم اس میں دس چیزوں کا قبضہ
خز و غیرہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس بیع میں کیوں یا جو بیع نوع میں غلام قسم کے
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار بیع کے مقدار ثمن سے مدت بعض کو زکریا
کم سے کم نصف یوم سی زیادہ اور بعض کو نکی نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر
اور سو پر قنوی ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو ترا حکام سام مرتب تنون کی ہے ایسی مجلس
میں ثمن تمام و مال نقد و یا عباسی اگر کسی دیا بند کرانی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نوکی اور
اگر یہ نقد کیا اور کچھ قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سی وقت ادا تک موجود ہو
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم کرنا جو پیدا ہوگی اور فی الحال کیں بازار میں نہیں
سیوہ بات وغیرہ بھائی سے پہلی تا بہر منین بیع کی ہو تو کیل سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے
خریدنا جائز منین مگر جبکہ قدر مختلف ہو (شامی) اس المال اگرستی نکلی اور صاحب حق ازاد
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا جزا مسلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلم خولہ انتظار کرے خواہ
اصلی رو پیہ جو دنیا پر ہے پیرے کچھ کیش و کم تبدیل اختیار جائز منین کیونکہ اس المال میں تبدل

مبادیہ
بکے عرصہ سے کتاب جبر خرید کر یہ کے ساتھ اور دینے فقہ کے ہاتھ پہنچے یہ جملہ بیوع موقوف اور
ناجاہرین بیتک حر خوشی اجازت ہے (در مختار) سووم بیوع مسلم اس میں دس چیزوں کا قبضہ
خز و غیرہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس بیع میں کیوں یا جو بیع نوع میں غلام قسم کے
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار بیع کے مقدار ثمن سے مدت بعض کو زکریا
کم سے کم نصف یوم سی زیادہ اور بعض کو نکی نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر
اور سو پر قنوی ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو ترا حکام سام مرتب تنون کی ہے ایسی مجلس
میں ثمن تمام و مال نقد و یا عباسی اگر کسی دیا بند کرانی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نوکی اور
اگر یہ نقد کیا اور کچھ قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سی وقت ادا تک موجود ہو
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم کرنا جو پیدا ہوگی اور فی الحال کیں بازار میں نہیں
سیوہ بات وغیرہ بھائی سے پہلی تا بہر منین بیع کی ہو تو کیل سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے
خریدنا جائز منین مگر جبکہ قدر مختلف ہو (شامی) اس المال اگرستی نکلی اور صاحب حق ازاد
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا جزا مسلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلم خولہ انتظار کرے خواہ
اصلی رو پیہ جو دنیا پر ہے پیرے کچھ کیش و کم تبدیل اختیار جائز منین کیونکہ اس المال میں تبدل

مبادیہ
بکے عرصہ سے کتاب جبر خرید کر یہ کے ساتھ اور دینے فقہ کے ہاتھ پہنچے یہ جملہ بیوع موقوف اور
ناجاہرین بیتک حر خوشی اجازت ہے (در مختار) سووم بیوع مسلم اس میں دس چیزوں کا قبضہ
خز و غیرہ مکان تسلیم وقت تسلیم جس بیع میں کیوں یا جو بیع نوع میں غلام قسم کے
کیوں سے وصفت جس سے دیا خراب سے مقدار بیع کے مقدار ثمن سے مدت بعض کو زکریا
کم سے کم نصف یوم سی زیادہ اور بعض کو نکی نزدیک تین یوم اور امام صاحب کی نزدیک ایک ماہ ہر
اور سو پر قنوی ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو ترا حکام سام مرتب تنون کی ہے ایسی مجلس
میں ثمن تمام و مال نقد و یا عباسی اگر کسی دیا بند کرانی یا اپنی باقیات میں وضع لیا بیع مسلم نوکی اور
اگر یہ نقد کیا اور کچھ قرض تو بقدر نقد بیع ہو جائیگی نہ بیع وقت عقد سی وقت ادا تک موجود ہو
چہ باج کی قبضہ میں نہ ہو پس ایسی چیز پر مسلم کرنا جو پیدا ہوگی اور فی الحال کیں بازار میں نہیں
سیوہ بات وغیرہ بھائی سے پہلی تا بہر منین بیع کی ہو تو کیل سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے
خریدنا جائز منین مگر جبکہ قدر مختلف ہو (شامی) اس المال اگرستی نکلی اور صاحب حق ازاد
ندی تو عقد مسلم باطل ہو گیا یا مسلم الیہ یا جزا مسلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب المسلم خولہ انتظار کرے خواہ
اصلی رو پیہ جو دنیا پر ہے پیرے کچھ کیش و کم تبدیل اختیار جائز منین کیونکہ اس المال میں تبدل

یا فلوس وغیرہ اسمیں قرض جائز ہی اسلی کہ اثاثہ نامی میں تعاقب البذلین شرط نہیں ہے
 بل بعض بزرگے یہ کہتے آتے ہیں کہ مقاسمہ میں اسمیں مجاہد و وصول
 اور ادائی بیج اور مجلس ایجاب و قبول کا متحدہ ناشرط ہی ہے بل جاکر اسکی کو لازم ہی کہ بائع یا آدمی
 وکیل جواب دہی تک ہمراہ رہی ہو اور اگر دوسری ملک سی ہو گیا اور یہ کہ اگر روپیہ بوقت
 وصول مال یا کیا یا بعد دیکھنے کے پسند نہ آئے کر نیک اختیار ہی تو ضروری کہ بائع کا وکیل مال لیجائی
 یا سفر سے واک بشرط ادائی زر نقد ہیجین تاکہ مشتری مجلس واحد میں روپیہ دی اور مال لی اور
 الیان جو اک تسلیم بیج اور قبضہ بخش میں بائع کی وکیل متصور ہو نکی اور مشتری کسی نقصان
 سے عرض نہ ہوگی مسئلہ اگر مال میں بیج اور بائع بشرط ادائی زر نقد یا واک الی تو معا بقصد
 نہ پایا یا اگر اسکی بوقت ادائی میں وقت بائع کی مال نہیں لگے اور اگر روپیہ نقد ہیج کر مال ہو گیا
 اور جگہ اسے سند نہ ہوگی مشتری دی اور شرط یہ کہ مال بھی معین کر دیا تو بائع کو چاہیے کہ بشرط شرط
 اوس مجلس میں اوس قیمت کا مال اوس روپیہ دینے والے کو حوالی کرے یا دوسرے ہمراہ کر دے یا جسکی شرط
 مشتری نے طلب کیا یا اوس مجلس میں دید و نہ بیج فاسد ہوگی اور یہ روٹکی اور روپیہ کی
 ادائیگی بجز دارائی خریدار ہوگی گویا اوسکی وکیل یا سفیر نے روپیہ یا مال لیا اور ایسی صورتوں میں
 جائز ہی کہ خریدار یا بائع اپنا کسی وکیل کر دے اور قرض کی تدبیر یہ کہ بائع سی روپیہ قرض لیکر خرچ
 کر دے فصل نہ اگر ایسی چیزیں ہوں جن میں سونا یا چاندی شریک ہو جیسی لوٹھی معزیور یا ہلوار
 بندوق وغیرہ جن میں چاکیو نے چاندی کی کڑیاں یا زنجیریں ہوں یا منقح جیسی کہ خواب یا دھوچ
 جیو کہ جن میں نہ لہری یا بالکل چھوٹی چھوٹی انقش و نگار ہوں جیسی وہ کتابیں جن میں چاکیو نے سونا یا
 لہری یا تان جیسی کنارہ پر کہ چاندی کے تار ہوئی ہیں یا سونی چاندی کا ہلکا پانی تو شکل اول صوم
 میں ضرور ہے کہ بخار چاندی یا سونیک قیمت نقد ہی جائے اور یہ کہ قیمت اوس چاندی یا
 سونے جو اپنے میں کہ زیادہ ہو یا وہ شکل صوم نظر کریں کہ آیا وہ نقش یا ملمع بیج میں ہو
 ہے یا نہیں اور اگر نہ ہو سخی ہو کہ اگر وہ ہوتی تو خواہ خریدار اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس
 وہ اگر وہ طوطے روانہ کیا ہے جیسا کہ اوپر لکھا تھا وہ نہ ہو

یہ کہ اگر وہ طوطے روانہ کیا ہے جیسا کہ اوپر لکھا تھا وہ نہ ہو

لکھو تا ہی نور رعایت نہ کر لائے مگر درجہ بتقاضی جانے ہو وادخو از شاهی مگر احتیاط یہ ہے کہ بلحاظ حدیث نہ ہو
 ووجود مخطوط قیمت نقد ہی دی جائی اور صورت اسکی مثل اقتبا و غیرہ مکتوب کی ہو واند اعلم سوا ای اسکی ہر صورت میں
 بقدر چاندی یا سونیکے (جو ہو) احکام بیع صرف باقی رہیں گے اور کسوتی چاندی کی سکی اگر وزن مروج ہوں
 تو وزن اور عدد و اُمر و ج ہوں تو عدد و اُمر کی لیکن جبکہ اپنی بجنس سے بھی جائیں تو مساوات و
 رعایت احکام بیع صرف لائے مگر بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وجہ عدمی ہو جاتے ہیں ہر وزن کا
 لحاظ نہیں رہتا اسلی کہ فلوس میں ثنیت محض اصطلاحی ہے اور او میں خلقتی پس ایک ڈبل کو ایک سو نو
 پسی سے چھ اگرچہ وزن تفاوت ہو جائے نہ معاوان اور چاندی سو سونگی مٹی تین شرطوں کو ایک سونگی
 ہی اول وہ شوچو اوس میں سے نکال کر اموال ربو یہی ہے تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بھی جائے مثلاً تانبی کو کان
 بعض تانبی کی اور لوبی کو کان بعض لوبی کو کان لکی اور اگر ایسا کیا تو اور کوئی شے اسکو ساتھ کر دی اور
 بھی خوب سمجھ لے کہ حطوف دوسری چیز ملی ہے اصل شے کم ہو مثلاً سونیکے مٹی سونیکے پتے اب اگر اوس
 شے کے ساتھ کچھ لوبہ بھی شریک کر لیا تو ضرور ہے کہ جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سونیکے کم ہو جو فالص ہے
 اور اگر اسطری سونا اور لوبہ دیا گیا تو یہ فالص سونا اوس سونیکے کم ہو جو اوس مٹی میں ہے دوم اگر چاندی
 کی کان یا مٹی بعض سونیکے یا سونیکے مٹی بعض چاندی کی بھی تو قیمت نقد دیکھا جو صوم اوس مٹی یا
 کانین چاندی یا سونا یا چھکا اقر کیا کیا ہو ضرور نکال دے بیع معدوم اور بیع باطل ہوگی کیونکہ
 بیان مٹی نہ بیع ہے نہ مقصود اسلیڈ بانی اگر شرط کرے کہ بعد چاندی نکال لینے کے مٹی واپس لی جائیگی
 تو جائز ہی جیسو اس صندوق میں بیچا مگر صندوق نہیں بیچا اختیار رویت اسمین حاصل ہے (عالمگیری)
 چونکہ ان معاملات میں اختیار رویت محلی مقصود ہے بہتر یہ ہے کہ فتواری مٹی صاف کر کے دکھا دی جائے یا
 کوئی کو چرنا ساتھ کر دی تاکہ اختیار رویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نکلی تو بھی بیع میں نقصان
 نہ ہو اور بانی کو یہ ہو جان لینا ضرور ہے کہ اسمین کو مال پر ابھی ہے اور معاذیکر چھوڑنے کے چار شرطیں ہیں پہلا
 یہ کہ مقام اسمین کر کے اوسکو مٹی یا چو اسمین سے نکال کر پٹالے سے وہ مقام اسکا مکمل ہو سکے یہ
 بیان کر دی کہ کتنا کر کو دیا جائیگا کہ مقدار چھوڑ کر بیچے اگر زمین جنگل یا کھیت تال وغیرہ کی بیچے یعنی
 ملک نہیں تو اوس میں شے دمی جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کریں گی نہ بیع مگر وہ یعنی ایسا معاملہ کرنا
 جبین کسی قسم کی شرعی لابت ہو اور اوسکا بیچ صورتیں ہیں پہلے باعتبار بیع جیسی آلات لہو و

ہوا مشتری اہل فتنہ میں منوعین ظاہر سمجھا جاوے خریدار نے فالین اسلام کی بددگرگیا تو کچھ مضائقہ
 نہیں لیکن کہ قسم کا اس و عہد کیوں نہ ہو بقدر احتمال فساد باقی ہے اور سیقتہ را حتر از اولیٰ سہتہ کیونکہ
 غرض اسلام میں جناد اصلی تخریطی کسی تاہین احتمال فساد و قلع نہیں ہو سکتا پس اس شبہ صحیح
 چنانچہ سیرکاشاں مغلوبہ علت جیسو کتاب یا فرش یا برتن کے ساتھ تصویریں اس طرح ہوں کہ نہ
 بیچ سچ جائیں نہ مقصود بیع ناکی اعتبار سے قیمت کسی بڑی ہو تو بیع بائیس ہے مگر گراہت مشتری سے
 کیا و نہیں مثال ضرورت جیسو چہ دار و روپیا اور ولایتی شایہ کچا زنا نون یا کارگردن کے تصویریں
 نہ ہوتی ہیں اور ہرگز ہرگز خریدار کو ادنیٰ کچھ تعلق نہیں ہوتا یہ ہو سکتا کہ ترک اولیٰ لاکر اسہت جائز
 اگرچہ اصل صانع اور آمر یا مسعود ہو گا قاعدہ ہے کہ کہانی کی چیزیں جیسو سہتے ہیں سہت اگر بلا اجازت
 بائع کو چھپا اور بیانیچ چپ رہا سہت بدون نیت خرید سہت خرید کی تھی مگر کچھ کے بعد بدون
 کسی وجہ اور عدم رننا کر غرض منسوخ کیا تو بہتر ہے کہ قیمت مناسب اور اگر مسئلہ جو پانی جاہتہ
 زیادہ ہو اور آدمی اس کی محتاج ہوں اور سکا ہی لکرو ہے بلکہ بلا قیمت دنیا جاہی (لغات) بیع کردہ
 ماند اور ترکیب گنگارہی و ہم بیع باطل جو شرعاً عقد بیع متصور نہیں سہتہ عقد جیسو لکچا
 یا قبول سہتہ وہ چیز جو کسی مذہب میں ہال نہیں جیسو خن سہتہ وار آزاد آدمی انکی بیع باطل ہے
 اور اگر صرف چار شرع میں ہال نہیں سمجھ سکے جیسو شراب خمر تو اگرچہ چاندی سہتہ یا تانہ کے مقابلہ میں
 بیع باطل ہوئی تو اگر بقابلہ اسباب وغیرہ بی بیع فساد ہوئے مدبرام ولد کتاب کی بیع بیع باطل ہے
 اسلئے کہ یہ مستحق آزادی کے ہیں اور مالیت انکی غیر معتبر اور کتاب خود مختار ہوتا ہے سہتہ ناپاک چیز
 پاک میں سہتہ جیسو خون یا پیشاب یا حلال اور حرام سہتہ گوشت تو بیچہ و مدار یا مال متقوم و
 نیز متقوم جیسو بکری اور سہتہ بیع ناجائز ہوگی مگر جبکہ ہر شے کا شے علیحدہ علیحدہ قرار دیا گیا ہو اور
 یہ قید نہ خواہ مخواہ دو نو خرید و جائز سے سہتہ حکم ذات بیع بدل جاسے اور اس میں
 سے بالکل عرض فوت ہوتی ہو بیع باطل ہوگی جیسو لکچہ سہتہ لکچہ سہتہ لکچہ سہتہ لکچہ سہتہ لکچہ
 اب تبدیل محل بیع سہتہ عرض خریدار کی فوت اور بیع باطل ہوگی کیونکہ اسباب و قبول ہونہ
 پر تھانہ غلام پر اور اگر مقصود باقی رہے صرف بعض صفات میں فرق آخر جیسو گھوڑا بیچا اور
 گھوڑی خواہے بیع جائز ہے اور مشتری مختار ہے چاہے واپس کرے یا نہ

[illegible]

عدم جو ان بیع سے برخیز نہیں کہ اوس مال کا دنیا منسوب ہو گیا بلکہ اس ایجاب وقبول کا اثر
جائز اور معتد بہد کہ مخالفت نہیں ہے بیع فاسد میں بیع شریک کہ ملک بن نہیں آتا اگرچہ بیع فاسد میں قبضہ
کر دیا اور وقت ملک میں آجاتا لیکن جو برخیز مسلم کی ملک میں آتی نہیں سکتا لہذا انکی قیمت عاید ہو کر
بیع فاسد کا نفع کرنا اور بیع الکرقضی میں آگیا ہے تو یہ دنیا واجب ہو اور اگر مشتری کے پاس
ہے بیع فاسد کا نفع ہو گیا یا ملک یا قابل واپسی نہ رہا جس کیوں پس ڈال کر گوشت لپکا لیا کپڑا قطع
کر ڈالا تو قیمت دنیا پکی ٹخن سے کچر غرض نہیں قیمت سے کم ہو یا زیادہ اسلی کی بیع نہیں ہو ایک
قسم کا غضب ہو اور اگر بیع میں کچر پیشی و کم ہو گئی ہے جیسی زمین پر مکان بنالیا یا باغ لگا یا کوئی
امام صاحب کو نزدیک واپسی نہ ہوئی ہے بیع فاسد سے یہ قبضہ کی ملک آجاتی ہے مگر نفع دنیا حلال
نہیں پس اگر اوس بیع تو بقدر نفع ہو تصدیق کر دے اور اگر خود کوئی نفع حاصل کیا تو ماخوذ ہوا اگر
اسلی کہ ملک فاسد ہو اور فقہانے اسی باب پر بواستہ قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ نے زید بن ارقم
رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم اس بیع فاسد سے جو کہ ہے باز نہ آؤ گی اور توبہ نہ کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہارا
حج و جہاد جو آخرت کے ساتھ کیا ہو باطل کر دے لکنا البتہ ثمن یعنی چاندی سونا جو اس بیع فاسد میں بیع
کوئی اوس کا نفع حلال ہے اسلئے کہ ثمن متعین نہیں (عالمگیری) میری نزدیک یہ ہے کہ کہتے ہو خیار ہونگا
مگر غضب اور خیانت اور سرقی میں نقدین سے بھی نفع حرام ہے (عالمگیری) مسئلہ پہل و غیرہ
اگر خراب اور بیکار زمین تو اوسکی چارہ و زمین ہیں مکمل خراب ہیں تو بیع باطل اور قیمت ساٹھ
ہوے ربع یا ثلث خراب ہیں بیع فاسد ہوئی ہے کسقدر خراب ہیں یعنی وہ مقدار جو اس قسم کے
اشیا میں عادتاً ناقص نظر ہو جیسی کیوں اور دو سکرانچ زمین کچر نہ کوڑا وغیرہ ضرور ہوتا ہو یا غیر
قلیل و غیر معتبر جو کئی تو بیع صحیح ہے اگر ایسے خرابی ہو جس سے مالیت اور انتفاع باقی رہے نہ
اوسکی عذر اور وصف میں کمی آئے تو حکم خیار عیب جاری ہو گا شرط و مواعید انکا پورا کرنا
لازم اور بدعہدی گناہ عظیم ہے قل اللہ تعالیٰ اوفوا بالعقود قال رسولہ السلمون عند شروطہم
رواہ بخاری اور ابو داؤد میں ہے کہ بعض صحابہ اس شرط پر اپنے اونٹ مسلمانوں کو دیتے تھے
کہ جہاد میں جو مال غنیمت سے ملے آئی ادا کرنا اور تقسیم کر لینا بخاری میں قاضی شریح سے

بیع فاسد میں قبضہ
کر دیا اور وقت ملک میں
آجاتا لیکن جو برخیز مسلم کی
ملک میں آتی نہیں سکتا لہذا انکی
قیمت عاید ہو کر بیع فاسد کا
نفع کرنا اور بیع الکرقضی میں
آگیا ہے تو یہ دنیا واجب ہو اور
اگر مشتری کے پاس ہے بیع فاسد
کا نفع ہو گیا یا ملک یا قابل
واپسی نہ رہا جس کیوں پس ڈال کر
گوشت لپکا لیا کپڑا قطع کر ڈالا
تو قیمت دنیا پکی ٹخن سے کچر
غرض نہیں قیمت سے کم ہو یا
زیادہ اسلی کی بیع نہیں ہو ایک
قسم کا غضب ہو اور اگر بیع میں
کچر پیشی و کم ہو گئی ہے جیسی
زمین پر مکان بنالیا یا باغ لگا
یا کوئی امام صاحب کو نزدیک
واپسی نہ ہوئی ہے بیع فاسد سے
یہ قبضہ کی ملک آجاتی ہے مگر
نفع دنیا حلال نہیں پس اگر اوس
بیع تو بقدر نفع ہو تصدیق کر دے
اور اگر خود کوئی نفع حاصل کیا
تو ماخوذ ہوا اگر اسلی کہ ملک
فاسد ہو اور فقہانے اسی باب پر
بواستہ قرار دیا ہے جیسا کہ
حضرت عائشہ نے زید بن ارقم
رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اگر
تم اس بیع فاسد سے جو کہ ہے باز
نہ آؤ گی اور توبہ نہ کرو گی تو
اللہ تعالیٰ تمہارا حج و جہاد جو
آخرت کے ساتھ کیا ہو باطل کر دے
لکنا البتہ ثمن یعنی چاندی سونا
جو اس بیع فاسد میں بیع کوئی اوس
کا نفع حلال ہے اسلئے کہ ثمن
متعین نہیں (عالمگیری) میری
دیکھ میں یہ ہے کہ کہتے ہو خیار
ہونگا مگر غضب اور خیانت اور
سرقی میں نقدین سے بھی نفع حرام
ہے (عالمگیری) مسئلہ پہل و غیرہ
اگر خراب اور بیکار زمین تو اوسکی
چارہ و زمین ہیں مکمل خراب ہیں
تو بیع باطل اور قیمت ساٹھ ہوے
ربع یا ثلث خراب ہیں بیع فاسد
ہوئی ہے کسقدر خراب ہیں یعنی وہ
مقدار جو اس قسم کے اشیا میں
عادتاً ناقص نظر ہو جیسی کیوں
اور دو سکرانچ زمین کچر نہ کوڑا
وغیرہ ضرور ہوتا ہو یا غیر
قلیل و غیر معتبر جو کئی تو بیع
صحیح ہے اگر ایسے خرابی ہو جس
سے مالیت اور انتفاع باقی رہے نہ
اوسکی عذر اور وصف میں کمی آئے
تو حکم خیار عیب جاری ہو گا شرط
و مواعید انکا پورا کرنا لازم اور
بدعہدی گناہ عظیم ہے قل اللہ تعالیٰ
اوفوا بالعقود قال رسولہ السلمون
عند شروطہم رواہ بخاری اور ابو
داؤد میں ہے کہ بعض صحابہ اس
شرط پر اپنے اونٹ مسلمانوں کو
دیتے تھے کہ جہاد میں جو مال
غنیمت سے ملے آئی ادا کرنا اور
تقسیم کر لینا بخاری میں قاضی
شریح سے

بیع فاسد میں قبضہ کر دیا اور وقت ملک میں آجاتا لیکن جو برخیز مسلم کی ملک میں آتی نہیں سکتا لہذا انکی قیمت عاید ہو کر بیع فاسد کا نفع کرنا اور بیع الکرقضی میں آگیا ہے تو یہ دنیا واجب ہو اور اگر مشتری کے پاس ہے بیع فاسد کا نفع ہو گیا یا ملک یا قابل واپسی نہ رہا جس کیوں پس ڈال کر گوشت لپکا لیا کپڑا قطع کر ڈالا تو قیمت دنیا پکی ٹخن سے کچر غرض نہیں قیمت سے کم ہو یا زیادہ اسلی کی بیع نہیں ہو ایک قسم کا غضب ہو اور اگر بیع میں کچر پیشی و کم ہو گئی ہے جیسی زمین پر مکان بنالیا یا باغ لگا یا کوئی امام صاحب کو نزدیک واپسی نہ ہوئی ہے بیع فاسد سے یہ قبضہ کی ملک آجاتی ہے مگر نفع دنیا حلال نہیں پس اگر اوس بیع تو بقدر نفع ہو تصدیق کر دے اور اگر خود کوئی نفع حاصل کیا تو ماخوذ ہوا اگر اسلی کہ ملک فاسد ہو اور فقہانے اسی باب پر بواستہ قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم اس بیع فاسد سے جو کہ ہے باز نہ آؤ گی اور توبہ نہ کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہارا حج و جہاد جو آخرت کے ساتھ کیا ہو باطل کر دے لکنا البتہ ثمن یعنی چاندی سونا جو اس بیع فاسد میں بیع کوئی اوس کا نفع حلال ہے اسلئے کہ ثمن متعین نہیں (عالمگیری) میری دیکھ میں یہ ہے کہ کہتے ہو خیار ہونگا مگر غضب اور خیانت اور سرقی میں نقدین سے بھی نفع حرام ہے (عالمگیری) مسئلہ پہل و غیرہ اگر خراب اور بیکار زمین تو اوسکی چارہ و زمین ہیں مکمل خراب ہیں تو بیع باطل اور قیمت ساٹھ ہوے ربع یا ثلث خراب ہیں بیع فاسد ہوئی ہے کسقدر خراب ہیں یعنی وہ مقدار جو اس قسم کے اشیا میں عادتاً ناقص نظر ہو جیسی کیوں اور دو سکرانچ زمین کچر نہ کوڑا وغیرہ ضرور ہوتا ہو یا غیر قلیل و غیر معتبر جو کئی تو بیع صحیح ہے اگر ایسے خرابی ہو جس سے مالیت اور انتفاع باقی رہے نہ اوسکی عذر اور وصف میں کمی آئے تو حکم خیار عیب جاری ہو گا شرط و مواعید انکا پورا کرنا لازم اور بدعہدی گناہ عظیم ہے قل اللہ تعالیٰ اوفوا بالعقود قال رسولہ السلمون عند شروطہم رواہ بخاری اور ابو داؤد میں ہے کہ بعض صحابہ اس شرط پر اپنے اونٹ مسلمانوں کو دیتے تھے کہ جہاد میں جو مال غنیمت سے ملے آئی ادا کرنا اور تقسیم کر لینا بخاری میں قاضی شریح سے

منقول است در کتاب الفقه المأخوذ عن فقہاء الامام ابوحنیفہ اور محمد بن یوسف کہ اگر قرض دہا کرے اور قرضدار
کہا کہ اگر اب روایا کرو تو اوہ قرض سہری کردو لگا پس یہ شرط لازم ہے یعنی اگر قرض نہ ادا کرے تو
اداکر یا نصف قرض سہری ہو ورنہ نہ اور قضاویں بزائریہ کہ کتاب الکافالہ میں ہے ان المواعد
بالتسامع والعلیق تکون لازمتہ اور در مختار کی تصنیف بالوفایم ہر المواعد تکون لازمتہ لاجتہ الناس
یہ سب عبارتیں مخرج ہیں اس امر کہ شرط مثل عقد کو بجز پوری کرانی جائینا عقد قضا لازم
میں ورنہ حاجت خلق کے تعلیل اور تعلیق کے قیہ لغو ہو جائیگا اور محتاج وغیرہ میں توافق شرط
لازم ہیں اور بدعہ کہ نسبت وغیرہ وار دہر اور کوئی دلیل عدم لزوم یہ قیہ نہیں عقل سلیم
آویست اور انشام عالم ہی اس امر کو مقتضی ہو ورنہ اعتماد اور امن اور مٹہ جائیگا اور پوری شرط
واقع ہوگی و لکن یہ قیہ باقرانہ لکن جو وعدہ اور شرطیں اصول و احکام شریعہ کے خلاف ہوں
وہ لغو ہیں قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شرط شرط الیس فی کتاب القضاہ لہ وان شرط
ماتہ شرط شرط اللہ احی او لقہ رواہ البخاری اسی بنا پر جہاں بیوع فاسدہ و عقود باطلہ و معاہدہ
ربوہ و اجارات معاصی قابل التفات نہیں ہوتی اور شرط ربوہ و قسم الیٰ خسریر و ترب خمر باقطع
رحم یا جرم مسلم وغیرہ باطل اور واجب الفسخ ہیں بل شرط مجبول جہین مشروطہ بمعین ہوتی
نہ معلوم کیونکہ یہ امر مفضی الی التراج اور موجب تکلیف مالا لایطاق اور وجوب یہ حکم ہو اور یہ باطل
ہو پھر اس معانی کی دو قسمیں ہیں اول وعدہ مخض یعنی صورت اقرار جہین دوسرے قبول
قولاً وفعلاً حاجت نہ پڑی اس کے تعمیل قضا لازم ہیں عند اللہ و خذہ ہوگا کیونکہ یہ معاہدہ
ہر دوسرے شخص کے قبول کو نہ ابتدا و اس میں دخل رہا نہ انتہا اوسی خصوصیت کی تالیف

۱۔ شرطی ایجاب
۲۔ شرطی سلب
۳۔ شرطی تعلیل
۴۔ شرطی تعلیق
۵۔ شرطی تعلیل و تعلیق
۶۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل
۷۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۸۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل
۹۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۱۰۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل

۱۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۲۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۳۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۴۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۵۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۶۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۷۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۸۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۹۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق
۱۰۔ شرطی تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق و تعلیل و تعلیق

سوی اور قاضی بدین خصوصیت و قیام مدعی کی حکم بنین کر سکتا مثلاً اگر کوئی کتاب دیکھ کر سمجھتا ہے
 کہ اس کتاب کے لکھنے والے کا نام محمد ہے تو وہ شرط معاق یعنی وہ وعدہ ہے جو کسی فعل یا معاوضی پر معاق ہونے سے پہلے
 دوسری طرف سے قبول شرط پر اور جب شرط پائی جائے تو تعمیل دینا تھا و قضا لازم کیونکہ حکم الہی عقد
 ہے اور ایک معاوضی کی وجہ سے مستحق و فاجسی زید فرج و محمد کا کہ تم دو ایاد عاکر و بشرط صحت و درستی
 دینگی یا میرے مقدمہ میں و کالت کرو بشرط کا سیالی سو روپیہ دیکھ یا ہمارا مال بطور جاگرت لیاؤ یا
 اپنا مال ہیرو و در صورت واپسی خرچ آمد و رفت ہم دیکھ یا فلاں حق سے جو تمہارا ہماری یا کسی
 ذمی سے دست بردار ہو یا یہ مال تم سے بیچنا ہم اس قیمت پر خریدیں یا تم اب کسی سے بیچ کر خریدو
 جیسے اس قیمت پر بیچنا یا اپنا مال ہماری ساتھ لیاؤ اگر ہم خریدیں تو نگواس آمد و رفت کا نقصان
 دین الغرض جو شرط مشروطہ کہ قبول کرنے پر موقوف ہو وہ لازم ہے یہ وعدہ ہے ہمارا فلاں کام ہو جا
 تو اس قدر دیکھ کہ محتاج قبول ہے نہ قضا لازم آئے اسے ایک طبیب سے علاج کر لیا یا کسی کو اپنے
 مقدمہ میں دلیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جلاہ مصارف علاج و قضا سے میری ہی ذلت بشرط
 کا ہیالی اس قدر دیا جائیگا اب اگر مجموع معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جس پر اگر کوئی
 بالصف یا ثلث مال تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جلاہ مصارف و او مقدمہ سے بھی
 جائیگا اور اگر معاوضہ مصارف غلیہ اور محتانہ غلیہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دو اکرا اور دو
 حق مالہ تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت و مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلئے کہ اگر وہ
 مال ہے تو شرط ادا کیسی اور اگر قرض ہے تو شرط عدا کیسی اور دوا وغیرہ میں قرض بھی صحیح بنین
 جیسا کہ باب القرض میں معلوم ہوگا اگر کسی نے غلیہ معاوضہ نہ رعایت ہے جبکہ زمین بدین شرط لیا جا
 کہ جب قدر پیدا ہوگا اس کا نصف یا ثلث مالک زمین کا ہو اور مصارف خراج کے ذمی ہیں
 و انفع ہو کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ انعامات سیانیہ و فیضان الہیہ
 سے اس رسالہ میں ہر اس سے رقم کی معاملات کا جواز نقل سکتا ہے چاہے کہ جو معاملہ ہو اور
 پہلو دوسری عقد کو نظر سے دیکھیں اگر کسی عقد مشروع کو موافق ہے تو اس کے احکام کی پابندی
 کریں ورنہ غور کریں کہ اصول شرعی کا معنی الٹ ہے یا نہ اگر معنی الٹ ہے تو مشرک و مردود و رند
 اسباب سے متعلق و معدود ہوگا اس کو فروغ متفرقات میں نہ کہ کو رہو نہ میرا کشتہ بعد تجھ سے کشتہ

سلیحہ یا ثلث قسم اصل اسلئے اس کے خزانہ بادیہ و درون و غنیمت و مصروف پیدائش و اس کے ہر ایک کو اپنے مقدمہ سے یا اس کے زمین سے ہے ۱۱

اور ادائی و بیون فرض ہو سکتا وراثت کو قبول اور پسند کر دینا منین خود بخود ملک بجا ہو اور مضبوط ہو شرط نہیں
بالا تشریح ایک بار عرس وصال الاعمال اگر کتاب النکاح اور بالبیات میں جہد و قول الف و النکاحات سکتا
نکر کسی خدمت سابقہ کا عین ہے تو بعد از اداء منتظر کہ جب شرائط استحقاق ثابت ہو کر وراثت راہوں کو چھوڑ دینا
عناکم یہاں جواب سوال سے زیادہ تر ظاہر اور جہد میں کا سبب فرمایا انحضرت کے میرا رزق تلواری کے لئے ہے
یہاں بعد از طلاق نام نہاک ہوتا ہے و قبل تقسیم امین تصرف منع اور جہاں اسکا نہایت گناہ ہے
رویا العیب عیب داہن پرہر سکتی ہے حیثیت خریدار کو اطلاع ہو آلت اگر بائع نے گناہ یا باطلہ
ظاہر نہ دیا ہو کہ میں کسی عیب کا ذمہ دار نہیں (حاکمگیری) یا عیب ایسا تھا جس پر بائع قائل نظر
پڑتی تو جیسی چٹا ہو اکثر اتو خریدار کو کچھ حق نہیں رہا عیب کی بائع شکیں ہیں۔ قبل
قبضہ عیب موجود نہایا بائع نے کوئی ایسی تدبیر کی جسکا عیب سے ظاہر نہ ہو سکا جب کہ عیب
تیزاب لگا دیا یا بہت میل کٹر نہیں باریک رفو یا ایک سو دو کرا داغ متا جو ہرگز چھوٹے مگر کٹر ایسا
ہو جس سے اوس داغ کا اثر مخفی ہو دینی پر ظاہر ہو گا یا جانور کو کوئی ایسا زہر دیا یا شہر چھڑ
کھائی جس کا اثر کمزور نہ بعد ظاہر ہو اس صورت میں خریدار کو اختیار ہے کہ پیر سے یا کہ
مکرمش کم نہو کا اور ثبوت اس امر کا کہ عیب مذکور بائع کو پاس سے حق خریدار کو ذمی ہے
ایک عیب سابق تھا و دوسرا بعد قبضہ کے لاحق ہوا خواہ مشتری کو فعل سے جیسی کٹر اپنا
لیا خواہ کسی اتفاق سے جیسی چھڑ کٹر گئی آب بائع مختار ہے کہ چیز پر سے یا قیمت بقدر عیب
سابق کم کر دے نہ خریدار کا حق اوس سے متعلق ہو گیا جیسے کٹر اسلو یا یا رنگ لایا یا گوشت پھل
اور اب اوس عیب سے آگاہی ہوئی جو قبل از قبضہ بیع میں موجود تھا اس میں اختیار ساقط
اور نقصان عیب ذمہ بائع عام ہو گا اور بائع اگرچہ راضی ہو مگر بیع واپس نہیں ہو سکتا
کیونکہ حق خریدار یہ ہوا کہ اس میں متعلق ہے بیع میں ایسا تصرف کیا کہ وہ ہلاک ہو گیا یا قابل
واپس کرنے یا جیسو غلام بچہ لایا مقل کر ڈالا یا کھانا کھایا یا کٹر اپنا اور بیٹ گیا یا بچہ لایا
کر کے حوالی کر دیا یا نہ واپس ممکن ہے نہ رجوع نقصان قیمت لازم ہے یہ ابو خود بخود
جب کھانا شہر لایا غلام مر گیا کٹر اجل کیا اب رجوع بقصان قیمت ہو سکتا ہے کہ عیب ذمہ
مال خود الا اور زرد شہر مال ذمہ عیب کا دھوکہ دے کہ پھر اگر حکم قاضی مال پھر کیا ہے تو

اول کیو باج اول نہ نقصان عیب ہو سکتا ہو اگر ثابت کر دے کہ عیب سابق ہو اور اگر بدولت قضا
 قاضی باجی معاملہ کر لیا تو باج اول ملزم نہ ہوگا عیب وہ جسکی وجہ سے تاجر قیمت کم کر لیں جب خرید
 عیب سے آگاہ ہوا پھر کوئی ایسا شرف کیا جو منظوری اور ملک پر دالالت کریں خیار عیب باطل ہوا
 مثلاً اگر پیرا پیرا لیا سوار پر سوار ہوا زمین ایک چاقو اکیڑہ کو خریدے دو ماہ کو عیب ہو سکے معلوم
 ہوا اور قیمت بازار پر نصف رہے تو یہ کم قیمت عیب حادث نہیں اگرچہ دو ایام سے قیمت کم ہوئی
 مگر مشتری کا اس میں کچھ اختیار نہ تھا جو تصرف یا عیب الیسی ہیں جن پر تسلیم مبیع یا معرفت عیب
 ہر وہ عیب ہیں مثلاً کچھ اتنا نرس علیہ اگر لیا یا گوشت کھو لیا یا بنوہ حلوئی سے شیرینی تلو کر لیا
 یا تر بوڑھ۔ تر بوڑھا کر دیا اب عیب معلوم ہوا تو کچھ یا گوشت کا علیہ ہو جائے یا مثالی کا اسلامی
 بالحق میں آجائے یا خبر بوزی تر بوڑھا تر شہر چند موجب نقصان ہی مگر عیب حادث تصدق ہوگا
 اسلامی کہ عیب حادث ہو جو بعد قبض پیدا ہوا اور قبض سے پہلی پیدا ہوئی اور مشتری کا اس میں
 کوئی قصور نہیں کیونکہ بدولت ان صورتوں کی باج تسلیم مبیع پر قادر ہے نہ تھا اور خبر بوزی تر بوڑھ
 نہیں اگرچہ یہ عیب بعد قبضہ ہوا مگر مشتری بے ترائشی اوس عیب کو بچان سکتا ہاں وہ امور
 جن پر تسلیم مبیع موقوف ہونہ معرفت عیب اگر مشتری کا حکم سے ہوگی تو قبل قبض سے مشتری
 ملزم ہوگا مثلاً گوشت کا قیرہ بنوہا کچھ کی کٹ کر اگر اسمانی لیکر چھپنا یہ سب عیب حادث ہیں اور
 یہی مفہوم ہوتا ہے فقیر الیث رح کی رائی سے جو خیار رویت میں مذکور ہوگا البتہ یہ سب عیب جن میں
 خیار رویت کو مستطہ ہیں۔ رد عیب میں ملت ہی عالمگیری (خیار رویت جو شخص سے ہو گیا
 ہوگی چہ خریدی ہو اسی اختیار ہو کہ دیکھنی سے پہلو یا دیکھتی ہو واپس کر دے اور دیکھنے سے یہ عرض
 ہو کہ مجھے علم ہوا ہے اور یہ علم تین طرح حاصل ہوتا ہے قبل خرید دیکھا ہو یا کھونہ دیکھا ہو

میں عیب سے پہلے ہی علم ہوا ہو یا بعد قبضہ سے پہلے ہی علم ہوا ہو یا بعد قبضہ سے پہلے ہی علم ہوا ہو

میں عیب سے پہلے ہی علم ہوا ہو یا بعد قبضہ سے پہلے ہی علم ہوا ہو یا بعد قبضہ سے پہلے ہی علم ہوا ہو

میں شرط ہے کہ بیع میں کچھ تبدیل و تغیر نہ پایا جائے یہ تفصیل بیان سن لیا اور اوسکی موافق پائی یہ
 قطعاً غلط ہے چنانچہ جو مشتری نامیاد ہوا بیع سلم کو جائز نہ دیکھی یا امتحان کر لے کر حکماً علم دیکھ کر
 ہی نہ حاصل ہو جو بیع و شرط شیرینی وغیرہ اوس میں امتحان شرط ہے یعنی سو گندہ لٹیا یا چاک لٹیا اور ٹکس کے
 یعنی تر خیار یا قے نہیں ہوتا (عالمگیری) پس غلام یا لونڈی یا ادھر چرنی کی تصویر کسی اور زمین و
 مکان وغیرہ کا نقشہ دیکر لٹیا کافی نہیں اور صرف رخصت و خیار رویت ساقط نہیں ہوتا یعنی اگر
 بے دیکھی مشتری سے لے لے دیا کہ مجھ کو خیار نہیں ہے تو اس سے کہ نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے
 جس سے بیع قابل رد نہ ہو یا مشتری مرجعی یا بیع عیب دار یا پاک ہو یا تو خیار رویت
 نہ ہو یا یعنی بعد دیکھنی کے اوسے واپسی کا اختیار نہیں پس شک جب نافی ہو کمال ڈال گیا خیار
 رویت نہ باق رہتا اسی کا دیکھنا سبب نہیں ہاں وکیل کا دیکھنا کافی ہے نہ خیار رویت کی مدت کو ایسی
 امر پر موقوف کرنا چکا ہونا نہ ضروری نہ وجاہت نہیں جیسی جب تک زید آئی یا جب تک پانی پر
 اور یہ کہ عید فطر یا رمضان تک خیار ہو جائز ہے اسکو کہ پانی برسنے یا زید کا آنا ضروری نہیں
 عید اور رمضان کو مسئلہ زید نے ایک صندوق عروسی مول لیا اور کہا کہ اسی فلان مقام پر رکھو
 پس جب صندوق اس مقام پر پہنچ گیا خیار رویت ساقط ہوا اور یہ فقہ ابو لیسٹ کا قول ہے اسلئے
 کہ یہ حمل نہ کیئت حادث ہو اگرچہ صندوق مقام میں پہنچے تو چوبیس گاہ میں موت ہی خیار
 ساقط ہو جائیگا صدقہ واضح رہے کہ تفریق صدقہ جائز نہیں مثلاً چار برتن کیشیت بیچا
 خریدار کو یہ اختیار نہیں کہ بعض برتن خریدے اور بعض تحریدی اگرچہ قیمت ہر ایک کی علیحدہ
 ہو مگر لیکن جب بیع پر قبضہ ہو گیا صدقہ کا حکم نہ پائے جب تک بیع قبضہ میں نہ آئے اور
 چار و تسی ایک معیوب یا سستی نکلا تو خواہ چار و تسی پیر سے جائیں یا چار و تسی خریدار سے
 پاس رہیں اور قبضہ کے بعد البتہ وہی عیب دار یا سستی چیز پر جائیگی کیونکہ قبضہ ہی صدقہ کا
 ہو گیا البتہ اگر قیمت علیہ علیہ نہ بیان کی جائے یا ایسی چیز جو جسکی تفریق میں نقصان ہے جس
 درمی ہتمان گھوڑی کو دو رکابین و دوسری وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ کما تھا
 مگر خیار شرط یا خیار رویت وغیرہ جب تک ساقط نہ ہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صدقہ تمام
 کیونکہ جب تک خیار باقی ہے بیع لازم نہ ہو گئے قبضہ راس المال سلم اور بیع منظور نہیں

تصرف قبضہ سے پہلے جائز نہیں لیکن کسی کے ہاتھ پہنچنے سے تصدیق کر دے عالمگیری کا وغیرہ منتقل اور شریعت
میں قبل قبضہ ہو تصرف جائز ہے نیز میں یا جائز ہو مگر قبضہ سے پہلے کہ بیع اور مشتری میں ایسا ناجائز ہے کہ
کہ کوئی بالغ نہ ہے پس اگر قبل قبضہ بیع کو اجازت یا اجازت کی طرح پر بیع کو دیا یہ تصرف قبضہ نہ
ہو جائز ہے اور اگر بیع نے اپنے گھر میں مال مشتری کے جو الکیا اور مشتری نے قفل و دیگر وہیں
رہنے دیا قبضہ تمام ہوا (عالمگیری) مگر جب ایسی صورت قبضہ سے سلسلہ نقصان دہرج ہو تو کسی
حیثیت مشتری کو تصرف مالکانہ پر قادر کر دینا اور بیع کا علیحدہ ہو جانا کافی ہے مثلاً زید کا مال تھا
وزنی ایک جہاز یا گاڑی وغیرہ پر لدا ہوا عمر نے خرید کر دو سو روپے دے کر لے لیا یا وہیں رکھا مگر جب
مصلحت تجارت اور اتار کر دوسرے مقام پر لیجا یا منظور نہیں کیونکہ ایسی صورتوں میں بسا اوقات
اصل جمع میں بھی نقصان کا خوف ہو اور یہی ہو اگر نمونہ یا تحریرو وغیرہ پر مال فروخت ہو کر وہ بوجہ
مشتری غیر منتقل ہو اور مشتری کو باز بار یا مالک سے ہر بار معاہدہ کر لینا ضروری ہو تاکہ اس معاہدہ
کے ذریعہ سے وہ مال خریدار کے اجیر کے قبضہ میں آجائے اور پھر وقت تصرف پر قادر رہے۔ اب
بیع سے یہ شرط لینا کہ بار برداری جب مال لدا ہے تاکہ بیکر یا غیر و نیکیا اسکے مالک سے دوا ونگ
اگر قبل معاہدہ بیع ہو اور داخل عقد نہیں تو جائز و نہ مفسد بیع ہے مسئلہ زید سے بیکر یا ایک
ایسا مال خرید چکے کہ اگر مضرارت مکان یا مضافہ وغیرہ بالفرضت مطلوب میں اور بیکر نے بیعت
بیع زید کو قیام کر دیا اور اجازت دیدی پر زید غائب ہو گیا یا قبضہ نہیں کرتا اس صورت میں
علاوہ اس قدر وقت کہ جسکی اجازت بیکر نے دی ہو یا ایسے مال کو اگر دیکھ کر زمین عرفاً مطلوب ہے
جملہ اوقات کا اگر یہ او مضرارت بر زمین ہو جائیگا مسئلہ اگر ملک میں مال خرید اور قرار پایا کہ بیع
اس کا پورے تک پہنچا دی تو یہ شرط مضررت نہیں اسلئے کہ مقام بیع کا لحاظ کرنا شرط زایدہ سے نہیں ہے
مگر قبل از وصول کا پورہ مال مقبوضہ نہ مقصور ہو گا اب باقی رہا وزن اور شمار وغیرہ اسکے لئے
یوں کہنا جائز کہ یہ کل مال جو اس قدر ہے اتنا روپیہ کو بیچا لیں اگر کم نکلا تو بیع بعد ثبوت ذمہ دہر
اور اگر زیادہ ہے تو اسی کوئی حق نہیں المرنیخذ باقرارہ اور اس طرح یہ قول منتقل اور
استحقاق رجوع ہوا کہ نیکیا جانتک طریت بیع اسی ہیئت پر تقرر کریں اور اگر غلط ہے جہیں
وزن شرط ہے تو یہ منتقل بطور زمین ہو سکتی ہے نیز یہ سب اتنا روپیہ کو اور وزن کا ذکر نہ کرے

نصف قبضہ سے پہلے جائز نہیں لیکن کسی کے ہاتھ پہنچنے سے تصدیق کر دے عالمگیری کا وغیرہ منتقل اور شریعت میں قبل قبضہ ہو تصرف جائز ہے نیز میں یا جائز ہو مگر قبضہ سے پہلے کہ بیع اور مشتری میں ایسا ناجائز ہے کہ کہ کوئی بالغ نہ ہے پس اگر قبل قبضہ بیع کو اجازت یا اجازت کی طرح پر بیع کو دیا یہ تصرف قبضہ نہ ہو جائز ہے اور اگر بیع نے اپنے گھر میں مال مشتری کے جو الکیا اور مشتری نے قفل و دیگر وہیں رہنے دیا قبضہ تمام ہوا (عالمگیری) مگر جب ایسی صورت قبضہ سے سلسلہ نقصان دہرج ہو تو کسی حیثیت مشتری کو تصرف مالکانہ پر قادر کر دینا اور بیع کا علیحدہ ہو جانا کافی ہے مثلاً زید کا مال تھا وزنی ایک جہاز یا گاڑی وغیرہ پر لدا ہوا عمر نے خرید کر دو سو روپے دے کر لے لیا یا وہیں رکھا مگر جب مصلحت تجارت اور اتار کر دوسرے مقام پر لیجا یا منظور نہیں کیونکہ ایسی صورتوں میں بسا اوقات اصل جمع میں بھی نقصان کا خوف ہو اور یہی ہو اگر نمونہ یا تحریرو وغیرہ پر مال فروخت ہو کر وہ بوجہ مشتری غیر منتقل ہو اور مشتری کو باز بار یا مالک سے ہر بار معاہدہ کر لینا ضروری ہو تاکہ اس معاہدہ کے ذریعہ سے وہ مال خریدار کے اجیر کے قبضہ میں آجائے اور پھر وقت تصرف پر قادر رہے۔ اب بیع سے یہ شرط لینا کہ بار برداری جب مال لدا ہے تاکہ بیکر یا غیر و نیکیا اسکے مالک سے دوا ونگ اگر قبل معاہدہ بیع ہو اور داخل عقد نہیں تو جائز و نہ مفسد بیع ہے مسئلہ زید سے بیکر یا ایک ایسا مال خرید چکے کہ اگر مضرارت مکان یا مضافہ وغیرہ بالفرضت مطلوب میں اور بیکر نے بیعت بیع زید کو قیام کر دیا اور اجازت دیدی پر زید غائب ہو گیا یا قبضہ نہیں کرتا اس صورت میں علاوہ اس قدر وقت کہ جسکی اجازت بیکر نے دی ہو یا ایسے مال کو اگر دیکھ کر زمین عرفاً مطلوب ہے جملہ اوقات کا اگر یہ او مضرارت بر زمین ہو جائیگا مسئلہ اگر ملک میں مال خرید اور قرار پایا کہ بیع اس کا پورے تک پہنچا دی تو یہ شرط مضررت نہیں اسلئے کہ مقام بیع کا لحاظ کرنا شرط زایدہ سے نہیں ہے مگر قبل از وصول کا پورہ مال مقبوضہ نہ مقصور ہو گا اب باقی رہا وزن اور شمار وغیرہ اسکے لئے یوں کہنا جائز کہ یہ کل مال جو اس قدر ہے اتنا روپیہ کو بیچا لیں اگر کم نکلا تو بیع بعد ثبوت ذمہ دہر اور اگر زیادہ ہے تو اسی کوئی حق نہیں المرنیخذ باقرارہ اور اس طرح یہ قول منتقل اور استحقاق رجوع ہوا کہ نیکیا جانتک طریت بیع اسی ہیئت پر تقرر کریں اور اگر غلط ہے جہیں وزن شرط ہے تو یہ منتقل بطور زمین ہو سکتی ہے نیز یہ سب اتنا روپیہ کو اور وزن کا ذکر نہ کرے

اور دوزن کرنا لازم ہوگا ایک کڑی کی ناویا طور کا چکر ازیڈ سے بکر کے ہاتھ پچا پر بکر سے بد فحاش
ہو چنا شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جتنے بک حساب بیع متفرقات مجموع وزن ہوا وہی قیمت
بہر شتر کی نے اپنی بائع کو دی اب ناویا چکر اگر بائع کا ہے تو انجان آور کر لی کہ ہے تو کہہ
تو مخریہ اگر کر دیا بکاسے تب نہ کہ ہے اور ہر بار اولت پست کرنا ضرور نہیں کیونکہ اس میں سخت
مقتضات ہیں مگر یہ اجازت وغیرہ سب مقتدین داخل کرنے سے بیع فاسد ہوگی اور ایک دین
بہا آخر میں ہوا سب کی طرف سے کافی ہوگا اگر بوقت وزن وہ سب بخشی والی یا اولی قائم مقام ہو جو
سول در نہ بیع بل من خرید یعنی نیلام جائز ہے اور جب بولی ختم ہو بائع بیچنے نہ بیچنے کا حق
ہے کیونکہ یہ بولی بائع کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خریدار کی طرف سے ہے ہاں جبکہ بائع نے اولاً
اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ یہ چیز ایک روپے کو ہے پھر خریدار نے قبول کر لیا بیع تمام ہوئی اور بیع وکما یا
تو فیار رویت باقی ہے آج کل نیلام میں اکثر چند امر ہوتے ہیں آخر بولی پر ضرور ختم ہو جائیگا
یہاں تک کہ اگر قیمت بحسب رضای بائع ہو تو جو بحیثیت خریدار اپنے نام چتر کے مگر بیع ضرور ختم
یہ شرط لغو ہے اور جو مال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اس کی بیع صحیح نہیں ہے نیلام کرنا
اجرت ضرور لے لیا گیا نیلام ہو یا نمویہ شرط جائز ہو سکتی ہے اسلئے کہ وہ اجرت بہ اثر مرتب ہو یا نہ
اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب بھی جائز ہے کہ اگر بائع نے خود خرید لیا تو اجرت نصف و
کل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجارت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ بآں بطور وعدہ پیش
کی کا اختیار ہے اور بائع کا خود چتر الیا اور نیلام ہونا ایک ہی چیز ہے یہ کہ اگر بائع نقد روپے
تو اجرت نیلام فی صدی عہ اور بیکاریت کرے تو اجرت فی صدی عہ ہر یہ شرط تب لازم
ہے کہ بائع قبل نیلام ایک صورت اختیار کرے جیسا کہ بیع میں ہے کہ نقد میں یہ چیز کہ کو اور
میں عہ کو اور ایک امر ملے ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجہول اور معاند فاسد ہو جائے
پس اگر نیلام کرنے والی نے یہ شرط شتر کر دی ہو اور قبل نیلام کوئی امر قرار
ہو تو اجرت مجہول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اجرت بل جو اشتہار سے زائد ہو گا کہ ہو گا
بڑا نیکی عرض سے بائع کا یا کسی دوسرے شخص کا ہونا نہیں اور بیع کر وہ اس میں
کوئی چیز ہونا نہ جہین مال مصالحہ کار گیر کا ہو ورنہ قابل پابان سے یعنی آدمی اور

بنوایا کرتے ہیں جیسے جوتا۔ ٹوپی۔ وغیرہ۔ صرف مہلت دینا ہی نہ مدت تاکہ سلم نہ ہو جائے درست ہے
 بہتر امر جو کر سکتا ہے نہ نامور عذر یہ قبول ابو یوسف کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک دو نو
 مختار ہیں جب امر منصوص ہو ویکہ یہ کار گیر کو کسی اور کو ہار نہ بیچے گا اختیار نہ کیا اگر اس سے پہلے
 اختیار نہ کرے اسی اختیار کو دوسرا بنا دینا یہ اس کو ذمی لازم نہ ہونے والا ہے گو چار رویت حاصل
 ہو (ہادیہ) اور مختار ہو واضح رہے کہ اچال استنفاع بہت مروج ہے اور بہت سی چیزیں بنوائے جاتی ہیں
 کیونکہ کیا یہ چیزوں کا بناؤ ضروری امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جائیں اور نین بہ کبھی کوئی
 صفت خاص یا طرز مطلوب یا منافع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سب کا استنفاع داخل ضرورت
 و شامل تعامل پر صحیحین میں منقول ہے کہ آنحضرت نے منبر جو بنوایا جو کہ اس زمانے میں صرف
 کیا شاید کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا بقدر ضرورت و کثرت معاملات استنفاع میں یقین مدت سے یہی
 چارہ نہیں اسلام کہ اگر مدت معین نہ ہو تو وقت وصول معلوم نہ ہو سکے و مستقر خرابیاں ہوں گی اور
 اگر مدت قصیر شرط ہو تو ایسی چیزیں جو جلد بنیں یا مطلوب نہیں وقت پہنچ لے لے
 تعارف و عدم یقین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور مصنوعات کی دو قسمیں ہیں۔ جسکی لینے
 لینے سے صانع کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شو کثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے
 اوسمیں کوئی چیز نئی یا خاص طور کی نہیں بنوائی گئی اور کار گیر بدو ن فرمایش ہی اوسمیں بنایا اور
 یہی کرتا تھا اس میں مشتری کو اختیار رویت حاصل ہے جسکی واپسی سے کار گیر کا کمال نقصان
 ہو نہ خواہ باک نہیں سکتا نہ خواہ قیمت کم بلکی نہ خواہ اس قدر روپیہ اوسمیں صرف ہوا کہ
 فی الحال نہ وصول ہو تو بیچنے والی کے انتشار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان و ہرج ہوگا
 خواہ یہ بدو ن فرمایش ایسا ملے کہ نہ بنانا تھا علی ہذا القیاس ایسی شکوئیں بدو ن حجت بنوائے
 والیکو اختیار رویت و بنیاد باب استنفاع ہے اور اسی پر اقوال فقہاء دلالت کرتے ہیں کیونکہ وہ
 استنفاع میں تعامل کو شرط فرماتے ہیں اور تعامل سیطرہ جاری ہے ہاں یہ امر کہ تعامل اس
 زمانہ حاجت نہیں تب ہی کہ اسے مخالفت قیاس یا مشیت امر جدید ہو اور یہ اول چیز نہیں ہے
 جبکہ صحیح نہ نہ کیا یا ممکن نہ ہو اور اگر منو نے یہ فیصلہ ہو تو اختیار رویت ساقط ہوگا اس لیے
 معاملہ میں حجت شرعیہ کا طرک لینا لیکہ لکھ لینا ضروری ہے مگر اکثر بزرگے کارخانوں یا سرکار و زمین یہ سب

بہتر امر جو کر سکتا ہے نہ نامور عذر یہ قبول ابو یوسف کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک دو نو مختار ہیں جب امر منصوص ہو ویکہ یہ کار گیر کو کسی اور کو ہار نہ بیچے گا اختیار نہ کیا اگر اس سے پہلے اختیار نہ کرے اسی اختیار کو دوسرا بنا دینا یہ اس کو ذمی لازم نہ ہونے والا ہے گو چار رویت حاصل ہو (ہادیہ) اور مختار ہو واضح رہے کہ اچال استنفاع بہت مروج ہے اور بہت سی چیزیں بنوائے جاتی ہیں کیونکہ کیا یہ چیزوں کا بناؤ ضروری امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جائیں اور نین بہ کبھی کوئی صفت خاص یا طرز مطلوب یا منافع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سب کا استنفاع داخل ضرورت و شامل تعامل پر صحیحین میں منقول ہے کہ آنحضرت نے منبر جو بنوایا جو کہ اس زمانے میں صرف کیا شاید کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا بقدر ضرورت و کثرت معاملات استنفاع میں یقین مدت سے یہی چارہ نہیں اسلام کہ اگر مدت معین نہ ہو تو وقت وصول معلوم نہ ہو سکے و مستقر خرابیاں ہوں گی اور اگر مدت قصیر شرط ہو تو ایسی چیزیں جو جلد بنیں یا مطلوب نہیں وقت پہنچ لے لے تعارف و عدم یقین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور مصنوعات کی دو قسمیں ہیں۔ جسکی لینے لینے سے صانع کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شو کثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے اوسمیں کوئی چیز نئی یا خاص طور کی نہیں بنوائی گئی اور کار گیر بدو ن فرمایش ہی اوسمیں بنایا اور یہی کرتا تھا اس میں مشتری کو اختیار رویت حاصل ہے جسکی واپسی سے کار گیر کا کمال نقصان ہو نہ خواہ باک نہیں سکتا نہ خواہ قیمت کم بلکی نہ خواہ اس قدر روپیہ اوسمیں صرف ہوا کہ فی الحال نہ وصول ہو تو بیچنے والی کے انتشار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان و ہرج ہوگا خواہ یہ بدو ن فرمایش ایسا ملے کہ نہ بنانا تھا علی ہذا القیاس ایسی شکوئیں بدو ن حجت بنوائے والیکو اختیار رویت و بنیاد باب استنفاع ہے اور اسی پر اقوال فقہاء دلالت کرتے ہیں کیونکہ وہ استنفاع میں تعامل کو شرط فرماتے ہیں اور تعامل سیطرہ جاری ہے ہاں یہ امر کہ تعامل اس زمانہ حاجت نہیں تب ہی کہ اسے مخالفت قیاس یا مشیت امر جدید ہو اور یہ اول چیز نہیں ہے جبکہ صحیح نہ نہ کیا یا ممکن نہ ہو اور اگر منو نے یہ فیصلہ ہو تو اختیار رویت ساقط ہوگا اس لیے معاملہ میں حجت شرعیہ کا طرک لینا لیکہ لکھ لینا ضروری ہے مگر اکثر بزرگے کارخانوں یا سرکار و زمین یہ سب

کہ بعض چیزوں کی نسبت ایک معاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس قدر مال باقراط و اوصاف و قیمت معلوم
 مقامات معلوم پر موجود کیا جائے پس ملکہ اگر کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور بیع بالیج کے
 پاس یا بازار میں موجود ہو اور مقدار اور قیمت وغیرہ ممکن ہے تو بیع سلم ہو گا اگر بیع بنویا
 جاسی تو استناع ہو گا اگر حدت طویل بھی ہو سکتا ہے اگر بیع نہ معین ہے نہ بنویا گیا ہو بلکہ صرف نہی
 وغیرہ پر فیصلہ ہوا ہو تو یہ معاہدہ بیع و شراب ہے اور قنار لازم شل ازید نے لکھا ہے کہ ہم ہر منہ وقت
 تمس خرید نیکی لکھ کر بکرنے بیچنے کا وعدہ کر لیا اب اگر ضروریات بیع کی روایت اور تفصیل کر دی گئی ہو
 اور سوانع اور مفسدہ خالی ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل دو چیزیں لازم ہیں اور اگر باہم کسی عوض پر بیع
 کی گئی تو حق ساقط اور عوض عائد ہو گا پس جب منظور ہو کہ مال مرہون یا مضروب یا غیر متبرع
 یا اتیار یا غیر معین بیجا ہے تو بیع لکھی جائے کہ بیع کا معین کرنا شرط ہے مگر خرید و فروخت کے
 معاہدہ صحیح ہے اسلیئے کہ نہ انہیں کسی اصل شریعی کی ممانعت ہو نہ بی ایسی معاہدہ و لکھی کا رد و الی
 ممکن اور دلائل کے شرط معلقہ ہیں نہ درگئے ہیں اکثر ایسا ہو تا ہے کہ بہت مال مطلوب ہو اور اس کا
 ملنا بدولت یا ایک مدت دراز کو ممکن نہیں یا کیا خرید لینا یا کل قیمت دینا اور انتظام نہ کرنا
 اگر نادر و شوار سے خصوصاً سلاطین اور اہل اور بڑے بڑے تاجر و نیکو السیر معاہدہ و لکھی ہو تو ضرورت
 اس سے ہے جو لوگ ملکی انتظامات اور تجارتی وسعت اور جنگی ضرورت اور مملکت کی حاجت سے
 واقف ہیں وہ کہیں ایسے معاہدات کی قیمت میں شک نہیں کر سکتے اگر اس معاہدہ میں نقد
 کل بیع کی معین ہو بلکہ یوں قرار پائے کہ جب تک زید بیجا ہے ہم تو لی شربت انار رو دیا کر
 یا جس قدر اس تقریب میں صرف ہو اس صورت میں ہر روز بیع جدید ہو یا اگر کسی اور چیز
 بطور وعدہ دیا جاتا ہے یا نقد یا ہبہ یا عقیقہ بیع اور معاہدہ بیع میں یہ فرق ہے
 کہ بیع بعد بیع کر ملک مشتری ہو جاتا ہے قبضہ ملکہ یا نہ مشتری جب وقت اس کے ملکہ و نیکو اسکا
 بالیج موجود و زندہ ہو یا نہ اور ان حقوق میں جو بالیج کو ذمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہو
 اس بیع کو کچھ تعلق نہیں اور اس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع طلال اور معاہدہ
 میں وہ مال نہ بیع قرار دیا جائیگا نہ مشتری کو اس سے کچھ تعلق نہ اس کو مرنے کے بعد وراثت
 دے گی اور نہ در صورت قبضہ پانچ لکھ صرف جائز ہے مسئلہ زید نے ایک چیز بکری سے خریدی

اور نہ ایسی زمین دیا نہ قبضہ پایا نہ کس وقت کی طرح سے زمین کا بعض ہو گیا اور اوسے استعمال میں لایا تو یہ
نقص نہ ہو کہ حلال ہے اور اگر کوئی سو آتش کے واسطے کافی زمین اور معاہدہ بیع کی صورت میں یہ نقص نہ ہو
ہے اور اگر کوئی واسطے حاصل اگر معاہدہ کرنا والا وفای عمل نہ کرے تو صورت امکان و قدرت تکمیل کر لے
جائیگی اور صورت مجبوری خواہ مدعی انتظار کرے یا معاہدہ کرے و گذرے کسی اور قسم کا تاوان عا
منہ ہوگا اور نظیر اسکی بیع سلم ہے جبکہ سلم الی مجبور ہوا قالہ یعنی بیع تمام و صحیح ہو جانے کی بعد ایک دن نوکر
درخواست ہی پر ہوا مندرجہ بیع و مشن واپس کرنا جو مشن دیا تھا اوس سے بیشی کی نہ ہوگی مگر جبکہ
بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہو جائیگی مشن باقی ہو یا نہ مگر بیع کا بعینہ موجود ہونا ضروری ہے اگر بیع ناقص
میں ایک طرف سوال کا باقی رہنا کافی نہیں اسلیے کہ دونو طرف مال ہوگا اگر قیمت بیش و کم ہوئے
یا بیع مالک ہو یا قابل رد نہ یا تو یہ بیع جدید ہوا قالہ نہیں کلیہ جن معاملہ میں مالی معاہدہ نہ ہو جیسے
بیع اجاد و مزارعت - بیع فضولی کی اجازت - ویشی بری کرنا یا مفروضی وکیل و وقف و بیعت
تقسیم - یہ سب معاملی تعلیق و شرط فاسدہ سے فاسد ہو جاتے ہیں اور زمین معاہدہ مالی نہیں
بلکہ محض احسان ہے جیسی قرض ہے - وصیت - شرکت - مضاربت - اقالہ بشرط اور تعلیقات
فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتے (کنز) مسئلہ جب بیع بک گیا اور قبضہ میں آئے پہلے کہ زیادہ ہوا
شلا درخت میں پہل کی یا جانور کے بچ پیدا ہوئے وہ مالک خریدار پر مجاہدہ مسئلہ مالک بعد ثبوت کے
اگر بہ مرتفع ہو جائے کہ بقدر تصرفات کسی وہ باقی رہنگی اور جو منافع اوٹھائی وہ حلال ہونگی جیسے
بیع مستحق نکلا یا اقالہ کیا گیا تو جو فائدہ اس سے حاصل کیے گئے وہ سب حلال ہیں پس جبکہ زید
نے ایک گھوڑا غیر سے خریدا اور چند ہی اوپر سوار ہوا کیا پہر بکر کہ بہر کر دیا بکر کے پاس وہ گھوڑا خریدا
بعد از ان فالہ کے دعوی کیا کہ میں اصل مالک ہوں اور عمر نے فریب یا لاعلمی سے بیچا تھا اب زیادہ
وہ منافع جو حاصل کیے حلال ہیں اور وہ تصرف یعنی بہر و غیرہ جائز اور قیمت گھوڑا بکر عمر کے ذمہ
عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو دلا یا جاتا اور عمر سے قیمت
بیعتی دلائی اور اوسکی اجرت جائز ہے (در مختار) مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت لے
اوسکا طہار و خیر خواہ ہو اور دونوں اجرت لینا یا فریب سے خریدار کی طہارت ہو کر درپردہ با بیع
کی خیر خواہی کرنا منسلط اور ممنوع ہے دلال پر تقاضا ہو سکتا ہے کہ مشن یا بیع وصول کرادے

شتر سیر کر سب واپس کرے تو باج دلالی پھر سکتا ہے اور گھر خود ملے مال خالیس لے یا کوئی اور
 وجہ شتر ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتی (عقد الدریہ) رشوت خواہ محض غلام و حق تلفی کے
 لیے دیجاتی ہے یا اپنے غلامی اور حفاظت حق کے واسطی یا صرف اپنا انفع لمذون ضرر غیر مقصود ہے
 اور لینی والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا راجہ کو اس معاملہ خاص میں جو اپنے منصب و حق
 کے خلاف ملت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ مخالفت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
 پس یہ ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر ثبوت لیتا جیسے زید نے عمر و سر رشوت لے کر بکر کے دعویٰ میں بکر
 بری کر دینا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کر دینا کہ جس سے میرزا آقا کو تیری
 طرف داری لازم ہو یا میرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو کیا یقین آجائے یا ایسا عبد و یا کلام
 جبین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے مستحق کا ضرر ہے دلواد ونگا یا اپنا آقا کے حقوق و حق
 کے مطالبی اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام میں کسی مقام پر سعی کر دینا
 یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دینے والوں میں اس لیے کہ یہ محض ظلم ہے اور
 معین اور مرتکب ان کا ظالم ہے اور ان حقوق کے ادا کر دینے رشوت لینا جو اس پر اصلتا یا تینا
 الا واپس جیسے زید نے عمر و سر رشوت لی کہ تیری تنخواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
 و اجور جو میرے ذمہ ہیں یا ایسی شخص کے ذمہ ہیں جسے مجبوران امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
 اور ذیل کیا ہے دلواد ونگا اس صورت میں عمر و ظلم اور بری ہے اور زید ماخوذ و ملعون ہے اور
 اگر یہ حقوق ایسی شخص کے ذمہ ہیں جس نے زید کو اس امر خاص میں مخالفت نہیں دی ہے اور
 زید پر اوکا دلواد یا شرعاً واجب نہیں ہوا ہے تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے سب
 ایسے امور میں حق الہی جو اسکی ذمہ واجب نہیں ہے وہ کالت دلالی سفارت اجرت و حق
 پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی ضبط اور ممنوع ہونے میں
 کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کر لینے کو شش یا کسی ظلم

یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دینے والوں میں اس لیے کہ یہ محض ظلم ہے اور
 معین اور مرتکب ان کا ظالم ہے اور ان حقوق کے ادا کر دینے رشوت لینا جو اس پر اصلتا یا تینا
 الا واپس جیسے زید نے عمر و سر رشوت لی کہ تیری تنخواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
 و اجور جو میرے ذمہ ہیں یا ایسی شخص کے ذمہ ہیں جسے مجبوران امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
 اور ذیل کیا ہے دلواد ونگا اس صورت میں عمر و ظلم اور بری ہے اور زید ماخوذ و ملعون ہے اور
 اگر یہ حقوق ایسی شخص کے ذمہ ہیں جس نے زید کو اس امر خاص میں مخالفت نہیں دی ہے اور
 زید پر اوکا دلواد یا شرعاً واجب نہیں ہوا ہے تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے سب
 ایسے امور میں حق الہی جو اسکی ذمہ واجب نہیں ہے وہ کالت دلالی سفارت اجرت و حق
 پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی ضبط اور ممنوع ہونے میں
 کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کر لینے کو شش یا کسی ظلم

تقویت یا ایسی تدبیریں جس سے کوئی امر ممنوع مقصود اور مرتب ہو اگر اوس کو اس امر کے
 اطلاع نہ ہو اور نہ ظن غالب ہو کہ خواہ مخواہ نسید کا ڈب و ظالم ہے اور تدریس جو حق میں کوئی امر
 خلاف شرع نہ کیا ہو بلکہ محض وکالت یا دلائل کے طور پر عمدہ تقریروں اور عاقلانہ کوششوں
 اور مستحکم تدبیروں سرکاری کی ہو تو اس اجرت کے محال ہونے میں کچھ شبہ نہیں اگرچہ زید باعتبار تربیت
 اور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فریق یا گواہ یا وکیل کو اپنے پھر بیان کے یقین و اطمینان ثابت
 کرنے یا مخالفانہ اعتراض یا حکم سے شبہوں کی اٹھانے یا گھر سے ہو عنوان کے بناؤ کے لیے پھر
 تقریر کو الفاظ سفید اور عنوان شایستہ سے ظاہر کرنا جب تک کذب محض نہ ہو جائز ہے اس لیے کہ
 اثبات حق میں کوئی شخص ملزم نہیں ہو سکتا اور امر حق کہی بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور شکوک
 نظر آتا ہے اور اس وقت ایسی الفاظ اور عبارات درج ہو اس حق کو ثابت کر دینے میں تقریر کرنا اگر ممنوع
 ہو تو تیار وکالت اور جملہ علوم استدلالیہ لغو ہو جائیں وقت اس کی تعریف میں فقہاء مختلف
 ہیں امام صاحب کو نزدیک جو مال وقف کیا جا رہا ہو وہ وقف کر ملک سے نہیں نکلتا اور صاحبین کے
 نزدیک جناب بارتخار کے ملک میں آجاتا ہے لیکن بالفاق منافع اوس مال کا حق استیفاء وقف
 اگر کسی خاص امر کے لیے وقف کر دے تو دوسرے کام میں صرف نہیں ورنہ عموماً خیارات میں صرف نہیں اور
 وقف خاص میں جب مصارف وقف باقی نہیں تو عام فقر استحقاق ہو جائیگا اور چاہے کہ متولی وقف
 کا فاسق و غیر مستدین ہو وقف و مال کا باقی رکھنا لازم اور اوس سے امید منافع جو اصل مال کو
 ہلاک نہ کریں اور ان لوگوں کو جائز نہیں جن کے حق میں وقف کیا گیا پس وقف کو جانور و لگا دودہ اور مال
 وقف کو درخت و نخل و پھل خشک لکڑیاں پتھر بحسب وصیت وقف صرف کرنا جائز ہے بلکہ
 متولی وقف کو ایسی وقت تک بلا عذر توقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزیں خراب یا کم قیمت ہو جائیں
 یا ادکان کو خریدار نہ رہے یا وہ زمین ہے اور وہ اصل مال بہرہ بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہو پھر
 جائز ہے جو سو کے وقت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جیکہ ضرورت میں نہوں (عالمگیری)
 و حقوق الدریہ اصل مال وقف بضرورت و مصلحت بکسکتا ہے جیسو ایک باغ یا مکان وقف ہو اور
 منافع اوس کا اوس کے مرمت کو کافی ہے اور نہ بضرورت اوس کا باقی ہونا ممکن اس وقت میں ایک
 حصہ فروخت کر کے باقی کے حفظ و بقا میں صرف کرنا واپس مساجد جیکہ مسجد شکستہ ہو اور کوئی اوس کے مرمت

کا متکفل نہ ہو تو اولاً وہ چیزیں جو خارج مسجدین جیسے حجرے وغیرہ اور آخر کو بعض حصہ اور سکرادس مرت
 میں جو اس کا بقا و حفظ کو لیے ضروری ہوں صرف کسی جائین یا بیچاروں کی قیمت سے مرست کی جائے
 مسئلہ ایک شکستہ مسجد کو دوسرے شکستہ مسجد سے مرست کرنا یا ایک درست مسجد میں دوسرے شکستہ
 کی چیزیں بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسپین علماء مختلف ہیں سنا میں جناب استاد غنی نے یہ
 کہ اگر ایک شکستہ غیر آباد ہو اور اس کی حفاظت نمونے کے تو دوسری مسجد آباد میں بوقت حاجت سخت
 صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے حیلہ عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور حکماً اس کی دوسو مرتین ہیں
 اول منوع جبکہ ظاہر بیت کی نسبت ہو اور حقیقت میں حق اللہ راجع العباد کا کچھ خیال نہ کیا جاوے دوم
 مشروع جب معاملہ جائز کی سہولت یا وسعت منظور ہو یا حرام سے بچنے کا قصد کیا جاسی یا بوقت
 یا خطر اب یا ابتلا سے عام یا اور کوئی برائے نفع یا یا حرامی اور خیالی موقع کے ہوتی ہیں
 جیسے گیسوں اور جو ملا کر عقیقہ کیوں یا جو کچھ پیش و کر بخیر یا دوسرے شہرے زیر سیاحہ ہو سونا سنگا یا اور
 بعض سقوط خیار یا تقاضا البالین با بیع کے کسی معتبر کو دلیل کر دیا ہے تجدید عقد جیسے نفع بڑھ
 کا مرتب کو معاف کر دیا یا بعد بیع اٹھار دخت کو ایک دت تک بطور سہ یا اجارہ دیا پس اس طریقے
 مکان رہن بکھر رہن سے مفت رہنے کی اجازت لے لی یا نہایت مختصر کو یہ مقرر کر لیا ہے
 نے عہد ہو پیکر سے قرض لیکر ایک اشرفی قیمت عت کی دسی یا سترو تولی چاندی اور تین گنہ
 بیسی ارٹھار زرہی کو بیجا با ہم مقاصد کر لیا تو یہ معاملہ بلحاظ و رعایت اداسی رہا اور یا ثناء جب گناہ
 ہیں اور اگر کسی اتفاقیہ یا کسی سخت ضرورت میں غلامیہ حرام سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو کوئی ہرج
 نہیں مسئلہ زید نہایت بیمار ہے یا دوسرے قرض خواہوں نے تنگ کیا ہے یا معارف ضروری کے
 سخت تکلیف ہے اور کوئی صورت نہیں مگر ایک مکان رکشا ہو جسکا بیخا خواہ نہایت مضرب
 یا تمت پر رہی نہیں ملتی اور کوئی شخص بیوجہ اور غیاء نہ کر و نہیں رکشا ایسی انتظار کی حالت میں اور
 پہلے مکان رہن رکھا بعد ازاں حق سکونت ہے کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد ازاں رہن کہا
 تو عند اللہ ہوا میں محفوظ ہے سزا دیکر پاس نہر کا مال بیوجہ فاسدہ یا ربو یا رشوت وغیرہ کا جمع ہو
 پہاڑی لیکر اس مال سے ادا کر دیا پس اگر بیعت دفع اہتمام و طعن ظاہر ہے تو
 نافذ ہو گا اور اگر قرضدار تھا اور کوئی صورت ادا کی ممکن تھی یا کسی امیر میں اسکو اعانت

کرنی چاہئے اور اسی مال کے کچھ بھینج بیٹے یا کوئی کافر مسلمان جو ایسا فقیر سے توبہ کی اور ابھی
توبہ نہ کیا ہو ایسی بھینج کہ مال سے دست بردار ہو یا کسی سخت حاجت مند کی اعانت مقصود ہے
یا اس مال کی زکوٰۃ اور انعامان صدر تو نہیں بچھو رہی اس حیل کے اجازت مانگتی ہے تو اس
امر کا تو یہی ہے کہ ماہ صیام میں سفر کیا کہ روزہ نہ کھنا پڑیں ایام سرایم بدعات قضا کر لیں اور
بیشک گناہ ہو گا اور اگر ضرورت واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تفریح سفر کرے مگر نہ غیبت
نہ تو مضائقہ نہیں یہ بخوف و حجب زکوٰۃ مال تجارت میں ہو تجارت کی نیت کی یا دوا یا کسٹین
پہلے سے نیت فسخ کر ڈالیا دینا مال تھا تو قریب قریب سال ڈیڑھ لےنا کسی معتقد کو سہ کر دیا
یا کوئی مال خریدا یا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقی منعمون ہوں تو برسی ورنہ باخود ہو گا
و مگر دوا و مکر اللہ و اللہ خیر الکریم مرض الموت یعنی جس مضمین بدون صحت و انتقال کرے
پس اگر زید بیمار یا زخمی ہو کر چاہے کچھ ہی پریت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد صحت پر برسی مرن
عذر کر لیا تو یہ مرض الموت نہیں اگر مریض کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے بھی
بیع و وصیہ و رشاک اجازت پر موقوف رہی اور خیر وارث کی ہاتھ نیچے تو اس کے حکم حکم وصیت
کا ہے پس جبکہ ثلث سے زیادہ ہو خریدار اور اگر سے یا بیع فسخ کر دے مثلاً زید مریض ہو اور ایک
مکان جسکی قیمت پانسو تھی دوسو کو خریدا و سب کے ہاتھ بچکر مر گیا اور بعد تجزیہ و تکفین کل چھ سو کا مال
زید کا متروکہ ہے چاکر کی قیمت مکان جو تین سو ہے مگر نو سو ہوے اب عمر کو وہ مکان اوسے دے دو سو کو
دیا جائیگا اسلام کہ کل متروکہ زید نو سو ہے جسکی تہائی تین سو ہے اور ثلث مال تک وصیت جائز ہے
اور اگر اسی صورت میں وہ مکان ایک سو چالیس کو لے گا تو کل متروکہ نو سو ساٹھ ہے الباقی اسی ترکہ چھ سو
اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسکی تہائی تین سو چالیس عمر کو بطور وصیت چھ سو
دے جائیگی باقی چالیس اور اگر سے یا مکان پیر یا ایسی ہی اگر با بیع قرضدار ہے اور مال متروکہ
اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سی کم دیا ہو اگر باقیات قرض سے کم یا
ساوی ہو تو بالکل ادا کرے اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً
زید مریض نے ایک باج عمر کے ہاتھ بیس روپیہ کو بیجا اور قیمت اسکی چالیس تھی کمی قیمت
پیس ہو اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمی ہو گا مال متروکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

بدون پورا روپیہ اور کسی مکان نہیں مل سکتا اور اگر فاضلات قرض بائع تو تو یہ بائع قرض خواہ
 لیکھ باقی رہے پندرہ اسمن سے دس حق در شاہ اور بائع کو کم ہو گئی نقل مکان پیشین کا جو
 مان اگر کوئی قرض خواہ یا وارث نہ ہو یا در شاہ قرض خواہ معاف کر دین تو یہ کر کے نہ دنیا پر گیا و کالت کوئل
 یعنی ناکہ یا گماشتہ لازم بادوست یا غریز جو کسی معاف کا کسی کو طرفی مجاز ہو وکیل سے اور دونوں
 عاقل و بالغ و آزاد ہونا شرط ہے (ہدایہ) بعد بیع کے اگر بائع کو معلوم ہوا کہ میکل نابالغ یا مجنون
 یا غلام ہے تو مختار ہے کہ بیع قائم کرے یا فسخ کرے وکیل یا موکل کا مراد یا مجنون یا غلام یا مراد
 ہو جائے اصل معاملہ کا جس کو لیے وکیل کیا تھا تمام یا منہدم ہو جائے و بیخ و کالت کوئل اور وکیل کو
 معقول کرتا ہے اطلاع دی جاوے (عالمگیری) وکیل تین چیزوں کا پابند ہے ۱۔ حکم موکل سے شریعت
 و مصلحت سے تعارف اہل معاملہ پس جبکہ زیر سے بکرتے کہ اگر ایک فرش یا پنج روپی کا بنواری کرے
 چھ روپی کو خریدے یا پڑے بنواری یا شریعت یا فکین کا فرش بنواریاں صورت میں یہ معاملہ موکل پر
 لازم نہیں وکیل کی طرف منسوب ہوگا مگر جبکہ مخالفت میں کمالا نامہ ہو اور عورت اور مرض کو فسخ
 نحو جیسی ہی فرش چار کو خریدے تو موکل مستحق اور ذمہ دار ہے (عالمگیری) اور وکیل بطور منہم بنواریاں
 جبکہ زیر سے عمر کو ایک چاقو قیمتی دو روپیہ کے خریدنی کا وکیل کیا اور عمر دو روپیہ کو دو روپی قسم کر
 چاقو لایا اب زید مختار ہے کہ دونوں چاقو دو روپی کو لے یا واپس کرے اس لیے کہ سرفہ کو بڑا تہہ کام
 لیا مگر کیوں ایک چاقو ایک روپیہ کو لیا جسین موکل کو غرض حاصل اور ایک روپیہ واپس ہوتا
 یا خود ہدایہ) الیہ اگر ایسا ہو کہ بائع بدون دونوں چاقو خریدے علیحدہ بیع کرے اور وہ دوسرے
 مقام پر اس قیمت پر نہیں ملتا تو مختار ہے کہ موکل معاملہ وکیل پر مجبور نہ کیا جائے وکیل نہ
 دوسرے وکیل کر سکتا ہے نہ بعد میں کے معقول مگر باجائزت موکل (ہدایہ) آئی ہو شخص بائع و
 مشتری کا وکیل نہیں ہو سکتا (ہدایہ) پس وکیل کو جائز نہیں کہ اپنے وکالت سوزاتی معاملہ
 موکل سے کرے چونکہ وکالت باب امانت اور زمین سے ہے مرفوع تمت سوز چنانچہ لازم ہے
 مزا اس شخص سے معاملہ جو عرفا اس کے طرف منسوب ہو جائز نہیں جیسے ما باپ اولاد وغیرہ
 مگر صاحبین کے نزدیک بقیمیت شل جائز ہے جب وکیل اوس مال سے معاملہ کرے جو
 اوس موکل نے دیا تھا موکل کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ اپنے طرف منسوب کرے یا مکرر (ہدایہ) مثلاً

زید کے لکھ کر ایک اشرفی یا سن بہر جو غرض خرید پارچہ دیکر گرنے اپنی مال سے کپڑا خریدا یا وہ اشرفی
یا جو بی او سکے قیمت سے خرید کیا اب زید او سکے لینے لینے کا مختار ہے (ہدایہ مگر جبکہ وکیل کو ایسی
تبدیل یا قرض و اجازت دیکھی ہو وکیل تبدیل از این ہے اور جب بشرط کفایت کرے یا جب
موسل بیع طلب کرے اور وکیل دینے سے انکار کرے اگرچہ یہ انکار اس لیے ہو کہ موسل نہیں دیدے
لیکن ضامن سمجھا جائیگا (ہدایہ) یعنی مال اگر خود بھی تلف ہو تو اس میں پیرگیا جب زید سے لکھ کر ایک
سین کوٹری کے خرید کا موسل کیا لکھ کر اپنی لیے خریدنا چاہیے کفیل وکیل نہیں ہو سکتا۔ وکیل کو
خیار رویت و روعیب کا مشتری کی طرح اختیار ہے مگر جب بیع موسل کو سپرد کیا دیکھ کا اختیار
نہا وہ اختیار موسل کو حاصل ہونے کے رسول پر نہ تقاضا ہو سکتا ہے نہ وہ کسی طرح کا اختیار
رکتا ہر حرف درمیانی اور پیغام رسان (ہدایہ) مال مباح میں شرکت اور وکالت باطل ہے
یونکہ یہ امور استحقاق اور وکالت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق حادث
ہوتا ہے بخلاف اجرت لکھ کر اس کی منافع مستاجر کی طرف رجوع کرتے ہیں باب الربو اور
لینا دینا حرام قطعی ہے اسکا منکر کافر اور ترکیب سخت گنہگار و فاسق ہے قال جل شانہ و حرم
الربو وقال الذین یاکفون الربو الا یتوبوا من الذین یتوبون الا انما یقوم الذی تجیطہ الشیطان من المؤمنین
یعنی حق اللہ الربو اور میری الصدقات وقال یا ایہ الذین امنوا اتقوا اللہ وروا بقی من الربو ان
مؤمنین فان لم تقصوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل
الربو او موسلہ و شاہدینہ و کاتبہ (تیسیر الاصول) وقال لکثیرین علی الناس زمان لا یبقی الا الاکل
الربو فان لم یاکل ما بہ من بخارہ او غبارہ (ابوداؤد) سود بشرط قرانی و حدیث مع حرم
ہر ایسی ہر عقل ہر اسکو برا سمجھتے ہیں اور کسی اسکی جواز کا فتویٰ نہیں دیتی کیونکہ بیع اسلیبی
موضوع ہر کہ بائع و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کے اسباب حاصل کر سکیں اگرچہ انہیں
نفع نہ تو تا تو باہم تاجر و زمین سمجھ کر کیا صورت تو اور حاجت نہ تو تو خیر تاجر کو خرید و فروخت
کیا ضرورت تھی اس صورت میں معاملات بیع و شرائع ملک کا عدم ہو جائے تو اس حکمت
بالغہ اور تدبیر غلطی میں فرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضرور نہیں بلکہ احتمال بھی کافی
ہے کیونکہ بیع و شرائع برعاش سے ہیں اور تدبیر کا یقینی ہونا ضرور نہیں پس حاجت کا احتمال

یہی اشرفی یا سن بہر جو غرض خرید پارچہ دیکر گرنے اپنی مال سے کپڑا خریدا یا وہ اشرفی یا جو بی او سکے قیمت سے خرید کیا اب زید او سکے لینے لینے کا مختار ہے (ہدایہ مگر جبکہ وکیل کو ایسی تبدیلی یا قرض و اجازت دیکھی ہو وکیل تبدیل از این ہے اور جب بشرط کفایت کرے یا جب موسل بیع طلب کرے اور وکیل دینے سے انکار کرے اگرچہ یہ انکار اس لیے ہو کہ موسل نہیں دیدے لیکن ضامن سمجھا جائیگا (ہدایہ) یعنی مال اگر خود بھی تلف ہو تو اس میں پیرگیا جب زید سے لکھ کر ایک سین کوٹری کے خرید کا موسل کیا لکھ کر اپنی لیے خریدنا چاہیے کفیل وکیل نہیں ہو سکتا۔ وکیل کو خیار رویت و روعیب کا مشتری کی طرح اختیار ہے مگر جب بیع موسل کو سپرد کیا دیکھ کا اختیار نہا وہ اختیار موسل کو حاصل ہونے کے رسول پر نہ تقاضا ہو سکتا ہے نہ وہ کسی طرح کا اختیار رکتا ہر حرف درمیانی اور پیغام رسان (ہدایہ) مال مباح میں شرکت اور وکالت باطل ہے یونکہ یہ امور استحقاق اور وکالت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق حادث ہوتا ہے بخلاف اجرت لکھ کر اس کی منافع مستاجر کی طرف رجوع کرتے ہیں باب الربو اور لینا دینا حرام قطعی ہے اسکا منکر کافر اور ترکیب سخت گنہگار و فاسق ہے قال جل شانہ و حرم الربو وقال الذین یاکفون الربو الا یتوبوا من الذین یتوبون الا انما یقوم الذی تجیطہ الشیطان من المؤمنین یعنی حق اللہ الربو اور میری الصدقات وقال یا ایہ الذین امنوا اتقوا اللہ وروا بقی من الربو ان مؤمنین فان لم تقصوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الربو او موسلہ و شاہدینہ و کاتبہ (تیسیر الاصول) وقال لکثیرین علی الناس زمان لا یبقی الا الاکل الربو فان لم یاکل ما بہ من بخارہ او غبارہ (ابوداؤد) سود بشرط قرانی و حدیث مع حرم ہر ایسی ہر عقل ہر اسکو برا سمجھتے ہیں اور کسی اسکی جواز کا فتویٰ نہیں دیتی کیونکہ بیع اسلیبی موضوع ہر کہ بائع و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کے اسباب حاصل کر سکیں اگرچہ انہیں نفع نہ تو تا تو باہم تاجر و زمین سمجھ کر کیا صورت تو اور حاجت نہ تو تو خیر تاجر کو خرید و فروخت کیا ضرورت تھی اس صورت میں معاملات بیع و شرائع ملک کا عدم ہو جائے تو اس حکمت بالغہ اور تدبیر غلطی میں فرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضرور نہیں بلکہ احتمال بھی کافی ہے کیونکہ بیع و شرائع برعاش سے ہیں اور تدبیر کا یقینی ہونا ضرور نہیں پس حاجت کا احتمال

کو کھلا ہوا ہے کہ کسی کو قدر کی کو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع ہی مسلم ہے کیونکہ وہ مختلف
 چیزوں میں پیشی دیکھی ہو برابر ہی معلوم نہیں ہو سکتی پس ہر شخص اپنی رغبت یا حاجت کے اعتبار
 سے اپنے معاش کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ امر مسلم ہو گیا اور ربو امین دونوں شرطیں مقبول
 ہیں پس غرض بیچ کر باطل ہوئی اور عقل الیہ میں بیکار محض عقل و عقود کو کسمپوش نہیں
 پس نہ کہ ملکی حالت رہو اگر دوسری چیزیں ہیں اتحاد و قریب اتحاد و نفس یعنی ذات اس اعتبار سے
 کل مالوں کی چار قسمیں ہیں ۱۔ متحدہ القدر و الجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آسن بمقابلہ آسن
 ۲۔ متحدہ القدر و منفصل جیسے چاندی سونا آسن مس - سرخی جو نا - متحدہ الجنس فقط بصورت
 تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ دونوں ایک ہی قسم اور قیمت کی ہوں ۳۔ مختلف
 الجنس و القدر جیسے زعفران کیسوں یا لوبہ اور انیسٹ وغیرہ پس شکل اول میں فضل و نسا و لوبہ
 حرام میں اسلیو کہ جو زیادتی ہے سو من ہو وہ رہو ہے اور نقایہ میں تو زیادتی حقیقتہً موجود ہے
 اور قرض میں نکما زیادتی ہے اسلیو کہ نقایہ کو قرض پر تصویق ہے دیکھو تاجر جو شہر قرض الکر و
 کو بیچتے ہیں نقد میں (۱) اس کو پنجوشی دیتی ہیں اور شکل دوم و سوم میں فضل حلال ہے کیونکہ
 بدون قدر و جنس کے کمی بیشی معلوم نہیں ہو سکتی اور نسا حرام ہے اسلیو کہ تقدیریت ہو شہ
 زیادتی کا قرض پر ثابت ہو اور باب ربو امین شہ بمنزکہ حقیقت ہر جگہ ان فضل کر کہ اس کا شہ نقد
 سے ضمیمہ ہو کر سا قطب ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی یا سیکے نہ ہو
 مقصور ہو لہذا ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حد اور شہبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و متعین ہے شکل چہارم
 میں فضل و نسا دونوں طال میں اور احکام ربو ایسی مالوں سے متعلق ہی ہیں کلیات اتحاد
 جنس ایک ہر کم کی چیزیں مراد ہیں جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانوروں کے گوشت
 کھالیں مختلف درختوں کے پھل پھول - لکڑیاں - مختلف جہیزات جیسی لباس - یا قوت - زرد و سبز
 یا لوبہ - تانبہ پیتل - رانگا - گاڑا - تنزیب - مین - سکے - گلاب - ن - اطلس - یا مختلف کتابیں - بستان
 بوستان - مینان - شہب - مختلف عطر - اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہیں مگر وہ چیزیں جو غلہ
 ستار بڑی کی زونہی اس حکم میں آتا ہیں بلکہ ان کا قرض شایہ پادوسرے وجہ سے منع ہے
 جس کا ذکر بیچ مقالہ میں کیا گیا اعتبار و فائدہ واضح رہے کہ ہم جنس اشیاء میں جو فرق اور

تبدیل و منت کا اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمیں ہیں یعنی اگر فریو سے غرض مقامات
یا فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف ذائقہ یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہیں انہیں و منت کے
اعتبار سے باہم بشی و کمی منوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید ہار و یا سوار
سے کسی لینزدہ و منت جو ہارت نہ نہت خاص سے پیدا ہوئی ہوں پس اگر کوئی اصل و مادہ
یعنی باقی رہے اور کوئی شے سوای صنعت کا ایسی زیادہ نہ ہو جسکی ملائمت کو بڑا اثر پیدا ہو
جیسے سویت اور کپڑا ریشم اور اٹلس یا کٹری اور لوہہ اور تانبا اور چمچہ وغیرہ کے اشیاء یا تیل اور
کئی پر سبب ہم جنس ہیں اسلیک کہ اصل و مادہ یعنی موجود ہر اور سو کا صنعت کو کچھ زیادتی نہیں ہر
اور اگر اصل و مادی پر کوئی شے زیادہ کو گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روکی اور سویت اور کپڑا
یا برس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب بھی انکوں اور انکی شربت اور مربہ وغیرہ یہ سب غیر
جنس ہیں اسلیک کہ انکی اصل یعنی باہر نہیں رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز میں مل جا
تو بھی اوسکا اعتبار ہوگا اسلیک کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و معتبر ہوتا ہے
اصالت انکی یعنی مشیت کسی حال میں باطل نہیں ہو سکتی بخلاف اور اشیاء کے کہ وہ حالت کثیر یا
میں دوسرے حکم پر آتی ہیں پس جائز نہیں کہ کوئی اور کسری چاندی یا سونکی باہم بیچ و خرید
بیشی و کمی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور میل و حصہ دوم قدر اس میں اتحاد شرط ہے یعنی
جو دو چیز ایک جانی یا بانٹہ سی تولی جائیں باہم شہد القدر میں پس چاندی سونا لوہے تانبا
کا ہم قدر نہیں ایسی ہر کیل کوئی میں اتحاد نہیں ہر واضح رہے کہ ہر شے میں ایک ادنی مقدار
ہوتی ہے جسکا معاملہ حقین لحاظ و حساب ہوتا ہے او اس سے کم کا حساب نہیں ہوتا اور
اوس ادنی مقدار کا اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس ہوسا کٹری کانپ کو کلا وغیرہ ہوں
میں اور ہر قسم کے اناج جو تولد جاتی ہیں ہوزن ہیں ہر قسم کہ شہد انیان ہو غن زر و شہد
بالائی ہوزن ہیں لوہا تانبا سیما پتیل رانگا وغیرہ ہوزن ہیں چاندی سونا ہوں
ہے ہر وزن جو شے ہوزن ہے عطر مشک بخبرند عفران وغیرہ ہوزن ہے الماس
یا قوت ایک میزان ہے الیسی ہی کیا چیزیں بھی مختلف و متی ہیں اور صرف میزان کا شہد ہوتا
کافی نہیں اسلیک کہ بعض انکی بالکل میزانیں شکک مضہیں جیسے لوہا چاندی اور بعض انکی

ایک ہی قرض و اور بانٹو سے ملتی ہیں مگر ادنی مقدار بلو ظمین اختلاط ہر مثلاً جو ادنی مقدار کو تریابی
 میں ملو و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی میں غیر محسوب ہر اور جو شیرینی میں محسوب ہے وہ غلو میں
 غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس میں ملو و ہر چاندی سوئین نہیں ایسی غلط و مشک میں جو مقدار
 معتبر ہے روغن خوشبو میں نہیں ہے و کیو غلط و غیرہ کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے اور اشیائے ایک
 مقدار مستقل ہو جاتی ہے کسی چاندی سوئین ایسا نہیں ہوتا اور جو قدر چاندی سونا اشیائے
 کسوٹی یا گلابین ضائع ہوتا ہے الماس میں ایسا نہیں ہے مگر تمیز و فرق ایسا شیا کا ہر
 غور اور کمال تفقہ سے متفق ہر سوم کہ مقدار شرع نہیں کیونکہ گز سے طول و عرض متعین ہوتا
 مساوات ذاتی حاصل نہیں ہوتی چنانچہ جب عود اور بری چیزوں کا ہر مبادلہ منظور ہو تو وہ محض
 جو حدیث سے مخصوص ہے ہر اشعیا کے گندم سے بدلیں گندم کو بیش و کم کچھ بری بلی میں ہوتی
 ہو و منظور بیش و کم کا طور یہ سب گندم کو تو لاگو اور تاثر اتقع بہرہ ہو و عیوب و دوسرے کو حو نہیں
 ہو و محسوب دیم و زمین جو عیش زیادہ ہو و بیج حسب طور سے ارادہ ہو و ایسی ہا و زمین جب بدل
 ہو و اور تخمینہ بر معاملہ ہوتا نہ تلجی سے تری اگر طعام و ایسی بیع و شرا میں تجہر حرام مسئلہ عالمگیر
 ملک چیر کہ دو تیل یا ایک خوشبو و دوسرا بی خوشبو کا ہر ہر نہ کین سلی کہ خوشبو ہر ایک میں زیادتی اگر احوال
 مباح یعنی جنکا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ہاشیا کا ہے انہیں بعض وہ ہیں
 جنکا دوام اور بقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل و ریاست و سبیل و سبیل و سبیل
 اور قبض نہیں اور بعض نہیں قبضہ و ملک مقصود ہر جیسے سبیل یا دریا کا پانی شکار گاس و غیرہ
 انہیں سے تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف و صوا و ثمال یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا شکار کر لیا یا گاس کو ولی اب و دیگر
 معافیت و مراحت کا حق نہیں ہے یہاں آدمی مستحق اور قبا بعض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر و غیرہ کہ

یہاں آدمی مستحق اور قبا بعض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر و غیرہ کہ

یہاں آدمی مستحق اور قبا بعض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر و غیرہ کہ

عمرس یا سراج میں لٹائی جاتے ہیں نقد قبض سے ملک میں آجاتے ہیں اور عالمگیری اگر حسب و شو
کے ان خاص غرض کے لیے صباح کی گئی ہو تو اوسے کام میں صرف ہوگی جیسی طعام دعوت کا جماعت
خاص کے کسانیکہ لیے صباح کیا جاتا ہے پس جائز نہیں ہے کہ طعام دعوت میں دوسرے کو خود شریک کرے
یا چاہے اس پر واجب ہے یا نہیں مگر باجائز مالک (عالمگیری) یا کسی سائل یا خادم کو یا اوسکو جو اوس میں
خون پر شریک ہو دی اور یہ بھی اختیار نہیں کہ دوسرے شخص کے سامنی سے کھانا اوٹھا کر حصہ لینے
یوں (تخفج البرکات) کہ زندہ وہ خاص اوس کے لیے ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگر کسی
کوئی شریک جماعت کو سبکی اور حصہ نہ لے تو امام صاحب کو نزدیک یہ ہے جائز نہیں (شرح وقایہ
اور اگر صباح کی جیسا کہ دعوت میں ہو تا ہے تو اوسکا استعمال سکھو جائز ہے بدون قبض و ملک کے
مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلاً کسی تنگ راہ میں ایک طرف سے چکر اور دوسری طرف سے
لوٹا آتا ہے اب چکر کے پیر نہیں تکلف ہر سوار پر لگایا ایک گاڑی وسط راہ میں جاتی ہے جس
پر بھی سکرے اگر کوئی نہ ٹکرائے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہیں ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف
کر دی جائے اگر کوئی دوسرا چکر کو مضر نہ ہو سزا ضرر عام ہے سو استعارت فائدہ نہ لے سکے ایسے کے
انتفاع یا کام کا حق نہیں ہے جس سے عموماً صفت ہو جیسی راہ میں کوئی بدبو یا نجاست پہنکنا
یا زندی یا سوزی جانور چوڑا یا ایسا بیہودہ غل کرنا جو موجب ہرج و مرج و تکلیف ہو یا تالاب میں
ایسی کوئی چیز ڈالنا جس سے سب بچلیاں مر جائیں یا پانی بدبو بدفرہ ہو جائے یا جنگل کو لگا س
شک ہو جائے یا ہفت دعوتین اسطرح کھانا جس سے خواہ مخواہ دوسرے کو تنفر ہو اور طبیعت مالش
کے واسطی عام متنع ہیں اور صباح اسوال کا بیچنا اور جاری پر دنیا قبل ملک جائز نہیں مگر جبکہ
اسے ظالم نے قبضہ کر لیا اور بیچا تو اسی خریدنا پر بیچنا روا ہے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
خاص سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اوسکا صحیح ہوگا جیسی پل تالاب تھر شرک چرگاہ
وغیرہ اب حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہوا مسئلہ کہ اس پر زمین میں بکریا اوسے محفوظ
رکھے تو حلوک اور قابل بیع ہو جائیگی (جملہ مسئلہ) وحشی جانور کسی مکان میں رہیں یا بچہ
میں تو صاحب مکان مالک نہ ہوگا بلکہ جو بچہ لڑوہ مالک ہے یا ان کی کو بیع حق نہیں کہ ان کو شکار کے
بے اوسکو اگر زمین کسی قسم کی بدخلت کرے اور اگر یہ مکان اسی غرض سے تیار کیا جاتا

عمرس کا کارنا

جیسے کہ ترقی چھتری تو سکا مالک ہو جائیگا (کہ لفظ ترقی) اسکا زور مال جو زمین یا دریا یا پانی
 سے نکلتا ہے اگر یہ خلق ہے جیسے جو لہر - سونے - لوہا - سیسہ - چاندی - صفا - وغیرہ اسی معنی
 کہ زمین اور اگر وضعی ہے یعنی کسینہ و زمین کی یا ہر تو کسینہ اور کسینہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ اسلامی جیسے
 کوئی علامت اسلامیہ ہو جیسے کسی مسلمان بادشاہ کا سکویا یا منصفیہ اہل اسلام سے کسینہ کسینہ جیسے
 کوئی نشان کسینہ کی ہو ۲۔ مستحب یعنی کوئی ایسی علامت ہو جس سے تمیز و تفصیل ہو سکے اور یہ
 بعض کسینہ ترقی کسینہ اسلام کی حکم میں ہے اور بعض کے نزدیک کسینہ کسینہ کے حکم میں ہے اور وہ مقام
 جہان کسینہ یا معدن کا چار قسم کے ہوں گے ۱۔ مباح جیسے پھاڑ جنگل ویرانہ و عشری و خارجی یعنی
 وہ زمین جیسے حقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہوئے ملک کسیت یا باغ وغیرہ سے محفوظ
 جیسے گہرا اور احاطہ وغیرہ مباح و عشری و خارجی میں معدن ہو یا کسینہ کسینہ یا نیو الکیا حق ہے اور
 خمس حق بیت المال ہے اور ملک و محفوظ میں معدن مالک کا ہر اور خمس واجب نہیں
 ہاں ایک روایت میں ارض ملک میں ہی خمس ہے اور کسینہ کسینہ موسیٰ علیہ السلام اول فتح میں
 سلطان نے مالک بنایا ہوا او سکے ورثہ میں ورثہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلے کوئی مالک
 معروف نہ ہو لیا اور وہ موجود یا مسلمان نہ ہو تو وہ حقان قابض لے ورثہ حق بیت المال ہے اور کسینہ
 اسلام ہر حال میں لفظ ہے یعنی وہ پڑا ہوا مال جسے پانی والا ایک وقت تک مشہور کر کے اگر غنی ہو تو
 صدق کر دی اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو
 اوسے اختیار ہو گا کہ مال لے یا ثواب خمس اونہیں چیزیں ہے جو بیکل سکتی ہیں جیسے چاندی و سونے
 کو ہاستان یا وغیرہ اور کسی میں نہیں اور ہر ہاستان اگر باذن امام زمین کی دوسرے اور کہ پائے تو

مسلمان مالک کے لئے واجب ہے کہ اگر وہ مالک ہو تو وہ خمس لے لے
 اگر وہ مالک نہ ہو تو وہ خمس لے لے
 اگر وہ مالک نہ ہو تو وہ خمس لے لے
 اگر وہ مالک نہ ہو تو وہ خمس لے لے

مسلمان مالک کے لئے واجب ہے کہ اگر وہ مالک ہو تو وہ خمس لے لے
 اگر وہ مالک نہ ہو تو وہ خمس لے لے
 اگر وہ مالک نہ ہو تو وہ خمس لے لے
 اگر وہ مالک نہ ہو تو وہ خمس لے لے

سب شرط ملک ہوگا ورنہ نہ (مالگیری) مسموم حقوق محض یعنی جو کسی فعل یا فعل کے معین معاصر
 بین واجب ہوں یا ہوں ملک محض شرع یا موعید یا عرف یا ضابطہ جاریہ یا قریب یا قرابت وغیرہ
 پر مبنی ہوں پس یہ حقوق خواہ مالی ہوں جسیر ہوں میراث وغیرہ خواہ غیر مالی جیسی اجرت کرنے اور
 خطبہ طہنہ اور اذان (یہ) کا حق یہ سب اس قسم کے ہیں کہ محض دفع ضرر جیسی حق شفعہ کے غیر
 مستقل جیسی انشعاب سے مستقل بغیر جیسی وظائف - امامت سے متعلق بلکہ غیر جیسی حق غلو
 حق مرور وغیرہ فارغ جیسی حق تصنیف سے غیر موجود وغیر ملک جیسی موعید قبل از وقت
 غیر ملک جیسی اموال غنیمت جو دارالاسلام میں نہ لائی گئے ہوں پس ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱

عوض ہو یا اصل پر اسلیو کہ ان سب کا دارن سب اور قربت پر اور وہ غیر منتقل بان عقد قطع جائز ہے
 اور معاوضہ لازم اور جب مال معین دوسری ثابت ہو جائے تو اس مال کا منتقل کر دینا بوجہ معاوضہ
 جائز ہے بلکہ وظائف سلطانی مثلا اور تخت و این جو بلا حدیث رعایا مال کرتی میں سے حق لمانتہ ملاحق
 خطبہ خوانی ملاحق سوزنی ملاحق کھانہ خوانی وغیرہ کا انتقال اور معاوضہ بھی بشرط رضا مسلمان
 و معتدیان وغیرہ جائز ہے جیسا کہ تصریح کی اسکی شامی نے مسئلہ نزول وظائف میں اسناد حسنہ
 اور دلائل مرجع سے حق تعینت یہ مسئلہ دنیا اور کثیر الشیوع پر اور قول سلفت اسیمین بابائین جانا
 مگر میرے نزدیک اسکا معاوضہ و انتقال صحیح ہے اور یہ شبہ کہ جب مصنف نے کتاب جمع یا یہ
 کی تو مالک کو ہر قسم کے تصرف کا اختیار پر مرتفع ہو بدین طور کہ مشتری کو اصل کتاب اور اسکی کاپی
 پڑھانے کیلئے پچھری کاپی اختیار پر اور جہاں اور آخر ہے کتاب کی منافع بدل نقل منتفی ہو گئی اور قابل
 عوض ہونا اسلیو ہے کہ جب حکومت منع مسلم ہے پس اجازت دنیا اس حتمی انتقال ہے
 اور نقل مستلزم پر عوض کو پس جب زید نے عمر کو مصنف سے کہا کہ اگر تم سو اے جاسے تمام عالم
 کو اس کتاب کی کاپی چاہو تو میں منع کر دو تو ہم اسقدر مال دنیا کو اب یہ اجازت عمر کی مخصوص زید نسبت
 اور مخالفت اسکی تمام عالم کو نسبت کیا ایسا فعل نہیں ہے جو معنی معاوضہ سمجھا جائے اور یہ شبہ کہ
 اس اجازت سے زید کو حق منع و اجازت کہا نہیں پیدا ہوا صحیح نہیں اسلیو کہ جب عمر نے زید کو
 اجازت اور اختیار نام دیا تو زید اپنی حق کو محافظت پر مختار ہے اور اسلیو طرح اوسے اپنی حق کو
 چھوڑ دینا بعض یا کل میں اختیار ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت اور ضرورت اسکی مخصوص اختیاری
 علوم کیو امیر اشہد اور تعامل اسکا شائع اسلیو کہ ہر مصنف یا کسی امر کے موجب کو دو وقتیں پیش
 آتی ہیں سہ اگر نہ چھوڑے اور شائع نہ کرے تو بالکل محنت ضائع ہو اور خلق کو نفع نہ مل سکے
 بخلاف سلف کے کفایت نقل و کتابت کی رکتہ تھی سہ اگر چھپو اگر اور غیر مقبول ہوئی تو نقصان
 ظاہر ہے اور مقبول ہوئی تو دوسرے تاجر فوراً چھاپ لیں اور وقت کار جانی بین کر معارف
 طبع اول طبع آخر سر میں زیادہ ہو اگر تین ہیں پس اس جہاں یک نقصان ہوگا اور منافع اسکی
 ایجاد و اختراع فنون و صنائع میں ہرگز اسدرجہ کہ نہیں جنکو حکمت شرع سے سرسری نظر سے دیکھو
 اور اگر کوئی شبہ عدم جواز پیدا ہو سکی تو دلیل جو انکی حاجت اور انتفاع خلق اور نظر میں

لا
 کفر
 ایضاً
 از
 اسکا
 اسکا
 باند
 دین
 جاسے
 مالک
 علم
 سبقت
 اس
 دین
 اسکا
 اسکا
 اسکا

اور نظم و نسق ملک و ملت میں متعلق ہے دسویں حکم کو بھی نہ پہنچ سکیگی یہ انعامات و احسانات کو
 دعویٰ یہ نہیں کہ قبل و بعد موجود اور نہ قبل قبضہ محلوک ہیں پس ان کا پورا کرنا تحسن اور دینا لازم ہے
 نہ نقصان اور جب خود دھندل کر کوئی شے زمین تو انتقال و عوض کیسا اس طرح مثال غنیمت جو دارالاسلام
 میں نہیں آیا حکم عدم میں ہے اور جب دارالاسلام میں لایا گیا تو قبل تقسیم محلوک نہیں تھا حق ۱۹
 حق تسلیم اس حق شریعتی کے تحت غلو و اسحق خدمت و ملازمی کے حقوق زمینداری انکی بیع جائز نہیں
 اس لیے کہ اگر صرف حق حاصل ہو اور ملک دوسرے شخص کی ہے تو حق مجبور غیر محلوک ہو جس کا عوض نہیں
 (شامی) اور اگر ملک بھی ہے تو یہ منافع بھی اجارہ میں محسوب ہو گا وہاں بقایہ بیع جائز ہو گا جیسے
 معمول لیا اب اس راہ یا لانا پر جو غیر محلوک ہیں اور اس گھر کے رہنے والا اور دوسرے چلے پھر یا پانی
 او سیطر بننا یا تھاپا بان سہ یا پانی لیتے پھر اس شے کو بھی یہی حقوق حاصل ہو گا یا لکھ بچا اور اوپر کچھ بنا
 ہوا جو تواب اوپر کا استثناء حق علیہ جائز ہے اور اگر اوپر کچھ نہیں تو نہ استثناء جائز ہے نہ بیع و نہ عینہ عدم جواز
 یہ طلب نہیں کہ یہ معاوضات حرام ہیں بلکہ اگر باہم ایسی معاوضات قرار پا جائیں تو معاوضہ حلال اور
 قضاء و غیر لازم ہو گا اس لیے کہ محض وعدہ ہر تحقیق ان مسائل میں یہ ہے کہ جو فقہانے حقوق مجبورہ کو معاوضہ
 ناجائز قرار دیا ہے اس سے وہ حقوق مراد ہیں جو مجرہ میں ملک سے اور ان کے احکام کی تفصیل مذکور
 ہوئے مگر یہ مسائل متعلی التبادل اور مختلف فیہ ہیں اور ارفی و اولیٰ یہ ہے جو عاجز نے منصف کیا اس لیے
 کہ عرف و حاجت و مطابقت اصول اس میں زیادہ ہے و اللہ اعلم صلح میں وجہ بیع ہر اس لیے کہ بعد
 انعقاد صلح دعویٰ ساقط اور عوض لازم ہو جاتا ہے اور عوض اگر مستحق علیہ تو بقدر استحقاق دینے
 والو کے ذمہ عائد ہو گا مثلاً زید نے صلح میں دو مکان دیے ایک مستحق نکلا اس کو قیمت اوکریے اور
 بدل میں روعیب اور قصین اور تسلیم کے قدرت شرط ہے اور یہ کہ اموال ممنوعہ محرمہ سے نہ ہو مگر مبدل
 منہ میں کوئی شرط نہیں اس لیے کہ وہ ساقط کیا جاتا ہے اور جب حقوق کم مقدار یا ثبوت میں اختلاف ہو تو
 جس قدر کم یا زیادہ دیا جائے عقود احسان ہے مگر سیکو واپسی کا حق نہیں اس لیے کہ دعویٰ گویا انفاق کم
 کرتا ہے اور مدعا علیہ مال خرچ کر کے ذمہ پاک کرتا ہے اس صورت میں واپسی کیونکر ہو سکتی ہے مسئلہ
 حق مالی جس قسم کا ہو اسی قسم کا عوض لینا چاہیے تاکہ شبہ نہ ہو اس سے بچ کر مثلاً زید و عمر نے ایک کشت
 کی ہون کا بویا اور صرف زید نے اس کو لکھا اب ایک مقدار غلو پر صلح ہوئی تو کیوں نقد ہون یا نقد

غنی جائیں اور دوسرا قسم کا غلہ نقد دنیا جائز ہے ہاں اگر یہ کہا گیا کہ اس قدر لینے کی جتنی جابجائی
 ہو ضرور ساقط ہو تو سنا لے نہیں حق تعلیم تو شاد و شاد و اللہ کی کھیلے صاحب زمین ہونا چاہیے اور
 الا وہاں پہلے کہ ان کے حقوق سے بین جو ان کے اپنے بطن بندہ کے لئے سبب کیڑی مسئلہ اگر
 استاد یا باپ نے کہا کہ میں نے تعلیم پانچ دست یا تو میں ہواں کر دی تو ہی ایسے غلوں جو یہ تحقیق تک
 پہنچ جائیں گے نگار ہو گا اور اگر صرف ترک خدمت کرے تو سعادت ہو جو وہم رہے گا فقر فاقہ جائزہ
 یعنی وہ چیزیں جنہیں مالک کا اذن شرعاً نہیں اس کی تین قسمیں ہیں ۱۔ وہ امتناع جو نہ مقبوض ہیں
 نہ مملوک جیسے چراغ کی روشنی غلط و غیر کی لوگ کی گرمی کسی چیز کا ٹاشا کسی آواز کا شناسا نہ وہ
 جو باوجود مملوک و مقبوض ہونے کے حکم انسانیّت و معروف امتناع سے مستثنیٰ ہیں جیسے پانی آگ سردی و مردہ
 ضروری استعمال کی چیزیں نہ ان کا سوال عار و ممنوع ہر انکار جو مستندہ اشیاء سے منسلک ہو جائے اعتبار
 اتحاد و حرمت و رابطہ و قرابت کہ بدون اجازت باہم مستعمل ہو اگر تھیں اس میں اشیاء نفیس جیسے
 کا اعتبار نہیں بلکہ اس امر کا ظن غالب ہونا چاہیے کہ باعتبار مراعات و مالت کو مالک برضا و رغبت یا
 کر لیا یا نہیں یا مالک نے عموماً اجازت دیدی ہر غرض کہ بقدر ظن رضاد اجازت استعمال جائز ہوگا اگر
 قسم میں نہ مالک ہر حق منع اور دوسری قسم میں باوجود ملک منع مگر چاہیے و مینون الماعون آدھ
 تیسری قسم میں اجازت عادی کا اعتبار ہے اور سمولت اور عرف کو لحاظ سے غلہ ظن قائم مقام اجازت
 کے کیا گیا فریب و دامور جو اہل معاملہ کے اوس امید اور خیال کہ سنائی ہوں جو ان کو کسی قسم سے یا
 سے حاصل ہو مثلاً شہد آٹھ آنے سیر قرار پایا اور خریدار نے کہا کہ اس میں میل ہے باج نے دو لکھ
 نکالا اور کہا اگر عمدہ منظور ہو تو روپے سیر لیجی اس تقریر سے ضرر نہ اٹھیں ہو نہ کیا خیال ہو گا یا تازی
 شامی اور پڑکی اور باسی تلی کر دی جس سے کل تنہائی تازی نظر آتی ہے یہ سب امور داخل
 فریب ہیں مگر جبکہ بوجہ رزائی قیمت یا کمال رواج و شہرت یا ضرورت صحت یا تجارت وغیرہ
 کسی قسم کا میل یا عیب کیا جائی اور بوقت استفسار خلاف بیانی نہ آوے نہ خود یہ کہے کہ اس میں کچھ
 نقصان نہیں اور نہ یہ کہے کہ میں اس کی خرابی سے خبردار نہیں تو باعتبار عرف اور شہرت کو فریب نہ ہوگا
 مشتری مطلع ہو یا نہ ہو جبکہ گونا گویں رشیم بضرورت ہوتا ہو یا جو کوئی رشیمین یا ان کا خرید و
 یا کیسوں یا بڑے کیسوں کی خرید و بیع یا بڑے کیسوں کی خرید و بیع یا بڑے کیسوں کی خرید و بیع

اور بیشی تم خلاف اولاد ہو اور اگر یوں کہنا کہ یہ چیز اس قدر قیمت پر پہنچی تو بصورت اس کی مشتری
 محض اور بقدر بیشی بائع کو اختیار نہیں اور قیمت بیش و کم نہ ہوگی کیونکہ میان و صفت یعنی مقدار
 مقصود و نہیں پس اس کی وجہ سے شمن بیش و کم نہ ہوگا بصیرت یک غلام عجا اور کیا یہ کاتب ہر باب
 اگر وہ کاتب نہیں تو خریدار واپسی کا حق رکھتا ہے اور اگر کاتب ہی ہے اور شاہد ہو تو بائع کا حق نہ پاتا
 نہ ہوگا ایسی بانٹ اور پیانہ ہو جو وہوں اور مقدار معلوم نہ ہو اور بیع فی الفور دیا جائے
 تو جائز ہے جس ایک آنی کے جو اس بیع کے برابر یا کم پوری بہر بیع کیونکہ گو مقدار معلوم نہیں
 مگر بیع اشارہ سے صحیح ہو گیا بخلاف مسلم کہ اگر اس میں بیع قرض ہوتا ہے پس اگر یہ بیع یا
 درن ضائع یا ناقص ہو تو ان ذریعہ بیع کا غیر ممکن ہو گا جامع صغیر یا قاضی یا سلطان کو بیع
 کرنا حق نہیں ہے مگر جبکہ ضرر عام اور غبن فاحش ہو تو اور قاضی مسلم کو تو کفر حقوق کی مخالفت ہو
 عا جب ہو جائے بشورہ نرخ مقرر کر نہیں کہ مسائل نہیں بلکہ اجرت و زین وکیل شہادت بیع
 وغیرہ و در بائع ہر دو روپے کا گنا پر گنا اور خریدی نامہ وغیرہ بذمہ مشتری ہر دو روپے جو شوہر پس خود
 اس کا بیعنا منع ہے دویم جنس مال جب کہ گندم بعوض گندم یا جو بمقابلہ جو اس طرح نہ بیع
 جائیں جس سے اولیٰ مساوات کا یقین ہو سکے جیسے اشارہ تخمیناً وغیرہ کے بائع و مشتری کو طرز
 ملک یا شخص وکیل نہیں ہو سکتا مگر کفاح میں جائز ہے پس ولی یا وصی یا وکیل اپنے لیے اپنی تو سدا اور
 ولایت سے مال بائع یا موکل کا مال نہ خرید سکتا ہے نہ اپنا مال اس کے ہاتھ بیچ سکتا ہے مگر صغیر کے
 باپ کو یہ سب اختیارات حاصل ہیں (دراہ کتاب الرہن) مسئلہ زید کو کہنے ایک مکان
 خرید کیا وکیل کیا اور عرو نے ایک مکان بیچ کر وکیل کیا اس زید کو مکان کیے کے لیے نہیں سکتا
 چٹھی ڈالنا شمار ہے اور بیع اس کے ذریعے سے باطل ہے ضرور ہے کہ بائع مال کا مالک یا وکیل
 ہو ورنہ بیع موقوف رہے گا جو مال ہو جو خیر عیب یا خیار رویت یا خیار پسند کی ذوالیس کیا جائے
 اس کو بار بار یا ایک مصارف مشتری کے ذمہ ہوگا (عالمگیری) مگر جبکہ بائع نے خیار کر لیا ہو اور
 جب تک مال بائع یا اس کو گماشتے کو نہ ملے تو مشتری ذمہ دار ہے اور جس چیز کے لیے یا خریدی
 ضرور ہے وہ اسی مقام پر پہنچی جاوے جان خریدی ہو (دشامی) یا جس مقام کا اقرار کیا گیا
 الامام محمد کے نزدیک ناشر ہے چرچہ عام کے بیع جائز ہے نہ اولیٰ مالک کر لیا ہے پر ضمان (عالمگیری)

مال جانور یا زمین کی اور اوس میں سے ایسی چیز نکالو جو اوس میں ہوتی ہے جسے معدن زمین سے یا
کچھ جانور سے یہ ملک مشتری کی ہے اور اگر ایسی چیز نہیں بلکہ باہر سے آگے ہے جیسے دھنہ زمین سے
یا مرغ کو پیت ہو تو وہ مال بائع کا ہو مگر مچھلی کے بیٹھ میں موتی اور موتی پسی میں نظر
تو بیع مال مشتری کا ہے کفایہ ہلا کسی حرفی یا ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے یا وہ کسی مسلمان
غلام یا کثیر مالک ہو تو اوس میں بیچنے پر مجبور کرنا چاہیے اس لیے صحت پاک کرنا بیچ پر ہی جبر کرنا چاہیے
(عالمگیری) ہلا شہد کی کسی ریشم کا لٹرا ہر مینڈک (خراتہ المفقین) وحشی مرد و عورت مسلمان ہو کر
یا بے سکما کی ہو کر بلی (قاصد خان) باغی - باغی و انت حرام جانور و بلی بڑی کمال وغیرہ وحشی
(شامی) گوہر (جاسع صغیر) پانس (حاشیہ) جامع صغیر کا بیچ اور فرق طور پر جائز ہے اور عالمگیری
میں انہیں قول تو نہ فرماتے ہیں بلکہ حرام گوشت جانور اور حشرات الارض میں حرام کیا گیا ہے جن
رج نے مطلقاً جائز فرمایا اور فقہ ابواللیث نے یہ تصریح کی کہ اگر اوس سے دو مقصود ہے تو جائز
ہے (شامی) اور یہ قول بدین طور روکے گئے کہ حرام سے انتفاع جائز نہیں (در مختار) میں کتنا
ہوں کہ جب بیع سمیات و مفطرات و فیل وغیرہ بلا کر بہت جائز ہو اور سکما کی تہی کا بھی ہوا ہے
اور بوقت ضرورت سو خر خر سے جو تا وغیرہ ٹانگنا بکرا بہت جائز ہے تو اور جانور و نسک و قسم کا
سناغ جائز بوقت ضرورت کیونکہ یہ ہر ایک اکل و شرب و لباس وغیرہ جائز نہیں ہو سکتے ہیں
حرام گوشت جانور وغیرہ بک سکتے ہیں جبکہ کسی اور ضرورت میں بکار آمد ہوں اور حشرات الارض
جیسے چھو سانپ وغیرہ بھی اگر بکار آمد اور مفید سمجھ جائیں تو بک سکتے ہیں اور انکار متقدمین کا عمل
بے عدم تعارض اور حاجت ہو تو وہ یہ کہ مفت مل سکتی ہو اور اس زما میں تعارض و حاجت و
عدم استیلائی ثابت ہو عالمگیری میں ہے کہ جس قبیلہ کا خریدنا اور بیچنا روشنی کے لیے جائز ہے مگر
اگر قبیلہ سے قبیلہ کو بیچنا ہو تو بیچنا حرام ہے اور اگر قبیلہ سے قبیلہ کو بیچنا ہو تو بیچنا حرام ہے

بیع جانور و زمین کی اور اوس میں سے ایسی چیز نکالو جو اوس میں ہوتی ہے جسے معدن زمین سے یا کچھ جانور سے یہ ملک مشتری کی ہے اور اگر ایسی چیز نہیں بلکہ باہر سے آگے ہے جیسے دھنہ زمین سے یا مرغ کو پیت ہو تو وہ مال بائع کا ہو مگر مچھلی کے بیٹھ میں موتی اور موتی پسی میں نظر تو بیع مال مشتری کا ہے کفایہ ہلا کسی حرفی یا ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے یا وہ کسی مسلمان غلام یا کثیر مالک ہو تو اوس میں بیچنے پر مجبور کرنا چاہیے اس لیے صحت پاک کرنا بیچ پر ہی جبر کرنا چاہیے (عالمگیری) ہلا شہد کی کسی ریشم کا لٹرا ہر مینڈک (خراتہ المفقین) وحشی مرد و عورت مسلمان ہو کر یا بے سکما کی ہو کر بلی (قاصد خان) باغی - باغی و انت حرام جانور و بلی بڑی کمال وغیرہ وحشی (شامی) گوہر (جاسع صغیر) پانس (حاشیہ) جامع صغیر کا بیچ اور فرق طور پر جائز ہے اور عالمگیری میں انہیں قول تو نہ فرماتے ہیں بلکہ حرام گوشت جانور اور حشرات الارض میں حرام کیا گیا ہے جن رج نے مطلقاً جائز فرمایا اور فقہ ابواللیث نے یہ تصریح کی کہ اگر اوس سے دو مقصود ہے تو جائز ہے (شامی) اور یہ قول بدین طور روکے گئے کہ حرام سے انتفاع جائز نہیں (در مختار) میں کتنا ہوں کہ جب بیع سمیات و مفطرات و فیل وغیرہ بلا کر بہت جائز ہو اور سکما کی تہی کا بھی ہوا ہے اور بوقت ضرورت سو خر خر سے جو تا وغیرہ ٹانگنا بکرا بہت جائز ہے تو اور جانور و نسک و قسم کا سناغ جائز بوقت ضرورت کیونکہ یہ ہر ایک اکل و شرب و لباس وغیرہ جائز نہیں ہو سکتے ہیں حرام گوشت جانور وغیرہ بک سکتے ہیں جبکہ کسی اور ضرورت میں بکار آمد ہوں اور حشرات الارض جیسے چھو سانپ وغیرہ بھی اگر بکار آمد اور مفید سمجھ جائیں تو بک سکتے ہیں اور انکار متقدمین کا عمل بے عدم تعارض اور حاجت ہو تو وہ یہ کہ مفت مل سکتی ہو اور اس زما میں تعارض و حاجت و عدم استیلائی ثابت ہو عالمگیری میں ہے کہ جس قبیلہ کا خریدنا اور بیچنا روشنی کے لیے جائز ہے مگر اگر قبیلہ سے قبیلہ کو بیچنا ہو تو بیچنا حرام ہے اور اگر قبیلہ سے قبیلہ کو بیچنا ہو تو بیچنا حرام ہے

مسجد بین غلجہ اور اس کو معلوم ہوا کہ سوکھا موافق ماہیت کے اور ضرورتوں میں ایسے شہیوں سے
 نفع میں نہیں اور نہ وقت ہوا نہ نفع جہاں میں ظاہر تھا جس چیز کا علم نہ پہنچا منع ہوا کہ اس کا
 ہی نہ ہر جیسے پیش کا بچا درخت پیچروہ پہل جو آئندہ ٹھیک نہ ہوا اور جگہ کوئی چیز نہیں
 ہوا کہ اس سے پہلے جانے کے اتم کم ہر پہنچا جائز نہیں مگر جبکہ استعمال وغیرہ اس فرق آجایہ سے
 قیمت کم ہو یا جو چیزیں اصل غرض میں سے متعلق ہیں جیسے کبھی قفل میں یا جہز و ہتھ میں جیسے
 جلد کتاب کی یا آٹھ میں جیسے مکان کی کیلین یا کوڑی کی لگام وغیرہ سب چیزیں ہیں کہ تمام
 بے ذکر کئے جب باقی ہیں مگر جبکہ مراعات ملو نہ ملے جائیں یا عورت غلات ہو اور جو شے تباہ داخل ہر
 زمین اور کے مقابل میں تقسیم ہو گا یعنی بیشی و کمی سے قیمت بیش و کم ہونگی جیسے مکان چھا اور کیلین
 اور کوڑی لین بقیہ کم ہونگا البتہ مشتری کو خیال حاصل ہو کہ پوری دام و دیو کا مکان ہر دے اسلئے کہ
 یہ بمنزلہ صفت کر ہوا اور وقت گرفت ہو نہ سے خیال حاصل ہوتا ہر زمین بیش و کم نہیں ہوتا سب
 کویتی زمین کی بیج میں اور پہل درخت کر بیج میں داخل نہیں اور درخت زمین کے بیج میں داخل ہر
 اعمال گیری ہا ہر چند ان تینوں چیزوں میں معنی تابعیت کی موجود ہیں اور مستقل قیمت رکھتی ہیں مگر
 درخت کو زمین سے اقبال قرار ہوا اور وہ پسند نب تابعیت غالب ہوا اور پہل اور زراعت کو اقبال
 قرار نہیں اسلئے وہ مستقل مقصود سمجھے گئے مسئلہ برگ و عنبران اور گلاب اور دھتے جو پہل کی طرح
 عزیز و بکار آمد ہوں پہل کر ملک میں داخل ہیں دعا لگائی، صرف درخت پہا چائے تو اچانک کر
 حق ہر کہ فوراً اپنی زمین خالی کر اسے اور نریدار درخت کاٹ لیجائے مگر برضائے جاہلین درخت
 نہ کاٹنا ہی جائز ہے لیکن اس شرط کو عقیدہ میں داخل کرنا مفید ہے ہر ضرورہ حکم بیان کر دیا جاوے کہ
 درخت کہاں سے کاٹا جائیگا اور نہ عرف پر حکم ہو گا لیکن جب کچھ تعیین ہوئی اور عرف پر عمل کو زمین
 مسخرت ہوتا کسی دیوار کرنا وغیرہ کو زیادہ کوڑنے سے نقصان ہے تو بعد مسخرت غیر معتبر ہو گا
 دعا لگائی، مثلاً ایک درخت بچا گیا جو دیوار یا کسی دیوار کی کھیت یا درخت کے قریب ہوا اور نہ
 ہوا کہ بالکل جزئی نکال لیجاوے اور اس صورت میں دیوار یا کھیت یا درخت یا کینو میں کا نقصان ہے تو
 اس بقدر زمین کو دی جاوے جس سے مسخرت نہ ہو چھوڑے اور بصورت عدم جز بالکل کو دیا جائیگا
 نہ زمین بھی نہ کھیتی پکی ہو یا کچی زمین خالی کرالینو کا مشتری کا اختیار ہوا اور یہاں حکم ہے پہلو

کے مسخرت
 نہ کاٹنا ہی
 جائز ہے لیکن
 اس شرط کو
 عقیدہ میں
 داخل کرنا
 مفید ہے ہر
 ضرورہ حکم
 بیان کر دیا
 جاوے کہ
 درخت کہاں
 سے کاٹا
 جائیگا اور
 نہ عرف پر
 حکم ہو گا
 لیکن جب
 کچھ تعیین
 ہوئی اور
 عرف پر
 عمل کو
 زمین
 مسخرت
 ہوتا کسی
 دیوار کرنا
 وغیرہ کو
 زیادہ کوڑ
 نے سے
 نقصان
 ہے تو
 بعد
 مسخرت
 غیر
 معتبر
 ہو گا
 دعا
 لگائی،
 مثلاً
 ایک
 درخت
 بچا
 گیا
 جو
 دیوار
 یا
 کسی
 دیوار
 کی
 کھیت
 یا
 درخت
 کے
 قریب
 ہوا
 اور
 نہ
 ہوا
 کہ
 بالکل
 جزئی
 نکال
 لیجاوے
 اور
 اس
 صورت
 میں
 دیوار
 یا
 کھیت
 یا
 درخت
 یا
 کینو
 میں
 کا
 نقصان
 ہے
 تو
 اس
 بقدر
 زمین
 کو
 دی
 جاوے
 جس
 سے
 مسخرت
 نہ
 ہو
 چھوڑے
 اور
 بصورت
 عدم
 جز
 بالکل
 کو
 دیا
 جائیگا
 نہ
 زمین
 بھی
 نہ
 کھیتی
 پکی
 ہو
 یا
 کچی
 زمین
 خالی
 کر
 الینو
 کا
 مشتری
 کا
 اختیار
 ہوا
 اور
 یہاں
 حکم
 ہے
 پہلو

۱۲ خرغام یا کچی گیتی بیجا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ اول بطور لین پھل ظاہر نہواں بل بعد ضرورت
 پکھنے سے پہلے ۱۳ جب پکنا شروع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیع ناجائز و سلیک و بیع معدوم اگر آئس پر
 پہل بخیا ہو تو کل بلغ معزز میں اجارہ جو بیکر اور مدت و معین کرے جس میں غالباً پہل یک بائیل بیع شرع
 میں کیلئے متعلقہ نہیں بل شکل دوم میں اگر گٹ لین کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ گٹ بیکر دست
 پر پھیل رہی ہو تو اس میں جہود عدم جواز کا حکم دیتے ہیں مگر حوائی اور فضائی جو ان پر فتویٰ دیا ہو اور
 یہ استحسان مروی جو محمد سے اور ترجیح دی اسوشامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایک وقتاً و مکاناً
 میں ہر کہ اگر اپنے حد تک پہنچ گئی ہو تو امام محمد م کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اسلیئے ہے
 کہ قلیل و معدوم کثیر و موجود کی تابع سمجھنا چاہیئے اور یہی حکم ہے گلاب کا اگر حید اسکے پتے وقتاً و مکاناً
 کرتے ہیں کہ انشامی نے کہ ہمارے زمانہ میں سخت ضرورت ہوا اسکی اور در و کنا آدمی کا عادت سے مشکل
 ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ ۱۴ صرف پہل آیا اور پہل بک گئے ۱۵ نہایت چوتھے
 چوتھے پہل بشرط ترک اسکی عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں ہاں اگر چوتھے پہل بچکر باقی بچو شی یکہ کہ
 جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نہایت آئے وہ ہننے ٹکڑے کیا یا تاجہ پٹنگی اتار قطع کر تو باتفاق جائز
 اور اگر بعد ظہور آثار بیع واقع ہوئے اور باقرار صرح یا بمقتضا سے عرف یہ قرار پایا کہ پکھل پہل ختم
 رہیگی اور مشتری پہلون کی محافظت وغیرہ کے لیے درخت پر قبضہ رکھیں گے تو اسکے جوازیں اختلاف ہوا
 جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیع جائز ہوا ۱۶ لیدر ایک شو خریدی اور قبضہ کر لیا
 اور قبل ازیں قیمت مرگیا اور سوا اس شو کے اور مال نہیں تو باقی اور دوسرے قرضہ اور ہر
 (محلہ) اور اگر باقی نے بیع نہیں دیا اور ثمن وصول کر لیا اور مرگیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہوا دوسرے
 قرضہ اور اس میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع معین موجود ہوا اور ثمن غیر معین ہوا اور ضروری ثابت
 (محلہ) ۱۷ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں
 تھا کہ مال چکا یا پھر باقی نہ بجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پہنچا یا مشتری نے اس پر لکھ کر
 پہنچا یا یا پھر کہ دیا ایسے ہوا اس زمانہ میں اور ابھی جاری ہیں سب منع ہیں اسکی کہ ایضاً انکار
 یا غائب کا احتمال باقی ہو سکتا ہے جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جائے وہ مرسل البیعد کہنے میں
 نہیں آتا اور صورت ہاک بھیجنے والا ذمہ دار ہو جیسے حوالہ کہ محال نقص حوالہ نہیں کر سکتا

۱۲ خرغام یا کچی گیتی بیجا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ اول بطور لین پھل ظاہر نہواں بل بعد ضرورت
 پکھنے سے پہلے ۱۳ جب پکنا شروع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیع ناجائز و سلیک و بیع معدوم اگر آئس پر
 پہل بخیا ہو تو کل بلغ معزز میں اجارہ جو بیکر اور مدت و معین کرے جس میں غالباً پہل یک بائیل بیع شرع
 میں کیلئے متعلقہ نہیں بل شکل دوم میں اگر گٹ لین کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ گٹ بیکر دست
 پر پھیل رہی ہو تو اس میں جہود عدم جواز کا حکم دیتے ہیں مگر حوائی اور فضائی جو ان پر فتویٰ دیا ہو اور
 یہ استحسان مروی جو محمد سے اور ترجیح دی اسوشامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایک وقتاً و مکاناً
 میں ہر کہ اگر اپنے حد تک پہنچ گئی ہو تو امام محمد م کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اسلیئے ہے
 کہ قلیل و معدوم کثیر و موجود کی تابع سمجھنا چاہیئے اور یہی حکم ہے گلاب کا اگر حید اسکے پتے وقتاً و مکاناً
 کرتے ہیں کہ انشامی نے کہ ہمارے زمانہ میں سخت ضرورت ہوا اسکی اور در و کنا آدمی کا عادت سے مشکل
 ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ ۱۴ صرف پہل آیا اور پہل بک گئے ۱۵ نہایت چوتھے
 چوتھے پہل بشرط ترک اسکی عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں ہاں اگر چوتھے پہل بچکر باقی بچو شی یکہ کہ
 جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نہایت آئے وہ ہننے ٹکڑے کیا یا تاجہ پٹنگی اتار قطع کر تو باتفاق جائز
 اور اگر بعد ظہور آثار بیع واقع ہوئے اور باقرار صرح یا بمقتضا سے عرف یہ قرار پایا کہ پکھل پہل ختم
 رہیگی اور مشتری پہلون کی محافظت وغیرہ کے لیے درخت پر قبضہ رکھیں گے تو اسکے جوازیں اختلاف ہوا
 جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیع جائز ہوا ۱۶ لیدر ایک شو خریدی اور قبضہ کر لیا
 اور قبل ازیں قیمت مرگیا اور سوا اس شو کے اور مال نہیں تو باقی اور دوسرے قرضہ اور ہر
 (محلہ) اور اگر باقی نے بیع نہیں دیا اور ثمن وصول کر لیا اور مرگیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہوا دوسرے
 قرضہ اور اس میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع معین موجود ہوا اور ثمن غیر معین ہوا اور ضروری ثابت
 (محلہ) ۱۷ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں
 تھا کہ مال چکا یا پھر باقی نہ بجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پہنچا یا مشتری نے اس پر لکھ کر
 پہنچا یا یا پھر کہ دیا ایسے ہوا اس زمانہ میں اور ابھی جاری ہیں سب منع ہیں اسکی کہ ایضاً انکار
 یا غائب کا احتمال باقی ہو سکتا ہے جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جائے وہ مرسل البیعد کہنے میں
 نہیں آتا اور صورت ہاک بھیجنے والا ذمہ دار ہو جیسے حوالہ کہ محال نقص حوالہ نہیں کر سکتا

وقت نامائز ہو و عالمگیری ۱۲۸۳ نقد اور دین کی قیمت میں تفاوت جائز ہے مگر اس طرح چنانکہ اگر زید
نقد دو گروہوں میں وچو اور فرض لگے تو چند روپے کی قیمت ہو اور خریدار کو کچھ نقصان نہیں کیا اور حالہ ختم
ہو گیا جائز نہیں اور اگر ایک قیمت معین ہو گئی تو جائز ہو زید نے بکر کے ساتھ ایک مال و سکو بیچا اور
قبل وعدہ دشمن مانگا بکر کے کھانا لکھ روپے کو تو اس وقت دیدن یہ کمی ابراہیم اور صحیح ایسی ہر چیز سے
بکر سے ایک کتاب کی تحریر کا فی جرد ۱۲۴ اجرت پر فیصلہ کر لیا پھر بکر سے اجرت قبل وقت مانگی بکر سے
کہا کہ اگر ۳۰ جہز کے حساب ہو تو کیا معنا نقد اور سند یہ اضافی ہو گیا یہ بھی جائز ہے ۱۲۵ اکثر
غلہ فروش چکر ٹٹے غلے کے بین شرط مول لٹوہین کہ غلہ آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت و وزن
مستبر ہو اور اوپر مشتری اولی کا نفع مشابہ کیا جائز مثلاً زید ایک چکر کا غلے کا لایا اور عروٹے کو ماکہ یہ
چکر ماکہ ہمزاس شرط پر ل لیا کہ جس نرخ ہو غلہ تمہارا بازار میں بکے گا اس سے آدھ سیر یا پوہر
نئے روپیہ ہم زیادہ لینے اور جب قدر شام تک کیے گا وہی وزن خریدار کو فروغ دیا جائیگا اور باقی ماندہ
ابھی تو لکھ حساب مذکور بم لکھ یہ مع بوجہ جمل بیع دشمن ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں اور وزن
کے وقت باج و مشتری اولیہ اور کو وکیل موجود رہیں اگر ایک ہو وزن و قہضہ پہلچسبت مشتری اولیہ نسبت
مشتری ثانی ثابت و منتقل ہو جائے تو معنا نقد نہیں البتہ اگر باج اول نے مقدار غلے کے بیان کی تو بیع
کامل کی لازم ہوگی ۱۲۶ جس چیز میں ذمہ داری نہیں اور کالغ حرام ہے لایع الا لیغنی عنک قبضہ
کرنے سے پہلے باج کر یا میں ہلاک ہو تو بیع منسوخ ہو جائیگی (دعوی والدیہ) اور اگر باج خود ہلاک کر ڈالو
تو قیمت عام ہوگی ۱۲۷ مشتری کی موت سے مدت ادائیگی باطل ہو جاتی ہے اور باج کے موت
سوی باطل نہیں ہوتا ۱۲۸ زید نے عمر و سے ایک مکان بوعبدہ و راہ خرید کر ایک سیٹھ کے بعد
مرگیا اب عمر و زید کے ورثا سے روپیہ فوراً لے سکتا ہو اور اگر عمر مر گیا تو اس کے ورثا زید سے نہیں لے سکتے
عقود الدریہ ۱۲۹ زید نے زمین بیچ کر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ چڑھاتی رہ گئی بعد چند سے وہ چڑھتی
ہوئی یہ مال مشتری کا جو اسلئے کہ جز بمسب رہنا سے باج رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تصرف منہج
نہوئی ۱۳۰ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدی اور قیمت کا ذکر نہیں کیا
اگر اس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یا نہ کہ ایک دوسرے سے فریب کا پتہ
ہی نہیں کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہے ۱۳۱ زید نے بکر سے ایک بار بٹے کر لیا کہ لہذا ان مکان

۳۰ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۱ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۲ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۳ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۴ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۵ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۶ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۷ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۸ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۳۹ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۰ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۱ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۲ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۳ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۴ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۵ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۶ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۷ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۸ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۴۹ فصلت
 تہذیب و تمدن
 ۵۰ فصلت
 تہذیب و تمدن

شرط ہو تو عدم ہر اور کسی وجہ سے شرط ہو تو شرط معلق ہو اور واجب التعمیل اور شکل سوم
 میں ہر حال میں وعدہ ہر اسلیک کہ شرط معلق واجب العمل ہے اور امر معمولی کو تعمیل غیر ممکن اور
 وجوب امر مشکوک الوجود کا تکلیف والا لیاق ہو اور تکلیف مرفوع ہو اگر اس میں معاملہ یوں ہو جائے
 کہ اولاً قیمت و قسم مقدار بیع و من مبین ہو جائے ہر مشتری مدت معین میں باقسط مہینہ
 لیا کر ہو تو بحسب معاہدہ بیع مضائقہ نہیں بلکہ زید فرعون و سر لیک کتاب کی ہزار جلد خرید کر
 جو بالفعل تیار نہیں پس بعد تیاری یہ بیع بطور شرط معلق لازم ہوگی بلکہ عادت ہو کہ
 مبتدل چیز و غیر کہ تا بعد بیع بعض کچھ زیادہ لینا اور عہدہ اموال میں دستوری لیا کر تو این
 پس یا اگر عاقبت میں شرط یا ضرورت معلوم ہو تو بعد از بیع ہر تو لگتا ہے اور دستوری چیز و من
 ہر بیع فی رد و یہ لیک آنہ دستوری ٹھہری تو جب زید نے سو لہ روپو کا مال لیا یہ سمجھا گیا کہ پندرہ
 کا من قرار پایا تھا اور اگر نہ قرار پایا نہ دوسرے معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر با بیع
 برضاد یا بطور افزونی بیع و کمی من جائز ہو ورنہ جبر و ظلم ہو مگر بدون شرط ایسی گفتگو نہایت
 سوال یا شاید ظلم و غالی نہیں لیکن جبکہ با بیع و مشتری میں جبر آہو تو بیع صحیح و لازم ہوگا
 اسلیک کہ بعد ایجاب و قبول کو کسی نزاع اور شرط کا اثر مرتب نہیں ہوتا مثلاً جن چیز و منکی ناپ یا
 قول یا شمار میں زیادتی یا اصطلاح عام معروف ہو وہ چیزیں اوسے حساب سے بکین گی مثلاً
 خرزہ جبکی پیسری چھ پیسری سمجھی جاتی ہے یا آم جبکہ اسلیک اکتین اٹھائیس پنجو کا کہیں چھ بیس
 پنجو کا سمجھا جاتا ہے لیکن جبکہ مقدار افزونی معین ہو جیسے گوشت جو عموماً بہت جکٹا ہو لگتا ہے
 یا ایسی اور چیزیں تو بیشک زیادتی کو نسبت مشتری کو دعویٰ کرنا خواہ ظلم ہے خواہ سوال اور
 با بیع اگر اپنی رضا سے دے تو اوسے اختیار ہو لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرورت ہے
 کہ مقدار قرار داد سے زیادہ اور یہ گمان کہ با بیع کچھ کم تو لے ہن اسلیک زیادہ لیا جائے یا نقص
 لغو ہے اسلیک کہ اولاً یقین کی کا کہیو نہ ہو دوم مقدار کی کے معلوم نہیں بلکہ جانور حرام ہو یا حلال
 اوسکی ہڈی اور اوسکا چھڑا اور ذبح کیا گیا ہو تو اسکا گوشت پر سبھ چپا جائز ہے سوائے
 آدھے اور جسے زید کے لٹھ زید نے گوشت ۴ سیر حمل لیا اور موضع قطع
 معین کیا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع نصین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

کلمہ لکھ کر بیچ کر دے کہ وہی شریعتی یا غیر شریعتی اگر برضا خدا کی دوسری چیز چاہی مثلاً وہ ہوتا تو ہمیں بیع مقدار کا اختیار ہے

مین مضائقہ نہیں اور اگر شریعتی چاہے بیع یا خرید کے مقام میں کسی یا کئی بیع صحیح ہو اسلیو
 کہ شریعتی سب ایک قسم کی ہوتی ہے اور گوشت متفاوت اگر کپڑا لیا اور جانب قطع نہ معین کیا تو
 بیع باعتبار عرف صحیح ہوئی اسلیو کہ تھان کو دیکھنا بیع ہوتی ہیں ایک نہایت عمدہ اور دوسرا اس
 اگر اور عرفی طرف سے کپڑا اوتار جاتا ہے پس جانب قطع معلوم ہوتی ہے زید و تھان یا ایک کپڑا
 پورا اگر کوئی حساب سے سول لیا اب کسارہ تھان کا بلا قیمت زید کو لیا چاہے اسلیو کہ عرف یہ ہے کہ لیا
 و کسارہ کی قیمت نہیں ہوتی مگر حرجین کپڑا و تھان لیا ہوتی ہیں بائع کو نہ دینے اور قیمت زیادہ
 لینے کا اختیار ہے ۵۲ باب اور بعد اس کے وادایا وہ شخص جو بائع کا ولی قرار دیا جائے اسکی
 طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ بائع کو حاجت ہو یا کمال النفع ہو اور خود ہی یہ لوگ
 یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ تھان فاحش ہو اور لیا مال ہی یتیم کے لیے خرید سکتے ہیں جبکہ غیر کی
 حاجت یا شفقت ہو لکن اگر باب بچلن اور فاسق ہو تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہے
 (عالمگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیر خواہی اولیا پر لازم اور حبلہ مسلمانوں کے لیے
 موجب حسنات ہے جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا ترستی سے معاملہ کرے
 اور اسکا مال رافع نہ خود کھائے نہ ضائع ہو ذرے ۵۳ جب کوئی چیز منشی واجب الادا ہو تو قیمت
 دنیا جائز نہیں مثلاً زید نے جو روپیہ ایک گھر سو روپیہ کو یا بعض دس من گھونڈ خرید یا لگی یا شکر
 یا غلہ اسکا عصب کر لیا اب روپیہ یا گھونڈ یا لگی یا شکر یا غلہ دنیا چاہے کچھ دے و شکر معدوم ہو جائے
 جیسے شکر ممکن ہو تو قیمت پر فیصلہ ہو سکتا ہے ۵۴ زید و ہندوستان میں ایک کتاب چار روپیہ کو
 بیچی اور وہ میں مشتری سے بیع فیصلہ ہوا کہ چار روپیہ کو قیمت لیا اب قیمت باعتبار مکان و زمان
 بیع واجب ہوئی پس اگر ہندوستان میں چار روپیہ کا سا ماسٹر سونا اوسدن ملتا ہو تو وہی
 سا ماسٹر لیگانہ پیش ہوگا (دشامی) ۵۵ زید و مال جبکہ یہ شرط کی کہ اسکی قیمت کو روپیہ کو عوض
 کو فلاں مال لیگا وہ مال معلوم ہو یا مجہول شرط فاسد ہے اگر داخل عقد ہے اور بعد ختم بیع قیمت قرار
 دادہ لازم ہوگی ۵۶ اگر دونوں نے تمسخر اور ہنر میں بیع کی تصفہ نہ کی اور شحاح اور طلاق
 اور عتاق ہو جائیگا ۵۷ یہ دونوں کو کوئی مال دینے کو پاس یہ ہر ایک قیمت بازار پر اسے
 صاحب کر لے اور قیمت دو تو کو معلوم ہو تو بیع جائز ہے کی ورنہ نہ دشامی ۵۸ ہندی اور

فہم فیصلہ مال خرید و فروخت میں مضائقہ

۵۵ منشی کا بیع منشی کی

تمسک اور نہی کا ذکر اور برائے مسلمانوں اور دوسروں کے خلاف میں مقررہ اور خزانہ میں معمول
 ہو تو میں ان کا پھینکا جائے نہیں اس لیے کہ یہ خود مال منقسم نہیں اور اصل یہ ہے کہ مقبوض ہے نہ مقنن
 تسلیم اور فطائف وغیرہ میں اگر بیع حق آئندہ کی گئی یعنی اس قدر روپیہ چاہو اور آئندہ سترم لیا کرنا
 تو یہ حقوق ابھی خود موجود نہیں وقتاً فوقتاً حادث ہو کر جائے گا اور اگر کچھ روپیہ چاہو اور آئندہ سترم لیا کرنا
 بیع دین سے ہے اور بیع دین کو دین کی حالت میں جائے گا (شامی) مگر زید نے کہا کہ یہ روپیہ لیا کرنا
 مستولیان و فائض کرنا مستحب نہیں کیا اور سفارش کی کہ آئندہ سترم پاکیا کر سے میں دست بردار ہوں
 اور حاکم نے منظور کر لیا اس صورت میں زید نے جو کہ کپڑے لیا وہ بطور وعدہ و خراج احسان ہے
 قیمت بخلان اس کے زید نے ستر کے ہاتھ ایک ستر چھو لیا اور کہا کہ بیع کپڑے کے پاس دترم اوس سے
 لیا اور کپڑے دیا اور عمر نے اوس سے لینا منظور کر لیا تو یہ بیع صحیح ہوئی مگر اصل ذمہ داری
 زید پر ہے کیونکہ بیان حق یعنی بیع موجود ثابت ہے اور وفائض میں مقنن اور حادث ۲۲
 زید نے ہزار کا مال ہرین طور خرید کر فی ہاد دو سو روپے کا لیا اگر کل مال موجود ہے اور شرط اقساط
 صلب عقد میں داخل نہیں ہو سب مال باک گیا اور شرط کا اثر بیع کی حیثیت سے کہ نہ ٹپکا اور
 اگر مال موجود نہیں تو یہ وعدہ بیع ہے البتہ یہ شرط کہ بائع ضرورتاً قرض دے گا وعدہ فسخ ہے اور یہ
 وعدہ کہ کسی قدر روپیہ مشتری کا پیشگی رہے بیگناہ حیثیت بیع صحیح ہے سبک و معاملات جس کو
 اور عدم جواز دونوں کا دلیل ہو سکتی ہے اور کسی طائفہ نص میں نہ لکھا اور نہ اس کا خوف نہیں
 اگر ابتلا عام اور ضرورت شدید ہو تو جواز کی تاویل اولیٰ ہے اس لیے کہ اس صورت میں مومنان معاملات
 سے بچیں گے اور فعل اولیٰ اتباع شرع سے متبرک ہو جائیگا اور خلاف شرع امور کا رد واجب ہو
 اور ٹپکا اور عافیت مقام اشتباہ میں اگرچہ احوط ہے مگر ہرج اور معاملات کا انسداد اور عدم
 فسق کا دفع اوس سے بھی زیادہ مناسب ہے پس پراچھیری نوت میں اگرچہ ضرورت ہے مگر لغت میں
 مال ہے اور منافع رہن کی اجازت میں سود خواری کا انسداد اور اشاعت فساد ہے لہذا اگر
 اجازت نہیں ہو سکتی اور جواز سہمی و اجارہ اشجار و معاملات متعلقہ شرط معلوم ہو سکتی ہے
 انس مخالف ہے نہ کوئی فساد بلکہ ترک انکشاف کل اور معاملات میں منحل اور موجب نفسی عام
 ہے لہذا تاویل جواز بہتر ہے اور صاحب منتخب مختار لاقتیاری فی تشریح کردی ہر معاملات

فقہ اور فطائف کا بیع شرط خرید و فروخت و بیع میں تاخیر جواز اولیٰ ہے

ان مصارف میں باعتبار قیمت و محل کے ثواب ہو اور دنیا و دنیا داروں کا غرض ہے سلام ہو یا کافر فقیر
 ہو یا غنی دوم حیات اور یہ خواہ ضروری ہو یا غیر ضروری جیسے ترک کافہ - قرطانی - فطرہ - نفقات و اجیرہ - زکوٰۃ
 - کفارہ - غراہ - غیر ضروری جیسے صدقہ - غنی کو ان کی دنیا نہ چاہیے اور بیشک حالت انتظار و رخصت
 کرنا حرام ہے مگر احکام مخصوص بیان کرتا ہوں یہ سب کچھ انہماک ہمیشہ کر کے بلا حوض دنیا و آخرت
 قبول شرط ہو اور بیشک قبضہ بناؤ ملک زمین آؤ و آہب کو واپسی بہرہ کا اختیار ہو سکتا ہے جبکہ فاسد
 رحم محرم کو دیا گیا ہو مل مال پاک یا زیادہ ہو گیا ہے مکان گر گیا یا خاتم پختہ بنا دیا گیا ہے جس حال میں
 سہو ہو کہ کافر یا سہو ہو عار ہو مناسب وقت تک توقف لازم ہو گا شکار زید نے عمر کو ایک
 شکاری لے کر کچھ پرستار برتن کچھ کھانے کشتی پر مال لگا کر اٹھ چکا کسی مجمع یا بازار میں گیا مگر کسی
 تشریف میں چھپے ہوئے ہیں اب بیشک دوسرے کشتی کے یا عمر بازار سے گھر میں واپس نہ آئے تو فاسد
 تمام ہو واپسی نہ ہو گی بلکہ جبکہ کچھ عارضہ بہرہ کا دیا گیا ہو تو وہ بہرہ بالغین کا لایا گیا اور بعد سعادت منی کے ایک
 قسم کی بیع ہو جائیگی مسئلہ زید نے بکر سے شرط کی کہ تو میرا فلان کام کر دے یا اپنی کسی حق سے روک کر
 یا فلان چیز دیدی تو میں تجھ کو یہ مکان پس کر دوں اگر بکر نے شرط پوری کی تو زید پر بہرہ لازم ہو واپسی
 محتسب ہو ورنہ نہ مجاہد بہرہ کا یہ میرا جائز اور کر دہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تملکوا
 فی بہرہ کا ملک بوجہ فنی غیر شرط بہرہ نہ ہو بہرہ کا خریدنا کر دہ ہو مگر جبکہ مکمل یا تکلیف و اتحاد و غیرہ ہو
 سہو ہو کہ واپس کر دیا جائے یا واپس نہ کر دیا جائے حاجت روائی و اعانت سہو ہو کہ نہ برخ مناسب
 رسول اللہ تو حق تعالیٰ سے امید غنہ ہے مسئلہ اسیر اقارب و احباب میں جنہیں کمال رہا کیوں جو بہرہ
 غیرت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتے ہیں و انہیں نہ سوال ممنوع ہے نہ عذر
 سہو ہو کہ استعمال کر دہ ہو بلکہ یہ باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انساب کا نتیجہ اور موجب اڑاؤ محبت ہو
 اور انحضرت نے اکثر اہل فہم فالحس سے کہا کہ نا و غیرہ طلب فرمایا ہے لہذا جبکہ ایسی اہل فہم سے جائز ہو جو
 سہو ہو کہ یہ بہرہ بہرہ صاف صاف دلائل کے قیام میں تو اس کا حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
 حدیث میں وارد ہو کہ خرچ کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر یہی صدقہ ہے اور موجب اجر عظیم
 غنہ کو صدقہ لینا جائز نہیں سوال جو محتاج کس پر قادر ہو یا جس کو پاس لکھن کی قوت موجود ہو
 اسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کہ ہاتھ ہاتھ کر جمع کرے وہ مال نجس ہے و عالمگیر ہے

عاریت اپنی مال پر چند دن کے لیے کیے کہ تو قابض کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت اگر معین و موثقت ہو تو شرط سے زیادہ تصرف کرے ورنہ عند اللہ نافذ اور در صورت کسی نقصان کے ضامن ہو گا اور معین اور موثقت دونوں تو جتنیک مالک طلب نہ کرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو بھی مستعار دیں گے اگر وہ شواہد اختلاف استعمال سے خراب نہ ہو مالک کو ہر وقت اختیار ہو کہ اپنا مال واپس لے کر موثقت میں قبل وقت و عہد خلائی ہو جان چکے وہ ایسی ضرورتوں میں ہو چکا کہ کہہ میں گزرا یا زمین بغرض زراعت کی تھی اور کسیت ابھی تیار نہیں تو وہ مال یا زمین باجرت مثل وقت حاجت تک مستغیر کے پاس رہے گی مسئلہ زمین مہو بہ پر باغ لگایا یا مکان بنوایا تو اگر زمین موثقت تھی اور مالک قبل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین تھی ان صورتوں میں مالک زمین کو سود باغ یا مکان کے لئے اور مستغیر کو قیمت دے گا اگر اسے اسلیم کہ اسے اس میں مغالطہ دیا گیا کہ مستغیر اپنا عمل کر دینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کچھ نقصان ہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو ضرور ہے کہ مستغیر اپنا عمل لے جائے اگر زمین کا نقصان ہو ورنہ قیمت کٹی ہو کر رضوتوں اور کدھی چوٹوں کی ملکی اسلیم کہ مالک پر کچھ الزام نہیں ہے (یہ سب ہر ایسے معاملہ میں ہے جن چیزوں سے بدون مالک معین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ پیسے وغلہ عاریت نہیں وصیت میں شرط ہے کہ ملاوٹی حرجی انوسٹ وارث نہ ہو سہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کی ہو تو بعد موت وصی بعد تکفین ملاوٹے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وارث راضی ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ وہی تہائی ملکی احکام سمجھ سکتا ہے ایسا حکم نافذ ہے جسکو ذریعے سے سکوک ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر سکوک شن اصلی لینے پانڈی سونا ہے تو اس شکی کے جائز ہو نہیں کچھ کلام نہیں اور اگر مثن حکم لینے صرف سکے کے وجہ سے یا مطلق عام یا بتکم سلطان مثن قرار پایا ہے تو اسکو دو قسمین میں اول مال مشقوقہ جیسے فلوس وغیرہ کہ اگر وہ مثن نہیں تب بھی قیمت انکی قیمت رواج جو قریب قریب دوم اسوال مبتذلہ جو بنفس کوئی مال نہیں اور جب رواج نہ ہے تو بہ نسبت شن اولیٰ منعدم سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ تیس سکے اول لینے فلوس وغیرہ مثن صحیح ہیں اور حلالہ حکام شن اصلی انہر مرتب ہو کر گورہ تقابض العبدین قبل الاذراق شرط نہ ہو گا (عالمگیری) ہے

یہ ہے
چند چیزیں
۱۱۱۱
کے بارے میں
چند چیزیں
۱۱۱۱
کے بارے میں
چند چیزیں

اگر اسے خرید اور بیع پر قبضہ یا بیع ہو کر راج جائے یا تو بیع فسخ ہوگی تاکہ کسی عیضین اس کے
 دادنی ہوں اور رواج خرچے تو مستحق یا بویست کو نزدیکی قیمت یوم قبض اور اہم ہر کے نزدیک
 قیمت آخریہ رواج عائد ہوگی (تقاضی ان) اور راج پر فتویٰ ہے (خرائے اور امانہ کو نزدیک
 بعینہ دی جائیں (دہایہ) بان کچے نرخ امت جالی تو گزشتہ معاملات میں فرق نہ آئیگا (تقاضی
 ایک پیسہ سے دو یا تین پیسہ نقد یا قبضہ یوم قبضہ خرینا جائز ہے (عالمگیری) کیونکہ مسدک میں درج
 لحاظ نہیں رہتا اب یہ معدود ہو گا اور علت رہا اس صرف جنس باقی رہے پس تفاسیر
 ملاں ہوا بخلاف اٹھان اصلی کے کہ انہیں مسکو گیت ہو کوئی اثر نہیں ہوتا و اخیر ہم کہندہ
 میں پیسوں کا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گندوان یا گندوان یا پیسہ کو اعتبار سے مثلاً یہ چیز بیکری
 یا دو گندوی یا آٹھ پیسہ کے انہیں باہم خرید و فروخت میں بیشی کی جائے ہے اور اختیار ہر کہ روپیہ
 کے مقابلہ میں قرض یا نقد کا ہر طرح چاہئے ہے اگر آدھ آدھ یا پاد آدھ کے اعتبار سے مثلاً یہ چیز
 ایک آن یا ہائی سے بیشی کی جائے نہیں اس لیے کہ یہ حقیقت میں روپیہ کو جز میں پیسہ کا نصف
 ارزان ہوا اگر ان کے روپیہ کو سولہ (۱۶) ہمیشہ ہر میں اس لیے آئے کہ کوئی نقد یا مدعیین نہیں کہیں دو
 بیس تین کہیں چار کہیں بائیس کہیں ہر پیسہ کا آٹھ ہوتا ہے اور اس لیے دو اتنی چوٹی اتنی کہتے ہیں
 نصف و ربع روپیہ نہیں کہتے پس جب آن بمقابلہ دو آن یا ہا اربعہ یا ہا اربعہ کو یا پندرہ چھتر
 بمقابلہ ششہ جز ہر کی اور یہ قرض میں بیشک متعہ ہر گز نقد میں بوجہ بنو جنسیت حقیقی کو منع
 نہیں اگر روپیہ کو کسی جز کی طرف منسوب ہوں اور اس فیوض کی طرف اور جب وزن معتقد
 نہ ہو اور نقد معاملہ کیا جائے تو یہ سکر اپنی جنس سے متماثل بھی یک مسکو ہوں جیسے فلوس سے طرز
 مسی خریدنا اس کو کہ اب فلوس معدوم ہو گا ورنہ نہیں رہے الکی قیمت باعتبار عدد و اوزن کو
 قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا افضل ملاں ہے مسئلہ دیکھو فرق کہ ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم ۳۰
 گندوان یا ہم ٹکی یا ۱۰ پیسے نیکی یہ معاملہ جائز ہو اور سوقت زیادہ دوسرے وقت مسئلہ یہ ہے
 حرات سو روپیہ کے آفریاد آئے تینہ کو اقرار کیا تو یہ معاملہ نقد میں صحیح ہے اور قرض میں فاسد
 و اخیر ہم کہ ہم کار و رواج حال ڈیل ہے جو پاد آدھ کے حکم میں داخل ہیں اس لیے کہ وہ ہمیشہ پاد
 آدھ کے حکم میں بیشی کی اوکو حسب حکم ہر کار ممنوع اور جرم ہر آن اگر قید اوٹھ جائے تو اوٹھ کا حکم

تفسیر الاموال
 جلد ۱
 صفحہ ۷۲
 تاریخ ۱۴۱۵ھ

دوسرے فاس کا ہونا ایک اسکے قسم دوم یعنی اسوال مبتدئہ بیشک سکیات ناجائز سے ہیں کیونکہ یہ ہو
 سکتا ہے کہ کسی مستحق کو ایسی چیز دی جائے جس سے بدولن لزوم شر و طراز اندہ و مضر کے وہ اپنا حق نہ پاسکے
 اور ان سے نفع کشی کے لیے ضرورت ہے کہ اس قلم سے سفر کرے سفر فوراً صرف کہ وادور نہ انصاف
 سلطنت یا غرضی حکم کا خوف ہو کہ اس لیے سکون کا ایجاد اور وضع کرنا سلطان وقت کو ناخود کر کے
 اگرچہ بعد حکم کیا گیا کہ حق میں ضرورت ناجائز ہے لیکن اس سے اس شخص کو جس سے وضع کیا یا جس سے
 اس کو یا جس سے اس کو کیے ہو سکے دنیا اور بصورت انکار بکرم و راجح ہو کر نایابیت المال سلامی یا اسوال یتیم و
 یا دوسرے امور سے کہ اجاد و اعانت یا کسی حق کی حق میں ایک نئی چیز جمع کرنا خوف ظن اصاعت ناجائز ہے
 اور مکتبہ ہمارے اور نوٹ وغیرہ میں زکوۃ چاندنی واجب ہو اور تقابل کے بدلے ساقط اور جس
 صورت میں ایسے ناجائز سے کہ معینہ واجب الادا ہوں اور رواج نہ ہے قیمت دنیا پر کی جیسے زید و انکلیہ
 کا نوٹ قرض لیا یا کسی معاوضہ یا اجرت میں اس پر عائد ہوا یا اس کو پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور
 اس سے ضائع کر دی یا ادائیگت یا رہن میں تاخیر کر یا ضامن ہو اور رواج جاتا رہا یا قیمت اس کو
 لینے لیا کہ روپی ہو کر نہ وہی شے یعنی کیونکہ اگر وہی کا غرض ایک وقت میں ہزار کا مقابل تھا دلا یا جاوے
 تو مستحق بالکل محروم رہے گا اور مدیون پر نفس الامری ہزار واجب ہو اور رواج رہتا تو مدیون کو
 روپے اور نوٹ کسی میں غدر ہوتا نہ نفع نہ نقصان کہیں اب بھی اس کا نقصان نہیں ہے اس لیے کہ
 مقصود ان سکون میں صرف ثنیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق او کے لیے میں غدر نہیں کرتا پس
 جب رواج جاتا رہا اور سکویت مرتفع ہو کر ثنیت بھی نہ رہی اب اگرچہ صورت باقی ہیں مگر حقیقتہ
 ضائع اور ہلاک ہو گئے ہیں کوئی مستحق کسی مال بیکار شدہ نہیں لیتا جیسے سیوہ یا جانور جو مریا مریا
 قابل استر و انہیں رہتا ہاں اگر یہ سکے بطور ذمہ داری نہیں جیسے امانت یا مال میراث یا واپسی
 مہزون وغیرہ تو وہی سکے بھینے دی جائیں گے مسئلہ مستحق کے حکم یا رضا سکون جمع کر دے یا روانہ کرے
 یا اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہیں بکلاف قسم کو کہ
 کہ محض رواج اور سکون ہے مقصود نہیں بلکہ اصل میں مالیت ہو اور ثنیت عارضہ اور ضبط حاکم
 وسیلہ حصول اسوال میں مال سے بھی مال اور منہ اس کا ہوا ہو اگرچہ مخرج ہو نہیں ایسا نقصان
 نہیں آسکتا کہ بالکل سہم سہم ہو جائے بلکہ بوجہ مخالفت جس بیشی و کم کو کہ تیسرے شکل ہے اور کجائ

صاحب کا کہنا ہے کہ اس مسئلہ میں دو فرق ہوتا ہے ایک یہ کہ جب بدولن اس صورت کی طرف متوجہ ہو جائے کہ اس کو کسی چیز کا مال نہ ہو بلکہ وہ کسی اور شخص کا مال ہو اور دوسرا یہ کہ جب بدولن اس صورت کی طرف متوجہ ہو جائے کہ اس کو کسی چیز کا مال نہ ہو بلکہ وہ کسی اور شخص کا مال ہو

نہ جائز ہے کہ خرید اور عین جائیداد کو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکھ و حسب الاولاد
ہو کی بجائے فلسف و غیرہ کیونکہ وہ حقیقتہً مقابل بیع کو ہیں اور نوٹ و حقیقہ باعتبار اپنی
قیمت کمیشن قرار پاتے ہیں کا غذا است زر اول وہ نوٹ جو تمام ملک شراب میں روپیہ
طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینے والا مجبور کیا جائے یا یہ مسئلہ ناجائز ہی اور ناجائز
کی قیمت سے ملحق ملک اوسمیں فنا ہر قسم پیشی دہی اوسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے
جائز ہے کیونکہ اٹان حکم بالغہ و کسی اصلی نمونہ کو فروغ ہو تو ہیں اور نوٹ روپیہ کو نام سے وضع کیا
گیا ہے اور قیمت اسکو روپیہ کا اعتبار سے معین ہر اشرفی کا مستحق لینے پر مجبور نہیں ہر سکا
جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹے معین نہ تو بعد سہائی مثلاً وہ
قیمت اصل سے جو جائیگی اور اگر بٹے معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی راسی ہو پے تو یہ مثل نمونہ کو
یہ حکم اسکا اس صفحہ میں مذکور ہو گا وہ وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور ان کے تجارت میں
مسلک و قیمت نوٹ اما تھان دونوں نمونہ بہت تھوڑا فرق ہے انکے بیچنے پر ہر رکن روپیہ کو
سرکار سے مانعت ہر اسلیک کہ اصل روپیہ دینے والے پر عرض ہوتی ہے کہ سود اسکا اسکی اولاد کو
نسلاً بعد نسل ملی اور کسی قسم کا انتقال اختیار سے واضح نظر آتی ہے اسلئے ہر نوٹ سودی جبکا سود دیکر
سے ملتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہو کر آتی ہے اور بدوین و حشری سرکار یک نہیں سکتا بلکہ نوٹ قسم اول
جیسا اولنگار و راج نہ ہے یہ چار دن نوٹ مثل نمونہ کی ہیں انکا بیچنا یہ کہ نار ہر رکننا ممنوع ہے
مگر یہ کہ وہ کیوں خرید اور قیمت میں بیشی دہی ہو جان بائع جو پیشی عنقریب تو سنا کہ نہیں آئیں
بہت قدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہے وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام
مگر اتوں لینے کا کار سے تو مالک زر سود اصل میں شہار کر تا جاوے جب پورا ملجا ہی ہر پڑے اور پھر
بدوین سود کو نام سے دتا ہے لینے والے کو ہر ضرر نہیں مسئلہ زید نے میراث میں عمر و کیلین ہر ایک
کا نوٹ سودی پایا تب زید کو لکھنا زر روپیہ کامل لینا جائز ہے اسلیک کہ عمر و نے جو روپیہ بطور سود لیا
نزدہ عمر کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہوا مسئلہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا یا یا
وہ سود ہر اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا بدوین اصل روپیہ کی قیمت کرے اور دوسرا سے
مجبور ہو تو قیمت نقصان دینا معتبر ہے مسئلہ خرمن کو نوٹین زکات واجب ہر گرسوی نوٹ نوٹین جو نوٹ

بطور سودا و زمین زکوٰۃ نہیں بلکہ اصل مال میں سے حسب ہر ذلت ایسا مقام پر جائیں جہاں بیع
 نہیں تو یہی ہتسک کی طرح فروخت نہیں ہو سکتا جہاں اگر اصل مال میں یا اس کا کما حقہ خیر سے تو زمین
 نہیں مگر زیادہ لینا منع ہے اور کسی بطور استقامت عرض جائز ہے نہ بطور منہ و غیرہ اور شامی وغیرہ
 اس سبب کا یہی قیاس ہے اگرچہ کاغذ کے نمونہ کے حقیقت میں ایک ہتسک یا معاہدہ ہو جو ناجائز
 یا کسی اور چیز پر کندہ کیا گیا ہے مسئلہ زید فرسور و پیر کا نوٹ پاراشر فرمایا جو ۲۰ روپے کی ہوتی ہے
 خریدار یہ معاملہ نقد اجاڑ رہی اور رقمنا فاسد اور اگر یہ نوٹ ماعہ یا بعد روپہ کو خریداری تو عرض و نقد دونوں
 جائز نہیں مسئلہ زید فاسد کا نوٹ ۹۰ آئی کو نقد اچھا جائز ہے اور عرض چھوٹا جائز نہیں اور
 گندون یا گندوں یا پیسوں جو حسب طرح چاہے بیچ جائز ہے مسئلہ زید فرسور و پیر کے نوٹ خریدار
 اب روپہ کا نوٹ فی الفور دنیا میں نہیں بلکہ قیمت مساوی ہو اسٹامپ اسکی دو قسمیں
 ہیں ساجری جیسو ریل یا ڈاک کو ٹکٹ یہ ایک رسید ہو جہاں روپہ ایک جائز اجرت میں لیا گیا ہے و شرا
 کی ہر طرح جائز ہے اس لیے کہ حقیقتہً اجارہ ہو اور صورتاً بیع اور یہ عرض میں نہیں پس زمین
 زکات بدون نیت تجارت کو جائز نہیں بخلان نوٹ کو لپس جب کوئی مانع قوتی پیش آوے یا ٹکٹ
 قبل از حصول منافع معینہ بکار ہو جائیں تو بیع ان کو صرف حکم ریل و ڈاک میں جائز ہوگا اس لیے کہ
 وہ فی الحقیقت فسخ اجارہ ہو سوا اس شخص کے جس نے زراعت لیا ہو دوسرے مستوطنین اس کو
 ذمہ دار نہیں ہو سکتے اور یہ شرط کہ اگر اتنے مدت میں نفع حاصل نہ کیا جائے تو کو حق نہ ہوگا اگر بعد ازاں
 لی گئی تو صحیح ہو ورنہ لغو ہوگی کیونکہ حق انتفاع قطعی اور منصوص ہے اور شرط اسقاط صرف
 زہنی آئندہ لوگ جو ایسی قوانین سے خوب واقف ہیں پابند ہونگے کیونکہ سودا شریعت اسلامیہ
 دوسرے حکام کو قوانین عام اور قومی انتقاد نہیں مگر زیادہ نفع اوٹھانا ان سے حرام ہے جیسو ٹکٹ
 ریل کے ذریعے سے دوبارہ سوار ہونا یا کسی غریب سے حد معینہ سے اگر نکل جانا یا اعلیٰ درجہ میں بیٹھ
 جانا یا بوجہ اجازت سے زیادہ ہجرہ لیا جانا یا ٹکٹ کسی غریب سے بکر استعمال کرنا یا وہ چہرہ جو کثرت
 ڈاک کو قانونین سے بھیجا یا جس کا محصول گراں ہے اس کو کم محصول والے پر زمین مخفی کر دینا
 جیسو ثابت نہ کر دیا جائے کہ ان ٹکٹوں سے ہرگز نفع نہیں اٹھایا گیا اور یہ کہ اب بحسب قوانین
 معینہ واجب الزم نہیں بلکہ سوت تک تردد قیمت لازم نہیں ہے و ووم اسٹامپ خریدار

حکام حکما کوئی معتبر معاوضہ نہیں دیا جاتا بیع انکی بضرورت و مجبوری جائز ہے نہ تجارت اور
 حقیقت میں یہ مال نہیں مسئلہ مختار الاختیار میں بعض کا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مدعا علیہ
 سرکش و شرارت سردار القضا میں حاضر نہیں ہوتا یا دین جواو سکی ذمہ ثابت جواو انہیں کرتا تو
 قاضی سپاہ غوثہ کا ربر آرمی کرالو اور خیر اٹوس سرکش سے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی
 کو خیرہ اسامیہ مدعا علیہ سے لیتا جائز ہے اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرع ثابت نہ ہو مگر اسکی
 دعویٰ ایسی ظاہر بنا ہے جس سے مدعی کے صدق اور مدعا علیہ کو ظلم نہیں غالب ہو جائے جیسے
 شک کے جٹری شدہ یا مدعا علیہ کی طرف تشریح و بیہ سے مدعا علیہ نے بدون کسی معقول عذر کا
 ادا حق سے انکار کیا ہو اسوقت جواز شرارت مدعا علیہ کے معلوم ہو جائیگی کیونکہ وہ یقین کر سکتا
 کہ ایسے صورتوں میں مدعی ضرور اپنا حق بخیرہ حکام وصول کر لیا اور حسب قانون سرکار سے امتداد
 خرچ کا بیوہ متحمل ہونا پڑتا ہے یہ تمام باعث نقصان ہوا اسکو نظر مسائل ضرور وغیرہ سے نکل سکتا
 ہیں لیکن وہی مصارف لیتا جائز ہے جنہیں خیرہ دعویٰ ساقوت ہونے مصارف زائد جیسے بعض فقہوں
 وغیرہ جو صرف تائید و کلا یا استیلا و لائل کے لیے ہوتے ہیں اور آخر اس سے محتاط ہو و اللہ اعلم
 ہندی و منشی آرڈر ہندی ایک سند ہے کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھدے کہ یہ روپیہ
 تاجرخ فلان شہر میں فلان شخص کو بمعاذہ اس سند کا انوا جرت پر دیا جائیگا اور منشی آرڈر کا بھی یہی
 منشا ہے ہر گز یہ حکام کی طرف سے ہوتا ہو انکی جواز اور اتنا عین بہت تاویلین ہیں اور اقوال مختلف
 اکابر سے اس میں کوئی روایت نہیں اسلیو کہ کراہت مسنونہ کتب فقہ میں منقول ہے اور ہندی
 دوسری شے ہے پس قیاس ہندی کا شنبہی پر معین نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ نظر و صنعت معانی
 و کثرت منافع و حفظ اموال و امن و راحت عام و ابتلا سے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ
 کی جائے کیونکہ تشرکین قریش اور سادیہ میں وجہ ترجیح ضرور ہے اور قریش جواز معاملہ اہل اسلام ہے
 اور ترجیح عام و راحت عام ہیں کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر مشروع کر دین بلب رو
 خواہ فرض ہے کہ دائن نے روپیہ دیکر دیون سے اسکو گماشتہ کے نام جو شلہ کا پیکو میں پروردگار
 یا یہ کہ زبان تم یا تمہارے گماشتہ ہوں چکو روپیہ لیتا اختیار ہے اب یہ فرض جبر نفع نہ لکھو کہ
 دیون سے کسی مقام پر روپیہ لیتا یا کسی شخص کے نام دیا گیا جاتا ہے اور فی الحقیقت

ہندی و منی آرور کسی مقام کو سنانہ خاص نہیں بلکہ جہاں اوسکو گمانستے ہوں روپیہ مل سکتا ہے
اور جو کہ دنیا پر تاج و وہ اس کاغذ اور تحریر کا معاوضہ ہو جو مہاجن سے لیا جاتا ہو خواہ اجرت ہر
اور اس میں جو بھی پیدا ہو تو نہیں اونکو جواب یہ ہے کہ پہلے اول اجیر پر لازم تھا کہ وہی روپیہ یعنی پونہ پانچ
جو اس کے لئے یہ پیشین نہیں ہو سکتا کہ وہی روپیہ پیشین دیا گیا ہے یہ شرط مفید اجارہ نہیں بلکہ اجیر
لازم نہیں اسکی مخالفت میں اجیر لازم ہوگا مثلاً وہم اجیر رضمان نہیں ہے جواب یہ مسئلہ مختلف
ہے جس کے مفید اجارہ بھی نہیں ہاں مستاجر کو ایسا ہی کرنا چاہیے ہے اگر مدعوئی غلط وغیرہ ضمان سے
تو کیا ہوگا مثلاً یہ ہے کہ وہم ہندی کا روپیہ تاریخ ادا سے قبل بدون سود کو نہیں دیا جاتا چاہے اجرت
میں تعین وقت ظاہر ہے قبل از وقت مستاجر کو کوئی حق نہیں اب اگر طالب کیا تو معاملہ جدید ہوا
اور یہ روپیہ بطور طمان مستغرق رہا اور سود کی شرط اس معاملہ سے متعلق نہیں نہ ضرر کہ یہ سب شرط
فائدہ نہ اصل عقیدہ میں داخل ہیں نہ ضرر میں ضبط حرج و کیل اور مضارب اگر خود غناسن نہیں پایا
جائیں تو ضمانت باطل ہو کر وکالت اور مضاربت میں غلط نہ پڑ گیا ہاں یہ تہ نفع ہندی اجرت
ہو سکتا ہے اور جو کہ دیا جاتا ہے وہ خود اجرت تحریر یا عمل وغیرہ ہے لیکن اسکا پیشہ کرنا ایسی لغو شرط ہے
مستحق اگر بدون اجرت یہ کام کیا جائے تو موجب انتفاع عام ہوگا پھر اسکی چند تشکیل ہیں کہ کہیں
روپیہ چھپا دین شرط کہ فلان تاریخ دیا جائے اس سے نہ کو دیکھتی ہی دیا جائے یہ کہ مہاجن ہر کو روپیہ
دے اور وہ روپیہ بعد سے محضہ بن کر یہ ہمارے رقبہ کو فلان شخص سے فلان شہر میں فلان تاریخ تک و
کہ اس میں اگر کوئی توب الیہ کے قبول کیا تو جس قدر زیادہ دن گذرے سو وہاں پر رہتا ہے اور بصورت دیگر
یا ازادی ہو جو اول ایسا گیا کافی ہے کہ یہ کہ کسی شخص کے نام بقید تاریخ رقبہ لکھ کر حوالہ مہاجن کو دیا
جائے بشرط وصول کاتب کو روپیہ چھپا دینہ رقبہ واپس کر گیا یہ سوامی شکل سوم کو جس میں قرض
بشرط روپیہ باقی ہے ہر تین چار تین اجرت نہیں اور جو دیا جاتا ہے سو نہیں ہے اجرت بشرط وغیرہ کہ طور پر دنیا
میں اگر کتاب الکریموں اسکو پانچ قسمیں ہیں ۱۔ وہ جو کسی مال یا فعل کے عوض میں لازم ہو چھپو
میں سے یا اگر یہ یا اجرت یا ضمانت شکایات سے جو صورت اقرار یا غرام فعل سے ہو جیسو میت اگر
ضمانت ضمانت وغیرہ جو احساناً قرض دیا جائے اس میں قرض خواہ ہر وقت تقاضا کر سکتا ہے بخلاف اور
تینوں کے اولین بدعت گذر حق طلب نہیں ہے رہن جو کسی حکم الدنیان کے لیے دیون اپنا مال کو کر دے

اور ایسی مرض میں جسمین وہ مرانہ دین مرض ہو اور میں صحیح سے موخر ادا و قرض مال مدیون
 سے لازم ہے اگر میت مجلس ہے تو رثا پر ادا کرنا لازم نہیں اور اگر ادا کرین تو ذمہ میت سے ساقط ہو جا
 مختلف فیہ ہو بہر حال ادا کر نہیں امید بخود اور ادا کرنے کے لیے مال حلال شرط نہیں مگر وصول میں اسکا
 لحاظ ضرور ہو مثلاً اگر زید نوکر سے دوسرے قرض لیے اور کسی مال حرام سے ادا کر دے تو قرض ادا ہو گیا
 مگر مکر کو معاوم ہو تو لکنا بچا ہے اور یہ فعل خالی از گناہ نہیں اس لیے کہ مسلمان کو مال حرام دنیا
 ایک قسم کا ساقط ہے کیونکہ اگر وہ جانتا تو ضرور انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کو سور ہو پھر عمر مسلم اور پھر
 ہندو و دھرم پھر قرض میں پھر عمر و بکر سور و پیلا لی جسمین سے بچا پس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ
 جمع کیا تھا اور بچا پس شراب و قیمت سوا صورت میں اگر عمر مسلم اس روپیہ سے زید کا قرض ادا کر گیا
 تو زید کو جان بوجھ کر لکنا جائز نہ ہوگا اور لیا تو عمر بری ہو جائیگا اور اگر بکر ہندو ادا کرے تو وہ بچا پس جو
 شراب کی قیمت سے لکنا جائز ہے اس لیے کہ یہ ادھر کو حقیقین جائز اور حرام ہیں اور دوسرے بچا پس کا جو رشوت
 سے لکنا جائز ہے اس لیے کہ اس میں نیک ہے نہیں اگر نہیں یہ قرض کو چوتھی قسم ہے جسمین مدیون
 اپنا مال دین کے اطمینان کے لئے اوسکی حوالہ کر دیتا ہے اس میں ایجاب و قبول اور مرتن کا قبضہ کامل
 شرط نہیں ایسی چیز جو راہن کو تلفی ہو علیہ ہو کر مرتن کو قبضی میں نہ آسکے رہن ہوسکیگا جسے نصف
 مکان یا شاخ و درخت وغیرہ اور جب کا بیانیہ ہوا سکا رہن رکنا ہو منع ہے (عالمگیری) رہن اگر
 ضائع کیا گیا تو قیمت دنیا دگی اور اگر خود ضائع ہوا پس اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا مقدار قیمت
 معلوم نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہو تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون
 بقدر زیادہ ضمانت اور بقدر قرض سے کم ضمانت ہو تا ہے مرتن اگر فک رہن کا دعویٰ کرے تو پہلو مرہون
 کو حاضر کر دے تحقیق ہدیت از جانب راہن معتبر ہے تاکہ ادا و زر کو قوت حاصل کرے بخلاف مرتن
 کے کہ اس سے ہر دم واپسی پر قدرت ہو رہن میں کسی قسم کا تصرف راہن یا مرتن کو طرہ سے جائز نہیں
 پس اجارہ یا عمارہ اور بیع اور رہن وغیرہ رہن کا بدلہ حلال اجازت فریقین ناروا ہے کیونکہ یہ تصرفات
 از جانب راہن قبضہ مرتن کو مانع ہیں اور از جانب مرتن ملک راہن کو ستانی مسئلہ زید فرعون
 کے پاس سے عمر نے بارگاہ پاسی اور بکر نے خالد کے پاس ایک مکان رہن کیا تھا وہ مکان گرتا یا
 گرا یا تو زید کو قرض سے کہ خواہ عمر و خواہ خالد سے اوسکی قیمت وصول کر لے کیونکہ یہ سب اس تصرف

میں خاص اور خاص ہو کر سزا و عقوبت و الجزیہ و الاوارث مرایا زندگی و گمراہی و سزا و عقوبت
 نہیں کرتا زید کو حق ہے کہ زر رہن او اگر کے وہ مکان خالق العین سے لویا کسی اور قسم کا نقص
 کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر بجا ہے تو ضرور زیادہ ہر تب بھی خالد کو بقایا زید کا نقص نہیں
 ہو سکتا اپنا دعویٰ بکری سے کرے کیونکہ عمر غاصب اور خالد شریعتی کا قاضی ہے اور یہی حکم ہے کہ
 مستعار کا زید ایک گوزا عمر کو پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیعت پر بعد اتمام عقد زین
 بکر وکیل کیا تو شکل اولین بالفاق اور ثانی میں با اختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بکر کو وکالت سے
 معقول کرے (دہا یہ) سناغ مرہون راہن کو مملوک اور مرہون کو پاس امانتاً محبوس رہتا ہے
 اسباب میں کہ یہ سناغ مرہون کو دلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہے مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہے جو
 جناب استاد و مولانا کسند الامثل فی الاما کا بر الوالحات سولوی محمد عبدالحی عم فیضہ الخفی والجلی نے
 انہر سال فلک المشعرون فیما يتعلق باستقاع المرہون بالمہون میں بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہے کہ نفع
 مملوک راہن ہے پس اگر راہن نے بعد تکمیل عقد و قبضہ نامہ جو شرط اجازت دہی تو بطریق ترک اولی
 جائز ہے اور اگر اجازت مقصود رہن یا داخل عقد ہو تو کمال اگلا سودہ اور اجازت خیانت اور
 غصب ہے اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع و مخالفت لازم ہے کیونکہ
 سنہ سے جو چاہیں کہیں لیکن اولین رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور نفع کو
 معاوضہ دین تصور کرتے ہیں و دانندہ لعل مانی النکاح اگر سوین و و ایک نیک نیت ہوں تو بھی عام
 فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر راہن نے مرہون کو اجازت دہی تو اسے اختیار باقی ہے کہ جب چاہے
 رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون سے زید مرہون
 نفع رہن کے ہیں یا ہن سے لی سکتا ہے مثلاً زید فرماخ عمر کو پاس رہن کر کے سناغ اور سکا عمر کو پاس
 کرے یا عمر کو پاس اسکی پرورش اور سگی میں صرف کیا ہے وہ زید سے لی سکتا ہے اگر زید نے قبل از قبضہ
 نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سو روکا و زید مرہون
 مرہون مصارف دوم کر میں ہے وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چارہ
 لباس - نوکر - باغبان - سامیس - سینچا - بونا - مکان کی مرمت وغیرہ سناغ جو حفظ اور آسپا
 سی غنائ ہیں جیسے کرایہ مکان و دوا وغیرہ پس مصارف اول راہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

طے ہو کر زید کا نقص نہیں ہو سکتا ۱۱
 اس کی بکر وکیل کا نقص نہیں ہو سکتا ۱۲
 اس کی بکر وکیل کا نقص نہیں ہو سکتا ۱۳

مرتن کو ذمی کر اگر ابو یوسف کو نزدیک کر ایہ مکان بھی راہن کو ذمی ہے ہر ایہ ہاں اگر قیمت راہن و بیع سے زیادہ ہے یا کہ منافع او سکھ حاصل ہوئے تو یہ امانت ہیں اور ان کا کل خرچ بھی راہن کے ذمہ ہے یہاں اور مرتن کو لازم ہے کہ خواہ خود راہن کو حفاظت کرے یا اپنے معتبر نوکر یا عیال کے پاس رکھو لی عذر کو پاس رکھو گا تو ذمہ دار ہوگا اور جب راہن مرتن کو نفع حلال کر دے تو کل مصارف ذمہ مرتن ہو سکتے ہیں اگر راہن او اسے مصارف سے انکار کرے یا غائب ہو موصول اجازت تک مرہون کا ناقص یا ہلاک ہو نیکیا خوف ہو تو مرتن بقضاء قاضی مندرجی خرچ کر کے راہن سے وصول کرے اور اتنا ہی نہ تو مرتن اپنے اسے سروکار کا خرچ کر سکتا ہے ہر چیز یہ حقوق مختلفہ قاضی قاضی پر محفوظ ہیں مگر ایسی حالت میں مرتن اپنے حقوق کی محافظت میں مضطر ہے اور مثل حق خاص کے مستقل و مختار اور راہن غلام تمام اس کی بدایہ صفحہ ۸۵۵ آخرباب تصرف و ضمانت مرہون میں امام صاحب کو مذہب سے منقول ہے اس بطور منافع او سکھ اگر جمع نہ کیں جیسے دودہ بیوہ یا تو مرتن بطور فضولی بیع ہو سکتا ہے اور قیمت منافع راہن کا اگر وہ جس سے بیع ہو جو عرض راہن یا تھا تو او میں موصول کرے ورنہ وہ راہن محبوس رہے البتہ منافع مفقود کر تکمیل نہ اس کو ذمی ہے نہ او نہیں مختار جیسے مکان کو اگر ایہ پر چلانا کسیت یا باغی دستی وغیرہ اور اگر یہ عذر نہ ہوں اور مرتن اپنی راہ سے کہ خرچ کرے تو بیع ہو راہن سے نہیں پاسکتا اور وہ منافع جو باقی رہ سکتی ہیں جیسے جانور کی بیخیر اگر تو بیع صحیح نہیں مسئلہ زیر ایک مکان یا ایک گاہ چوپائی روپیہ کو راہن رکھو اور اگر ایہ دودہ او سکا تین روپیہ یا سواری اور مصارف ایک روپیہ یا سواری مکان یا گاہ کی ایک برس میں چھوٹ جائیگا اس لیے کہ اصل زمر راہن کے لئے ہے اور کل آمدنی سے اب کچھ مرتن کا باقی نہ رہا مسئلہ راہن کو مرتن ہو اور مرتن کو راہن سے مرہون بطور کر ایہ لینا جائز نہیں (عقود الدریع) اس لیے کہ راہن کو اگر لیا تو قبضہ مرتن نہ ہوا اور مرتن نے لیا تو قبضہ باستحقاق راہن نہ ہوا بلکہ نیابتاً قبضہ ہوا اور ثمن اپنے روپیہ یا قبضہ کا دعوی کر سکتا ہے مرہون کو ملک الیہ حق نہیں یہ شرط کہ اگر اترو تو نوغین روپیہ او انکیا تو بیع ہو جائیگی باطل ہے عقود الدریع مسئلہ اگر مرتن زنا یا اجازت راہن مرہون کو عاریت دیا اب مرتن ضامن نہ ہوا اور اگر راہن کو اذن سے بیچا یا اگر او بیوہ یا تو راہن باطل ہو گیا (بدایہ) مسئلہ ہر شخص مرہون کمتر مکان یا باغ راہن رکھ جائے تو راہن جیسے شرط اور کہہ بہ دن شرط مرتن کو قبضہ نہیں نہیں کیجا و ان میں سے کو تو نہیں بیع و فروز ہو اور راہن باطل اس لیے کہ راہن قبضہ شرط

مفید عقد ہو مگر نفس الامر میں مہتمات عقد سے ہو کہ جو کہ دستان کہ کشتی میں بڑا ہرج اور کشتی بڑا تھا مگر
 اور کمال بل ایگینائی کا احتمال ہو ظاہر ہو کہ صاحب کشتی دریا میں اور صاحب زمین قبل جنگی زراعت
 مجبور کیے جاؤ ہیں اس طرح آقا مردہ و شیار و معتبر بنے تک نوکر کو روک سکتا تھا لیکن جبکہ ایسے آدمی
 ملنا کسی مدت پر موقوف نہ تھا اور مدت غیر معیاری تک باندھی مشکل ایک مدت خاص کر تعین ہر وقتا جا نہیں
 اس کے قائم مقام جو اور در صورت عجلت نوکر کو کہ خواہ ایام سو و دو سال کی طرح دینا چاہیگی جس طرح صاحب
 زمین زراعت کا نقصان دیتا اور بیع میں مشتری سے مشتری کا فیصلہ یا رہن و عقد رہن میں نامہ سے
 وکیل بالبیع کا لزوم مفید نہیں اور بیع میں یہ شرط اگر فلاں وقت تک قیمت نہ دے تو بیع ہوگی
 جائز ہو اسی طرح یہ لزوم بھی مخالف و ممنوع نہیں ہو سکتا جبر مانہ میں قسم ہی سے معاوضہ
 کسی صورت شرط کی مخالفت ہو مانہ ہو شرط یعنی اگر آئندہ نوکر کی منظر ہو تو گذشتہ عدول کی ایضاً
 نسبت جبر مانہ دور نہ اختیار ہو اس طرح اور قسم کی مثل میں سبب سے یعنی بوجہ فلاں مخالفت کو خواہ خود
 جبر مانہ لیا جائیگا پس قسم اول کی دو صورتیں ہیں سبب و مخالفت جس سے کچھ نقصان مال یا عمل ہو جس سے
 کوئی شے ضائع ہو کر دیکھنا غیر حاضری یا کسی خود رائی سے کام پورا ہو گیا یا ایسے کام پر نوکر تباہی و خرابی
 انجام دے سکتے ہیں تو انہیں ہو سکتا جیسے چھاپنا صحت کرنا یا دوسرے کام اور سپر موقوف ہے جیسے
 کسی کارخانہ کا مہتمم و غیر اس صورت میں جبر مانہ جائز ہو اور ثبوت اس کا جبر از ضمان سے کتب فقہ
 میں موجود ہے سبب و مخالفت جیسے سوا کرنا خوشی و ناخوشی و شرارت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا تو
 اس کا حکم مثل قسم دوم کے ہے اور قسم دوم بوجہ شرط و ضمانت مجرم و انتظام و ضرورت جائز ہو
 اور قسم محض ظلم و ممنوع ہو نوکر کو اوقات نوکر میں کوئی کام اپنا کرنا جائز نہیں مگر سبب انامی و فرائض
 کو سننے حاجات ضروری جیسے کھانا پینا وغیرہ کو نوافل یا اتفاق منع ہیں اور عیال مسجد و درہم تو
 بمقتدر مناسب جرت کم ہوگی (حال لکیری) میرے سندر دیک اگر دو نو مسلمانی ہیں تو نماز جمعہ و نوافل وغیرہ
 کا پہلے ہر لحاظ کر کے معاملہ کریں کیونکہ مبادی و مزدوری طبع مال سے جمعہ ترک کر دی اور آقا کو بھی ہفت با
 فرائض و عبادات تخفیف اجرت شان اسلام سے بعید ہو اور یہ قیود و تبہ ہیں کہ مالک اور کاتب سے
 منع کر دے یا بوقت اطلاع تا خوش ہو یا اس کے کام میں نقصان کا خیال ہو ورنہ بحسب عزت
 و تعامل بلا مضائقہ نہیں ہے اور ایسی نوکر یا ان جنہیں دوسرے کام منحل نہیں ہو تو انہیں زیادہ

فصل
 در بیان
 منہج
 در بیان
 منہج
 در بیان
 منہج

رہتی ہے ایسی امور کے مانع نہیں جیسے ایک شخص پہلے ہی دیتا ہو اور کچھ پڑھتا یا سیتا یا مسموم
 بیع و عمل جیسے کٹر لنگن حبیب رنگ کی بیع اور رنگنی کی اجرت ہے اس میں اگر مال کا
 ہے اور اجرت خود رکی تو اجارہ ہے ورنہ استعناع کہنے اور وصف کی تعین بوجہ بیع منقطع
 ضرور ہے یہ لوگ بعض اجرت مال رک سکتے ہیں جو مال کا صرف ہوتا ہے وہ معقولہ علیہ نہیں تاکہ
 مالک میں لازم آئے بلکہ اگر وہ ذریعہ تسلیم معقولہ علیہ ہے دہایہ، عذر یا مبیع منقطع اجارہ
 یا عجز پر ہی جیسے گاڑی کر لیں پرلی اور گھوڑا امر گیا کا ٹی ٹوٹ گئی حاکم نے مانعیت کو ہی خود بیمار
 ہو گیا یا وہ مر لیں جسکے طبیب بالائیہ گیا کہ فوت غرض جیسے مر لیں اچھا ہو گیا مگر سفر منقطع
 کر دیا یا جس صفت اور جس قسم کا نفع معقولہ علیہ سے منظور تھا وہ اس میں نہیں ہتھ مروت احمد
 المتعاقدين اباجارہ باقی نہ رہا البتہ وراثت اور فرقی ثانی راضی ہون تو یہ معاہدہ جدید
 ہو سکتا ہے جیسا کہ معمول ہے کہ بعد موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدے قائم
 اور باقی رہتے ہیں اسکا جو ان حکم قرار ہے اور سکوت قائم مقام رضای جدید لیکن جب تک کہ کسی
 امر متفقین رضادونوں طرف سے مفہوم ہو اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایک سال کو لیے کر لے لیا
 یا دیا کسی کو سال بہر کا مل شرط پر نوکر رکھا یا نوکری کی اب ایک شخص مر گیا تو دوسرے کو مکان
 یا نوکری چھوڑنے یا چھوڑا دینا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اسکی رعایت
 کی جائیگی مثلاً گشتی یا زمین یا مکان یا ظروف متعلق ہیں تو رفع تعلق نہ اسکا باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ
 سے اگر اقرار تھا کہ عین ضرورت کو وقت یا بدون نسلت چند ہوم نوکری چھوڑ سینگے تو اس ضرورت
 یا نسلت کی رعایت لازم ہو اسلئے کہ یہ شروط اصل اجارہ سے متعلق نہیں بلکہ بغير منقطع حقوق و اموال
 و اغراض عائدین کو جاتا ہیں اور یہ حقوق میراث اور ملک وراثت ہوتی ہیں اجارہ مشروطہ
 یعنی بشرط تریبہ شراعت و بیجا نیگی جیسے طبیب وکیل عامل جیسے بشرط کامیابی ایک مقدار اجرت پر
 تصفیہ کیا جائے ان میں کسی قسم کا عین ملکت وغیرہ شرط ہو کیونکہ اثر کا ہونا نہ ہونا کسی کا اختیار میں ہر
 نہ کسی وقت خاص سے متعلق اور نہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تعین کے
 نزاع قائم ہے اسلئے کہ آمر تک نہ نظر کرے اور اگر بوجہ کسی چیز ہوئی خرابی کی جسکا فوٹو شکل ہر
 مفرد کا تا بجا ہو تو اجرت کس اعتبار سے دیا جائے اور اگر آمر کو مطلقاً اختیار دیا جائے تو وہ ہر وقت اسکی

۹۰
 ان سوانح
 اصل نسخہ
 حیدرآباد
 اس وقت
 میں رنگ
 جو راضی
 ہے ۱۰

مغرولی اور حق تلفی پر قادر ہو کہ تسلیم معقود و علیہ کے یعنی میں کہ دستا جبر نفع یعنی پر قادر
 ہو واسے کہ جبکہ بعض مدت یا تمام مدت میں کوئی مانع قوی پیش آیا مثلاً مکان غصب کیا گیا۔
 غرق ہو گیا یا سونہ یا پیر ہوا۔ بقدر حصہ اجرت کم ہوگی (دعا لکیری) منسوخ اجاریہ میں حضور عاقلین شرط
 ہے عام زمین کہ خود ہوں یا وکیل اور یا مخیر تحصیل معقود و علیہ کسی باعتبار عمل ہوتی ہے
 جیسے وہ کام اس قدر کر دے اور کسی باعتبار وقت کہ جیسے مروج و شام تک موجود ہو اور کام کو اس قدر
 اجیر بر تمام وقت متوسط قوت سے کام کرنا اور کام نہ کرنا ضرر بنالازم ہے اگر خالی وقتوں کی منفعات
 میں ہو سکتی **تفرقات و اجازات فاسد و اجارہ شرط فاسد** سے فاسد طیار ہوتا ہے
 اور شرط فاسد کا ذکر مروج میں ہو گیا لیکن معقود علیہ چیز زمین جو بیع کی طرح واپس ہو سکتی
 پس جبکہ بوجہ اجل اجرت اجارہ فاسد ہوتا ہے اجرت مثل دلائی جائیداد اور اگر دوسرے وجہ سے فساد آیا
 تو اجرت قرار داد اور اجرت مثل سے جو کم ہو وہی دلائی جائیداد محکمہ مسئلہ کثیر اکل تک سیر و توعہ
 و نہ مرا جا رہ فاسد ہوا ان یوں کہ اجارہ کے اجارہ بر حالین سے اور زیادہ بطور انعام و شرط معلق
 حین ہو یا یہ کہ اگر کل نہ سید و گز تو دینا گز صاحبین ایسی شرطیں استثناء جائیداد کے ہیں اور ان کے
 میں ایک بوجہ دی ہے وخت کو اجارہ کی فقہانے اتفاق منع فرمایا ہے اور وجہ اس کے عدم تمام
 عدم حاجت قرار دی ہے میں کہتا ہوں کہ عدم تعامل محبت نہیں غرضاً اولیٰ مردن میں جو
 لصوص قوی و فعلی دونوں سے ثابت ہوں باقی رہے حاجت وہ ہمارے زمانہ میں باشد ہے اگر
 زمانہ میں ہوا و جب وخت با جا رہ لیا اور جب چیل کو خرید و تحوہ اس پر غرض چنگ و چیر و دی تو غلو
 جو شجر سے مستفاد ہر شائع شجر ہے اسلئے کہ نو ایک قوت ہو جو زمین سے حاصل ہوتا ہے نہ ہاگ غنیم شجر
 و زائدہ نہ بالیدگی زراعت جائز ہوا کہ در یہ شبکہ وخت تابع ارض ہے اور تابع کا اجارہ غیر ثابت
 الا غنائم کا اجارہ پر ہو واد ہو تا ہو جو اتفاق جائز ہے اور جبکہ شجر اعیان سے ہر تو اس سے تابع قرار
 دینے کے کیا ضرورت ہو اور امام محمد سے شرط ترک اعمار مروی ہے (ہدایہ) مالی اعمار و غنیم چیل مطلقاً
 غصب نہیں جبکہ زمین کو ایک مکان یا زمین سو روپیہ سالانہ کر اور پر دیا میں شرط کہ جب قدر مرمت ہو
 یا جو اسکی تعمیر میں خرچ ہو رہے ہو تمہارے ذمہ ہے پس اگر مقام اور تعداد اور لاگت معین اور معلوم ہو
 تو غیر در اجارہ فاسد ہے کہ مرمت و تعمیر کے احوال مختلف ہیں اور اس صورت میں جو بنایا جا رہے ملک

دعا لکیری میں لکھا ہے کہ اگر اجارہ فاسد ہو تو اجرت قرار داد ہے

مالک و اس کی کہ یہ غیر و مست داخل اجرت ہو اور اگر یوں کہ گائی کہ مکان یا دکان انہی طرف سے بنو اور عام ازین
 کوئی دفع خاص معین کر یا نہ کی اجارہ جائز ہے اور اگر یہ حق زمین کا ہو گا اور علم ملک مستاجر اور شرط
 و عام نہ ہو تو بھی مالک کو اجارہ نہیں ہر باسکتا اور نہ مستاجر کم کر سکتا ہو اور غیر ضامن کسی مستاجر اگر زمین
 مالک سے لیا ہو تو قیمت غلہ مستاجر تخریر نہ مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کر یا ہو جب فساد ہو جیسے
 دیکھ و دیکھ نہ ہو رہو اور اس قدر کام ہو کر و اور ان دونوں زمین کو ہو کر اجرت کم کر لیا گیا ہے
 مالک کا اجارہ اسکی دو قسمین ہیں۔ ۱۔ مباح مال کو اجارے پر دنیا یہ باطل ہے ۲۔ مباح مال
 حاصل اور جمع کرنے پر کسیکو اجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام۔ دریا۔ جنگل
 پتھر۔ شکار وغیرہ کو اجاری پر دنیا جائز نہیں مگر جبکہ ایسی چیزین اپنی محنت اور صرف سے تیار کرے
 جیسے نہ کو دے پل بنایا چیرا گاہ بنائی مسجد بنایا شاہراہ کا بند کر دیا ضرورت عام و مستفاد نظام
 جائز ہے جیسے نا و کابل بنانیسے کشتیوں کی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کیوجہ سے دوسرے گھاٹ روک
 دی جائے زمین اگر چہ یہ مقام نہ ملک تو نہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی کا بنایا جائے تو غیر ضرر ہے
 پس بضرر قطع عظیم و راحت عام کے یہ ملاقات ظلم نہیں اسطرح پتھر کو پتھر جنگل کی لکڑی۔ دریا
 کا پاؤں۔ موتی۔ صحرای۔ معانیات۔ شتی۔ ہر قسم کے شکار اور جہدہ چیزین جیسے و نفیس ان مقامات میں پکا
 جائیں اولین قائمہ خلاق براہ راستی اور چوہو قبضہ کرے وہ مالک ہو مگر جبکہ حاکم وقت محافظت اور انتظام
 کرے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچائے باہم جنگ و جدل ظلم و تعدی ہو و کو کو ایسا
 محصول جو قیمت کے قریب قریب ہو جائے اور ایسا حکم و قبضہ جو حد ملک تک نہ پہنچے اور اون
 مقام کو عام اجرت سے خارج نہ کرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے تو نہیں
 جو کہ حاصل ہو اسکی چار قسمین ہیں۔ ۱۔ بمعاضت جیسے خرید و فروخت وغیرہ کر لارم ہے کہ یہ معاوضہ
 اسکو خدمت کو نفس سے ہو جیسے ایک شخص نوکر کر اپنے اور خریدنے کا ہے تو وہ سوا سے
 مصارف خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کپڑا خرید و فروخت نہ کرے سبب خاص یعنی اسکو جو
 سے کہ جسکو معینہ خدمت سے تعلق ہو جیسے میراث بہرہ وغیرہ سبب مشترک و شائبہ یعنی جسکو
 بی طرف بھی منسوب کر سکے جیسے خاص تجارت کیوجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہوگی اور کہ
 دفع ہو اسمین اولاً لحاظ تجارت اور ثانیاً مراعات ذات اجیر و دونوں ہیں تو اسمین غلبہ ظن پر

مباح مال
 عام زمین
 مستاجر
 اجرت
 نظام
 شتی
 صحرای
 معانیات
 شتی
 ہر قسم
 شکار
 جہدہ
 چیزین
 جیسے
 و نفیس
 ان مقامات
 میں پکا
 جائیں
 اولین
 قائمہ
 خلاق
 براہ
 راستی
 اور
 چوہو
 قبضہ
 کرے
 وہ
 مالک
 ہو
 مگر
 جبکہ
 حاکم
 وقت
 محافظت
 اور
 انتظام
 کرے
 اور
 خلق
 اللہ
 کو
 خوف
 و
 نقصانات
 سے
 بچائے
 باہم
 جنگ
 و
 جدل
 ظلم
 و
 تعدی
 ہو
 و
 کو
 کو
 ایسا
 محصول
 جو
 قیمت
 کے
 قریب
 قریب
 ہو
 جائے
 اور
 ایسا
 حکم
 و
 قبضہ
 جو
 حد
 ملک
 تک
 نہ
 پہنچے
 اور
 اون
 مقام
 کو
 عام
 اجرت
 سے
 خارج
 نہ
 کرے
 جائز
 ہے
 تفصیل
 شکل
 دوم
 نوکر
 یا
 مزدور
 کو
 اپنے
 کام
 کے
 تو
 نہیں
 جو
 کہ
 حاصل
 ہو
 اسکی
 چار
 قسمین
 ہیں
 ۱۔
 بمعاضت
 جیسے
 خرید
 و
 فروخت
 وغیرہ
 کر
 لارم
 ہے
 کہ
 یہ
 معاوضہ
 اسکو
 خدمت
 کو
 نفس
 سے
 ہو
 جیسے
 ایک
 شخص
 نوکر
 کر
 اپنے
 اور
 خریدنے
 کا
 ہے
 تو
 وہ
 سوا
 سے
 مصارف
 خانگی
 کے
 بطور
 تجارت
 اپنے
 لیے
 کپڑا
 خرید
 و
 فروخت
 نہ
 کرے
 سبب
 خاص
 یعنی
 اسکو
 جو
 سے
 کہ
 جسکو
 معینہ
 خدمت
 سے
 تعلق
 ہو
 جیسے
 میراث
 بہرہ
 وغیرہ
 سبب
 مشترک
 و
 شائبہ
 یعنی
 جسکو
 بی
 طرف
 بھی
 منسوب
 کر
 سکے
 جیسے
 خاص
 تجارت
 کیوجہ
 سے
 کسی
 شخص
 سے
 ملاقات
 ہوگی
 اور
 کہ
 دفع
 ہو
 اسمین
 اولاً
 لحاظ
 تجارت
 اور
 ثانیاً
 مراعات
 ذات
 اجیر
 و
 دونوں
 ہیں
 تو
 اسمین
 غلبہ
 ظن
 پر

عقل کرے اور بنیویات مثل طعام و غیرہ بر مالین اس کو حق ہر ملک بحسب قدرت و حکم اس میں کچھ
حاصل کرے وہ ملک تاہیں جس کا نام نہ لکھا گیا کہ یہ ملک اس کی ملک یا جنگل سرکاری ہے کہ جنگل
پکڑ کر لے لے یہ چیزیں اور لازماً کر قبضہ میں آئیں لیکن وہ قبضہ حقیقت میں امر کا اور دلیل
اسکی اور شادی علیہ السلام ہر لیکن ہماری عزت کو اعتبار سے مسلمین اس کلی میں داخل نہیں اس لیے
کہ جب معلم لازم ہو اور وہ سرکار کے ہی اسکی پاس پر ہوں اور ان کے اور دین تو ہر چند کہ فی
معاوضہ اور نہیں وقتوں یا اسی سخت کا ہر جسکی خواہ اسکو دیجانی ہو اور بیشک جو جسے تعلیم
دوسری شاگردوں کے ہر ج بھی ہوتا ہو مگر جو چیز عرت کو ایسا ہی سمجھا جاتا ہو کہ گویا اسکی آبادی
ہو گئی ہو اور اسے جو جکر ذکر رکھو والا ممانت کر دینا ہر تو انکو ایسے حقوق نہیں رہتو اور دوسرے
لازمین کا بھی ایسا ہی قیاس ہر متفرقات الجاریں خیار رویت و خیار عیث خیار
شرط حاصل ہو (حاکمیری) اور تفصیل اسکی شکل تفصیل ہے کہ ہر گویا ایسے اجارہ نہیں جنگل و چمن
اولاً ممکن نہیں صرف بیان یا نمونہ کافی ہر جیسے کہ ہر انکو انا دیکھنا اسکو انا وکیل ہو کہ ایسا
طبیعی سے علاج کرنا اسے اجارہ میں نفع موجود مقصود ہوتا ہو اور بیع میں ملک پس ضروری
نہیں جو شریک سکتی ہو اسکا اجارہ ہی صحیح ہو (حاکمیری) جیسے بچہ شتر و اسپک سکتا ہو کہ وہ
ملک حال اور نفع مال یا نفع تجارتی موجود ہو مگر اجارہ جائز نہیں کیونکہ انتقال موجود نہیں ہے
سوار می وغیرہ ان اگر کوئی نفع خاص ملے کہ متعلقہ نہیں اسے اجارہ ہی ہر اجارہ جائز ہر مثلاً
زیر زمین ایک مکان کے لئے پیکر کر کے اگر زمین والا مال کو بھی ال جاری پر دینا جائز نہیں کہ تیسرا
شخص بھی متعلق ہو جیسے زیر زمین کو ایک مکان بکرا لے لیکر بکرو دیا اب بکرو مکان زیر زمین
و سکتا ہا معاوضہ اجنس منع ہر جیسے وید کو ایک مکان عمر و کرایہ پر دیا اور عمر و کرایہ میں
اپنا مکان زیر زمین کو دیا ایسے شخص کو اگر پر دینا جس نے گناہ یا فساد کا احتمال ہے تفصیل
منع اور جائز ہر جیسے طوائف یا قمار باز یا شراب فروش کہ مکان یا مکان کے لئے پر دینا کے غیر مقید
انہیں یا بعض معقود علیہ کو اجرت قرار دینا جو اجارہ فاسد ہوتا ہو جیسے دس مہینے نگران مقام کسی
لیگا اور دس مہینے کی اجرت پائی اور مستاجر ادائی اجرت سے متغیر ہو کہ اجرت وہ کیوں مہینے

اجیر لیجا کر اور یہ امر مستاجر کے اختیار میں نہیں اور اگر یہ کہا کہ دس من گیہوں لیجاؤ ایک من
 گیہوں اجرت دیگر یہ جائز ہے اس لیے کہ اب دس من پورے اجیر کو لیجانا اور بعد وصولی اپنی اجرت طلب
 کرنا لازم ہے اور مالک کو اختیار ہے کہ جو گیہوں چاہے دو کرے اور شکل اول میں اجیر خود مختار تھا اور
 اجیر اس مالک کا حق منقطع ہو گیا تھا ایسی ہی سوت بنی کر لیو دیا اور کہا کہ بعد تیار ہی اس قسم کا
 اس قدر سوت یا کپڑا دیا جائیگا جائز ہے اور اگر کہا کہ سلج یا نصف خود لیلو ناجائز است ہر جہتی ضرور
 یا سواری بلائی اور قرار پایا کہ یہ کام کیا جائے یا نہ اجرت ضرور دی جائیگی لازم الادا ہے ۹ اجرت
 تعلیم علوم دین یا اعمال یعنی اتعیم و اذان وغیرہ جائز ہے اور واجب الادا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی احق ما اخذتم علیہا کتاب اللہ اور فرمایا ضربوا لی سوا درواہا بخاری اور عہ معاوضہ
 صرف و حبس و قتل کا ہر ذکر پاک سبحانہ تعالیٰ کا عرض نہیں آتی گواہی کی اجرت بمقابلہ صرف وقت
 جائز ہے اول اقرار موت جائز ہے حدیبیہ میں اصحاب رضی اللہ عنہم سو موت پر بیعت ثابت ہے اگر کسی
 عقد کی عرض یہ نہیں ہے کہ مر ہی جائے بلکہ کمال ثابت قدمی و سعی و جہاد ضروری لازم ہو پس نوکر سے
 فوج کی اور ان کو اقرار کہ سر بازی اور جان نثاری کرے جائز و صحیح ہیں بشرطیکہ جائزہ معز کو نہیں
 لڑیں اور ظلم و کفر کی اعانت نہ ہو اور تالیف مکان کو شمش و شمشاعت اوپر لازم ہوگی نہ مر جانے والے نوکر کو
 آقا کی تخلیم اور بعد معزولی مراعات اور لحاظ حق مالک شرعی نہیں مگر متعارف ہے اور مر موت کو
 اعتبار سمجھیں ملا لازم پر جبر نہیں ہو سکتا کہ وہ خواہ مخواہ کسی ایسے شخص کے اطاعت کرے جس کی اطاعت
 اور شرطیں داخل نہ تھیں کیونکہ مزاج مختلف ہوتے ہیں اور آدمی ہر مزاج کا تحمل نہیں کر سکتا
 مگر جن سرکار و فہم قواعد و ترکیب معین ہیں وہ ان بحسب قواعد و ان سبب انسداد کی اطاعت چاہیگا
 وہ ماتحت ہے یا ہوا لازم ہے یا گناہ میں نہ اطاعت ہے نہ اجرت پس گناہ بجا نا نوکر کی ناجائز پیغام
 رسائی ظالم حکام کے حکام کی تعمیل نامشروع قوانین کا اجرا سو و خوار و ملی طرف سو سو و کا اتقا خدا
 او سکی و کالت حرام چیزوں کو بیچنا یا نانا و سپین کسی قسم کے اعانت کی نوکر کی یا ضروری پیسہ
 مشروع ہل و بعض نہیں وہ امر میں جنہیں نہ اجارہ منعقد ہوتا ہے نہ اجرت لازم ہوتی ہے اور اگر اجرت مل ہی
 گئی تو او سپین ملک نہیں آتی جیسے اجرت شراب کشی و قتل نفس مظلوم وغیرہ اور بعض میں بوجہ بعض کے
 ملک جنسیت آجاتی ہے اور قرطبہ عاصی ہوتا ہے جیسے فساق اور ظالموں کی مشروع امور میں نوکر کی ایسے

بنا پر کفار کی نوکری یا مزدوری اگرچہ صحیح اور اتنا صحابہ و صحابہ ہر لیکن جبکہ ان کی شوکت اور
 قوت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہنچے یا طلبہ اسلام کو مانع ہو یا ان کو مذہبی عقائد اور اعمال کو اعانت ہو یا
 شریع اسلام کو مخالفت لازم آئے یا ضروریات دین میں حرج و مرجع ہو یا غیر مذکورہ کثرت میں مانع ہو یا جان
 ہو اور موجب سعادہ اگر تمام بلاؤں سے خالی صرف مزدوری ہو تو جائز ہو اور حکم الہی و منہج نوکری میں
 یا مزدوریوں کا حالات یا وقعت کو اعتبار سے بلکہ یا کرتا ہو اور اس پر ناپا جو بار و فساد کو نوکری اور
 اجرت میں زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہے کیونکہ غالباً کام او کو منوعات سے خالی نہیں ہوگا اور ان کا مصیبت
 سے ایمان ضعیف ہوتا ہے نیز سے نزدیک کفار و فساد کو نوکری سے اور ان کی مزدوری اولیٰ ہے اس لیے کہ ان کا
 کو نوکری شرفقت و اعتماد اور نوکری کو آفاقی محبت اور اعتقاد ہوتا ہے اور بحکم الناس علی دین ملوکم اثر
 زیادہ پڑتا ہے مزدور کو اس قدر تعلقات نہیں ہوتے جیسے برابری خراب تعلق قوی ہونے کی ایمان ضعیف
 ہو گا تاہم و اعلیٰ سبب کو اگر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جاوے اس کے رد و مخالفت خفیف
 نہ اور اجرت اخرا سے عمل یا وقت پر منقسم ہو بلکہ مجموعہ کو اجرت ہو تو بالکل اجرت منافع ہوگا
 اگر انفقہ و خفیف یا اجرت منقسم ہے تو حسب تفصیل تقسیم دنیا یا بیہ شاہ اجاریات محض
 اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر مبنی ہیں جنہیں وکیل - طبیب - معلم - عامل - وغیرہ ان کو نسخہ نوکری
 لیے عذر صحیح کو ضرورت نہیں اس لیے کہ یہ امور قلبی ہیں اور دلیل ان پر قائم نہیں ہو سکتی لیکن جبکہ سید
 کو اندراج نسخہ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر فائدہ ہوگی مثلاً زید نے طبیب جس کو علاج کر دیا
 مرض و دوا علاج ترک کیا یا کسی عامل کو چالیس نکات اقرار تھا بیوی دن قطع کیا یا کوکیل کو چار دیکھا کوکلین
 پر عہد اجرت کا سختی تھا دوا دیکھا کوکلین پر عہد اجرت کیا بعض اجرت و شاید دیگر الاموال و احوال جاہلوت ناما زید میں کسی کو
 میں معمول ہے کہ کمینہ پیشہ و حجام - دھوبی - چار - پاسی - وغیرہ زمیندار و کوکلین ہر قسم کام کر کے پر روزانہ
 مجبور کر جاتے ہیں اور صرف بعض تقریبات میں ان کو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور عمل
 مخصوص اور معلوم نہیں یہ سب شرط و وابہ اور روزم فاسدہ ہیں اگر کچھ معاوضہ قلیل و کثیر معین
 ہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے دہ دہا دھون اور تقریبات اور فضل میں ہر انعام ملا کرے تو ضعیف
 نہیں اس لیے کہ یہی معین اصل اجرت ہے اور باقی انعام شاید زید نے ایک مکان عمر کو کر لیا دیا تو شہر
 سے پہلو کر کے ہاتھ بچا یا کسی اور کو کر لیا دیا بعض کو نزدیک حرج و اجارہ اول لازم ہے شاہ اجارہ

مستحق بشیر و نادر کہ صبح صحیح ہے ۱۹ شریک اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا جس کو زیر و بکر ایک مستحق
 کہ شریک مالک ہیں پر زیر و بکر او سے دوسرے شریکین لیکھا اور لکھو یہ اجرت قرار پائی اب بکر مستحق
 اجرت نہ ہوگا اسلئے کہ بکر جو زمین مستحق کا مالک ہو بہر اسنے چیز کہ اجرت کیونکر لے سکتا ہو (ہر ایم) سنا
 جس کام کا کرنا واجب ہو اسکا اجارہ صحیح اور اجرت ساقط ہے اسلئے کہ ان کے دودہ پلا نیکا اجارہ
 کہ نہ تو اجرت کی مستحق نہ ہوگی اگرچہ اولاً مان پر دودہ پلا نا واجب نہیں مگر جبکہ پلا یا تو گویا امر واجب او کیا
 بہر غلام پر ناز جمعہ اور حج او اگر نیسے واجب ہو جائے ۲۰ زیر و بکر کو کسی کام کا ٹھیکہ دیا کہ جس قدر کام
 ہو اس قدر اجرت دی جائیگی مگر اس عرض سے کہ نہیں معلوم کہ قوت ضرورت ہو تو فلاں وقت تک
 حاضر ہی ہو ضرور ہے اب بکر کو کام ہوا نہ تو حاضر ہی لازم ہے اسلئے کہ گویا بکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلاں وقت
 سے فلاں وقت تک ہر ج نہو نہ پاسگا ۲۱ زیر و بکر ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان میں جس قدر چیر یا خس
 مٹان مطلوب ہوگی یا جسکی ٹھیکہ چھڑ گئے کو یا فلاں باغ سیچے کو یا فلاں جماعت کو ضروریات کو جس قدر
 پانی مطلوب ہو گا یا ان سو آدمیوں کو لیے جس قدر طعام یا فلاں کتاب چھین زمین جس قدر رسیا ہو یا فلاں
 مکان کر آرایش میں جس قدر فروش در کار ہوں یا اس جلسہ کی روشنی میں جس قدر شیل صرف ہو وہ
 سب ان پر پاس سے صرف کر دین گاہیں اگر مقدار اور وصف اون چیز و کجا جو خرچ ہو تو گویا یا عرف
 سے معلوم ہو جس سے اس قسم کا کھانا یا فلاں قسم کا فلاں فلاں مقامات کا فرش اور معاوضہ بقدر اسوال ہے
 جیسوی ستر عہ یا فی چاندنی عہ یا فی سیر طعام ۲۲ تو یہ معاوضہ بیع ہو اور انفاق اس کا روزانہ ہو اگر کجا
 اور غنہ معین ہے تو اختیار رویت ہو نہ سکا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہو
 جس پر ار روپیہ ہوا تو یہ احارہ ہے اور عقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیاء یعنی اوس مکان کا خس ہو
 جو جانایا ٹھیکہ لگا نہ ہو یا باغ یا کیت کا سیلاب ہونا یا کتا کجا چھپ جانا یا آدمیوں کا آسودہ ہونا
 یا روشنی کا ہونا اور اسکا نظر اگر تکتب فقہ میں بہت ہیں جس پر بکر ہا زرد زعفران سرنگد و یہ کپڑا سرخ
 ارشم سے سید و یا یہ کتاب شریف ہو لکھ و بیان ہو مال ہے اور اسکو حد معلوم نہیں مگر اصل
 معقود علیہ ہی اثر ہے یعنی رنگا سبنا وغیرہ اور یہ اسوال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ
 ہیں اور پانی میں اور حمام میں جانور کا عرض با اتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا ترکہ شیا ہو اور کوئی
 زیادہ اور حمام میں بعض آدمی پانی کم کر لے زمین اور جلد فارغ ہو جائے زمین اور بعض آدمی دیر تک

۱۹ شریک مستحق اجرت ہیں نہ نافذ وہ اجاری زمین ان کا مالک ہوتا ہے
 خاص ہے کہ بکر اجرت کو حقیقت سے نہد کا صلہ اور مال سے انہو شریک ہو گا اور سترہ لائق وہ مالک لکھ کا شریک ہے چہ چہ اجتماع ضرر میں ہے یا تو شریک اس کا بکر شریک ہوتا ہے

رہتی ہیں اور پانی زیادہ صرف کرتے ہیں اس لیے کہ یہ جوں سے بچاؤ شکل ملتی ہے اور پانی اور سکن
 پر نہ کرتی ہوں نہ مان ہر کلام طبییہ از ماشیہ ترمذی شریف ص ۲۱۱ اور اسی بنا پر درود و دعا کا
 اجارہ دیا کہ درست ہے اس لیے کہ معقود علیہ پرورش یا خدمت ہو اور درود و اسکا تالیف یا موتوں علیہ
 غرض کہ جب زمین شکر معقود علیہ کی موتوں علیہ یا آلات تالیف ہو تو اسکا بھی داخل ہو جائے مگر زمین
 البتہ مجبور میں شکر پر اجارہ نہیں ہو سکتا جیسے چرائی کا اجارہ جس میں گھاس میں معقود علیہ ہو اور یہ
 تقریر کہ اس میں بھی جانور کی پرورش مقصود ہو یا طبل ہو کیونکہ جان پرورش صرف گھاس کی موتوں
 مواجر کا کہ فی فعل نہیں البتہ اگر الگ زمین یہ ہو کہ میں تیری اتھو جانور اتھو رو پیسے پرانچاس میں
 چرایا کرونگا تو معقود علیہ چرایا اور گھاس لے ہوا اس اجارہ صحیح (مفہوم از عالمگیری) یا زمین کا اجارہ
 اور گھاس وغیرہ پر بطور منافع تصرف کرے مسئلہ ایسے اجارہ میں جن جمال لگایا جائے وہ بعد تمام
 یا ضلع اجارہ پر جس قدر باقی رہے اجیر کا ملک ہو اس لیے کہ مستاجر کو صرف انتفاع اور اثر سے تعلق نہ ہو بلکہ
 شے کو پس جس کی ٹٹیاں یا کھانا یا سامان روشنی وغیرہ بچا ہوا یا وہ پر زو جو کسی آبی میں لگا کر
 جس کے انجیر لیجائیکا مسئلہ زید نے بکر کو ایک کتاب چھاپ کر کاٹھیکہ دیا اور پیچ اور تیرہ چارہ
 انچاس سو دیا اور قرار پایا کہ جو مرمت مطلوب ہوگی وہ بکر کو ذمی ہو پس بکر نے جس قدر روشتائی
 اور کاغذ وغیرہ مطالب تھا خرچ کیا ان پیسے کے بعض پر زونکی مرمت کرائی اور کچھ پر بکر جو میکا ہو کر
 تھے انچاس سو خرچ بنوائی پھر ٹھیکہ تمام ہوا اب سیاہی اور کاغذ بچا ہوا اور وہ خرچہ سے جو بکر نے
 لگا کر خرچ بکر کو ہیں مگر وہ پر زو جن میں صرف مرمت کی تھی اور زمین بکر کو کچھ حق نہیں اس لیے کہ بکر نے اپنی
 غرض سے اپنا مال صرف کیا اور زید کو کوئی کرایہ انچہ آلات کا بکر سے نہیں لیا پس زید اس زر مرمت کا
 مناسن نہیں اور اگر کرایہ بھی لیا ہوتا اور وہ پر زو بدون اس مرمت کہ بھی بسبب ضرر و افشہ نہ کرتا
 اور صرف زید کو ذمی نہ ہوتا تو بھی زید مناسن نہ ہوتا لیکن ان صورتوں میں بکر کسی نقصان کا جو اسکو تصدیر ہو
 مناسن نہیں اس لیے کہ اشیائی ستار یا اجارہ جو ہر سال خرچہ میں ناقص ہوں اور کھانسان نہیں بلکہ انہر کر
 کو یا نیکا اجارہ یا تالاب یا کنواں یا نہر کل یا اسکا کوئی حصہ کہ لڑ پر لیلیا تو پانی تباہ و ذل ہو جائے گی
 مواجر انچر کل سر پانی تمام موعود پر پونچا و ہو یہ صحیح ہے بلکہ جس کے الگ کسی کل یا بند میں کہ لڑ پر
 کے ذریعہ سے پانی ہوا و یہ بھی من قبیل اجرت ہو کہ مرمت یا جازت دید ہو اور مستاجر انچر کل سے

لکھا کہ
 اس کا
 اس
 تمام
 نہ
 اس
 اس
 ۱۱

۱۲
 ۱۳
 ۱۴

دوسری طرف سے صرف عمل کی طرف سے سوال و عمل دوسری طرف سے صرف مال کی طرف سے
 مال دوسری طرف سے کسی طرف سے مال نہیں ہے مگر لیکر تجارت کرتے ہیں پس قسم اول دوسری
 پریم و فائدہ یا عینان و قسم دوم منافع ہو یا جوہر قسم ششم مضاربت ہو اور قسم ششم شرکت فی الوجہ
 درہم فاسد اصول ششم اگر کسی نے چاہے بقدر آدمی باہم شریک ہوں جائز ہے سے
 شرکت ہو و زمین جائز نہیں اگر جائز نہیں ہے نقد نہ تو ہر شریک اپنا نصف مال دوسرے کو ہاتھ بیچ کر
 شرکت کرے مثلاً زید و بکر برابر کی شریک ہیں اور زید کرپاس دس عقال پارچہ تیر سو روپیہ اور
 بکر کے پاس پچاس دریاں قیمتی سو روپیہ کی ہیں اب زید نصف دریاں پچاس کرے تاکہ بکر
 و زمین برابر کا شریک ہو جائے اور بکر سب دہی عقال زید سے بیچ کر اسے شریک کرے تاکہ سب
 مال میں نسبت یکجہ تفاوت خیال میں تہہ ہے نقد از جدول سے شرکت جائز نہیں مثلاً
 اس شریک میں شکر زیدی اور روغن وغیرہ بقدر مطلوب ہو بکر کا ان مثل میں جمل مقسوم
 مثلاً بقدر کو شش اور محنت ہو وہ بکر کو فی مال زید پرار روپیہ دیکھ جائز ہے منافع میں تقسیم
 اور مقبض جائز نہیں مثلاً دوسرے کو باہر یا فلان کنیت یا درخت یا مال کا جو نفع ہو وہ زید کا یا
 نصف منافع اور پانچ روپیہ آسیدہ کہ ممکن ہے کہ نفع مقدار معین سے کم یا برابر ہو یا اسی شرف مال
 میں نفع ہو اور مال میں ہو یا بالکل اس میں نفع ہو پس یہ سب صورتیں موجب نزاع اور قاطع
 شرکت میں شرکت انہی فاسد و واجب الفسخ ہو جاتی ہے کہ نفع یا مال یا عمل کم ہو یا زیادہ
 ہر شخص اپنے مال کا ذمہ دار اور اپنے شریک کا وکیل و کار گزار ہے مگر شرکت مفاد میں کفیل نہیں
 ہر جس جو شریک کو ہاتھ بیچے اس سے متقاضا کرے اور وہ اپنے شریک سے بقدر حصہ وصول کرے
 مگر مفاد میں اور شرکت ضائع میں دونوں مستحق اور مستحق ہیں مگر شریک باہم میں پس جو شریک
 شریک کرپاس ضائع ہو اس کا تاوان بند نہ پڑے گا مگر جبکہ اس کا قصور ہو یا شرط قرار دادہ یا عرف
 بکار کو مخالفت کی ہو مگر شریک اختیار میں کہ بحسب عرف تجارت و امور قرار یافتہ ایک دوسرے کو غیبت
 اور حضور میں معاملات کیا کریں اور جو نفع و نقصان اوستے ہو وہ مشترک ہے کسی شریک کو
 اس امر میں حصہ نہیں جس میں شریک تھا اختیاری نہیں کہ کوئی علیحدہ معاملہ کرے اور اس نفع اوٹھا کرے
 و جس طرح اپنے چلنے یا دوسرے کے خوف سے اپنے مال جو اگر دوسرے سے متقاضا میں نہ ہو گا شریک ہی

حالت ضرورت و اضطرار میں کوئی امر خلاف قرار داد کو چھوڑ اس خیال سے کہ بے اسکی یا
 مشکل یا محال سے تو لازم نہیں بلکہ تقسیم شرکت کو اطل کرتی ہے لاکسی شریک کو باخبر شرکت کی خصوصیت
 یہ ہوا فرضت یا رہن کر نیکی اختیار نہیں ہے جب تک دوسرے شرکا منظور نہ کر لیں اور خریدار کو مال
 پر قبضہ نہ دینا اور بن قبضہ شرکت اول منع ہوگی اور مشتری سے از سر نو معاہدہ ہو سکتا ہے اسلیکے
 مجموعہ بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکا کو ضرر اور استعمال قبول کیا جائے غیر مذہب سے شرکت نہ کرے
 اسلیکے کہ مفتی الی الشرائع جزا تشباہ میں ذمی کی شرکت کو مکروہ کہا ہے حالیکہ یہ من ہے کہ نظر نہیں
 مضاربت مکروہ ہے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز ہے نہ کہ غیر مذہب واسے سے خلاف شرع
 اور ضرر و فساد اور غائب ہو کر مال دوسری شرکت سے احتراز لازم ہو و اللہ اعلم بالصواب و کالت نہیں شرکت میں
 پس و غلو کو اور قرائین شرکت جائز نہیں سلا استحقاق نفع کا مواہد ہوتا ہے عیسوی رب المال کو خواہ
 بوجہ عمل کے عیسوی مضارب کو خواہ بوجہ ضمان و ذمہ داری کی عیسوی شرکت فی الوجود میں ایمان تعینان
 سے کوئی بات نہ ہو تو نفع کا استحقاق منع کا مسئلہ میں نے بکر کو و سرور و پھر قرض و لوا و بے
 پس اگر خود ذمہ دار ہو اور سرور کو بکر پر کچھ دعویٰ نہیں تو زید بکر کا نفع میں شریک ہو سکتا ہے نہیں
 نہ نفع میں مال اور محنت کا اعتبار نہیں بلکہ اول ضمان بعد اذن شرعی و مجاہد علیہ اگر وہ
 شریک نہیں یہ قرض پایا کر جو مال یا روپیہ قرض لیا جائیگا اوس میں زید پیام یا نصف کا ضامن رہے یا بکر کا کوئی وارث ہے
 اسکو یقین زید بقدر ضمان و بکر بقدر ضمان نفع پائیگا اور جو وعدہ شرعی اسکو ملے ہو مجھے شرک اور اگر ضمان نہ ہو تو
 زید کا مال سوائے ہر شے چاہے روپیہ اور بکر کا مال پچاس روپیہ اور محنت دو گنتہ روپیہ ہے اور نفع
 باہم برابر قرار پایا تو بکر سے غرض کہ غرض و وعدہ کا اعتبار ہے مگر جبکہ روپیہ میں متعلق شل زید و
 بکر و روپیہ قرض لاؤ اور زید پچھتر کا اور بکر پچیس کا ذمہ دار اور ضامن ہو اتنا اس صورت میں بکر
 اور زید کو اور نفع سے ضرر و لینا اور وعدہ اسکو ملا ہو وہ ستر بیس غرض کہ مال میں ذمہ دار ہو
 تو نفع بقدر ذمہ داری ہوگا (مجلد ۱) یا نقصان بقدر مال ہے و مجاہد یعنی اگر تجارت میں
 نقصان ہو تو نفع خراج برابر ہو خواہ بیش کم مگر نقصان مال پر تقسیم ہو گا جیسے زید کا سیلور
 بکر کا پچاس روپیہ ہو تو وہ نقصان کم زید پر اور ایک حصہ بکر پر عام ہو گا لیکے شریک اپنے شرکاء
 معاملات میں ناجیر نہ ہو سکتا ہے نہ اسکا راجہ نہ مستحق ہو اسلیکے کہ شریک مامور نہیں ہو سکتا مگر باخبر

لے باخبر
 اگر باخبر نہ ہو تو
 شرکت جائز نہیں
 ہے

تجارتی یا فرض یا سفرو وغیرہ سے منع کر دے تو جائز ہے اور شریکین لازم سے منہارب امین پر مگر جب کہ
 شرط کرنا نہ کرے اور کوئی شرط نہ ہو تو معرفت کما کر نکالت کر نہ بین مناسبت بنا یا جائیگا سند منہارب
 نفع میں یکسب قرار دے اور شریک ہو اور نقصان اور سود میں نہیں آسان اگر مال میں کہ نفع جو تو ادائیگی
 نفع نقصان میں وضع ہو گا پہر کہ جو تو منہارب او میں شریک ہو ورنہ اگر پاس سے نہ چکا
 موت یا نقصان مدت شرکت نسخ ہو جائے مگر جب کہ رب المال قبل مدت یا مدت نہ ہو تو اپنی غنیمت
 سے منہارب کو غنول کرے تو منہارب کو اختیار ہے کہ مال ہی کا روپیہ نفع و نقصان کا حساب کرے اور اگر
 منہارب کو وقت قبض مال امین اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور منہارب
 انصاف ہو تو اجیر اور بی اختیار کرے تو غاصب و ضامن ہے جب منہارب ایسا ہو کہ سب کے شکو
 اگر میں نہ رہے تو خود چاہے اس مال ہے رب المال کو اختیار نہیں ہے کہ کوئی چیز کو قیمت
 مثل سے اور ضامن یا چاہے یا خود خرید لے اگر منہارب بت ناسب ہو جائے تو اجرت مثل و ادائیگی
 جابگی اور اگر وہ نہ نظر نہ کرے مثل ہو جیسے خیاط و نان پزیر وغیرہ یہ شرکت منافع ہے ہر ایک دوسرے
 نقصان و اجرت کا خود مستحق ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک یا غنول یا بلا غنول کام کرے
 تو بھی نفع کا مستحق ہے اس لیے کہ نفع عومض ضمان مال ہے احکام العلیہ ایسی صورت میں چاہے کہ
 شریک ہو یا اجرت لیکر اس کی طرف سے دوسرا جو معین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لے لیں
 ہر ایک پر تو یہ شرکت فی التوجہ ہے اس میں نفع بقدر ذمہ داری ہے اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے مسئلہ
 صاحب مال و لین شرکت جائز نہیں جیسو جنگل کا گھاس۔ شکار۔ دریا کی مچھلیاں کیونکہ یہ کسی کے
 ملک نہیں اور تقدیم حقیقی قابض کا متعلق ہو جاتا ہے مسئلہ زید جب جو کو ایک مالین شریک کیا
 اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمر مال مشتری کا مستحق اور اگر کسی اور زر شرکت کا ذمہ دار ہے
 عمر شرکت اکیس میں زر اعت کرنا یا ایک قسم کی شرکت ہے اور عمل اسکا زمین اور زمین کو زمین
 قسین ہیں ملک مگر سلطان خراج یا عشر دنیا پر تا جو غیر ملک جو اجارے پر لیجا سے خواہ
 ملک ہو یا کسی سے بداریت ہو مگر خراج وغیرہ اس میں ہنوت پس اہل و دوم میں تمام شرط و طالع
 عین وقت و مقدار اجرت و قسین قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور رسوم میں اگر ملک ہے تو
 اختیار ہے اور مستعار ہو تو اس کی لوازمات کی پابندی ہو مگر ہر اگر کہیے شرکت کیا ہو تو اس کی پابندی

مطلب ہوتا ہوتا ہے اس لیے کہ ان کے نظریات سے قطع نظر ان کے مسائل اور مسائل کے جوابات میں اس کے مطابق ہونا چاہیے۔

مطلب کے لیے اس کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ ان کے نظریات سے قطع نظر ان کے مسائل اور مسائل کے جوابات میں اس کے مطابق ہونا چاہیے۔

واجب سمجھی منصفہ عقد میں البتہ اگر کوئی امر میں معلوم طرح پر شامل اجرت سمجھا جاسکے
مشتاقہ نہیں مسئلہ سلاطین اور زمیندار اکثر زمین وغیرہ سماعت کر سکتے ہیں زمین اگر کسی قسم
امانت اور خدمت غیر معینہ کی شرط ہو تو جائز ہوا سیکے کہ عمل کرے معلوم نہیں کہ مثل نوکری کو ہے
جس کا ذکر ابابکر میں ہو گیا ہے خراج شہرت میں بین کا قابل نذر امت ہونا شرط ہو تو جائز ہے
اگر یہ شرط ہو کہ جو نفع چاہو حاصل کرو تو قابلیت شرط نہیں ہے اور شرط ہو کہ اجارہ صحیح ہے
اور شرکت باطل سے عائد ہیں کہ خراج صحیح پیش آئے تو صرف عقد سے مجبور نہیں ہو سکتا ہے
صاحب زمین قبل تخم زریں کی کو رائے ہو تو مزارع کو اجرت مثل دستی وغیرہ کو دلائی جائیگی
اور تخم زریں عقد لازم اور مالک زمین مجبور یا مناسب نقصان مزارع ہوگا
خاتمہ الطبع اللہ اعلم ناچر فتح محمد تاسیہ فقہی تصنیف مگر اکابر کی کم اتالی اور زمانہ کو انشاء
حوادث کی بعض سماعت کی اکثر اوقات اور کوئی ایک یا دو سالہ رویت کر دیا جائے جس میں مسائل ہوں
مسائل میں کمال و عوام جانکے سیکر کر ثابت اس صورت میں پیدا ہوگی میں حکم نامہ نشان بنی اس بات میں خود
احکام کا کیا ذکر عموماً اہل اسلام کو بھی حال میں کہ شاید بالکل آزاد اور خود مختار ہیں یہ مسائل کا
صرف عقل پر ہر قسم کے معاذ بہر طرح کے فقر صرف عقل کے اجازت سے کر سکتے ہیں۔ نیز حقائق سے
بکمال عجز و خاموشی اس راوی میں دین طلب کی اور ہر مقام پر قرآن و حدیث کو برعایت ہوا لیکر
انبار ہر قرآن یا احقر کہ یہ آندو پوری ہوئی اور کتاب چپ گئی حقائق سے مقبول و قابل حوق
لے کر اور چید مسائل بالتحقیق لکھو لے کر ہر مسئلہ کا جواب دے کر مسائل میں اس مقام پر
دخل دیا ہو جو ان حکمت و ضرورت طرح میں تغیر یا لگائے با تلاح قواعد شرعیہ و سوت تجارت و صنعت و
اہل اسلام کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے لہذا جن مسائل میں عدم جواز و جواز و تاویلین ممکن ہیں اور
سلت ہو کر کے تفریح و تہی و ان برعایت حصول و استنباط اہل علم تاویل جواز کو مقدم کر کے ہر مسئلہ
مختار امام اسلمین حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موافق پھر رسالہ لکھا گیا ہے حضرت حوالہ نہیں
ہو سکتی ہیں و قیقین رہنمائی کے کہید شامی کی جگہ در مختار اور در مختار کے جگہ شامی لکھا گیا ہے
صفحہ اور باب کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اکثر مسائل بطور رائے لکھے گئے ہیں اور بعض مقام دو سرے باب
استنباطی نقل کیے گئے التماس اس جو کہ خاص غرض اس کتاب کی یہی ہے کہ تمام مسلمان معاملات